وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا

مشرکوں میں سے نہ ہو جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور شیعہ بن گئے

القرآن، پ ۲۱

صدیقِ اکبرؓ یارِ غار، فاروقِ اعظمؓ جانثار، عثمانؓ علیؓ حق کے شعار سب مان لو حق چار یار

عقائد الشیعہ

زادہ اللہ

(شیعہ مذہب کے بیس مسئلے)

○

مذہب شیعہ کے متعلق بہترین و مستند معلوماتی رسالہ

مع

حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت

اور سبائیوں کے کرتوت

مرحبا اکیڈمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا

مشرکوں میں سے نہ ہو جنہوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور شیعے بن گئے

القرآن، پ ۲۱

صدیقِ اکبرؓ یارِ غار، فاروقِ اعظمؓ جانثار، عثمانؓ علیؓ حق کے شعار سب مان لو حق چاریارؓ

عقائد الشیعہ

(شیعہ مذہب کے ۱۰۰ مسئلے)

مذہب شیعہ کے متعلق بہترین و مستند معلوماتی رسالہ

مع

حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت

اور سبائیوں کے کرتوت

مؤلفہ: مولانا مہر محمد مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہونگے اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب اس کے لیے لکھا جائیگا

ماخوذ از ''فضائل درود شریف'' مولفہ قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ

وجہ تالیف

اسلام کے دشمن دوقسم کے ہیں علانیہ کفار اور مار آستین مسلم نما کفار جن کو قرآن پاک نے منافقین کا لقب دیا ہے۔ ارشاد ہے۔''اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ (پ ۲۸ ع ۲۰) نیز فرمایا'' کچھ لوگ کہتے ہیں ہم خدا اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز مومنین نہیں خدا اور مسلمانوں کو (تقیہ اوڑھ کر) دھوکہ دے رہے ہیں۔ (پ ۱ ع ۲) خدا نے ان کی نشانی صحابہؓ دشمنی، اصحاب رسولؐ سے حسد، اپنے آپ کو معزز اور صحابہ کرامؓ کو ذلیل جاننا بتائی ہے۔ (سورۃ منافقون پ ۲۸)

اس رسالہ میں آپ اسی گروہ کے اسلام سوز عقائد پڑھیں گے جو ان کی سب سے معتبر کتاب اصولِ کافی خاتم المحدثین ملا باقر علی مجلسی کی تالیفات اور قائد ایرانی شیعہ انقلاب علامہ خمینی کے افکار سے ماخوذ ہیں ان عقائد کفریہ کا مطالعہ آپ پر یقیناً بار خاطر بھی ہوگا لیکن چونکہ وہ جسد ملی کا رستہ ناسور ہیں۔''وحدتِ اسلامی کے'' پُرفریب نعرہ سے مسلم قوم کو سُلا کر اسے تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں ایرانی انقلاب کا ایک ایک دن اسماعیل صفوی، تیمورلنگ ہلاکوخان ابن علقمی اور مختار معزالدولہ کی مسلم کشی کا نمونہ ہے، ہماری صحافت، سیاست حکومت بیوروکریسی اور عام تعلیم یافتہ مسلمان بھی ایرانی انقلاب کے بعد ان کے''داؤتقیہ'' کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لیے ضرورت تھی کہ ایسے رسالہ کے ذریعے ملک وملت کے وفادار علماء، سیاستدان، افسران اور عام مسلمان اس گروہ کے سیاسی مذہب ونظریات کا بغور مطالعہ کریں عشرہ محرم میں ہر سال فسادات اور مسلم کشی کو بند کرائیں، قرآن وسنت اور خلافتِ راشدہؓ کا نظامِ اسلام قائم کر کے اپنے دین اور ملک کو بچائیں، قرآن وسنت کے نشتر سے اس ناسور کا اپریشن ہی دائمی مصیبت کا خاتمہ اور ملک وملت کی سلامتی کا سرچشمہ ثابت ہوگا۔ اگر ۳% انگریز کا خود کاشتہ پودا کاٹنے سے پاکستان صحیح وسلامت قائم ہے تو ایرانی تیل سے آبیار خاردار بوٹا اکھاڑنے پر بھی پاکستان کو انشاء اللہ گزند نہیں پہنچے گا۔ رسالہ کے آغاز میں صحیح اسلامی نظریات کے بعد اسماعیلی اور اثناعشری شیعوں کے عقائد کا خود ان کے قلم سے تقابلی مطالعہ ہمارے رسالے کی تصدیق اور جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو قومی تقاضوں کے مطابق ملک وملت کے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

فہرست عقائد الشیعہ

صحیح اسلامی عقائد، اسماعیلی شیعہ کے عقائد، اثنا عشری شیعوں کے فروع دین وعقائد

صفحہ نمبر	مضامین
۱۸	توحید کے متعلق عقائد
۱۸	مسئلہ ﴿۱﴾ خدا جاہل اور بھولنے والا ہے، معاذ اللہ۔
۲۰	﴿۲﴾ خدا ہر چیز کا خالق نہیں
۲۱	﴿۳﴾ خدا بندوں کی عقل کا محکوم ہے
۲۲	﴿۴﴾ خدا دوست و دشمن میں تمیز نہیں کر سکتا۔ (معاذ اللہ)
۲۳	﴿۵﴾ خدا اصحاب رسول سے ڈرتا ہے
۲۳	﴿۶﴾ خدا غیر عادل اور مظلوم ہے۔
۲۴	﴿۷﴾ آئمہ خدا کی صفات میں شریک ہیں
۲۶	﴿۸﴾ خدا خدائی میں بھی وحدہ لاشریک نہیں
۲۷	رسالت ونبوت کے متعلق عقائد
۲۷	مسئلہ ﴿۹﴾ انبیاء آئمہ سے درجہ میں کمتر ہیں، معاذ اللہ
۲۹	﴿۱۰﴾ رسول اللہ بھی بارہ اماموں سے افضل نہیں۔ معاذ اللہ
۳۰	﴿۱۱﴾ انبیاء میں اصول کفر ہوتے ہیں۔
۳۱	مسئلہ ﴿۱۲﴾ حضرت علیؓ مچھر اور حضورؐ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ معاذ اللہ
۳۲	﴿۱۳﴾ انبیاء نور نبوت سے محروم کر دینے والے گناہ کر جاتے ہیں
۳۲	﴿۱۴﴾ حضور علیہ السلام اپنے مشن میں ناکام گئے
۳۳	﴿۱۵﴾ رسول خدا مخلوق اور صحابہؓ سے ڈرتے تھے۔ معاذ اللہ

﴿۱۶﴾ رسول اللہ کی پاک نیت پر مکروہ حملے	۳۵
امامت کے متعلق عقائد	۳۷
مسئلہ ﴿۱۷﴾ امامت کا کلمہ الگ ہے۔	۳۸
﴿۱۸﴾ امامت کے نام سے نبوت جاری ہے۔	۳۹
﴿۱۹﴾ بارہ امام رسول بھی ہیں معاذ اللہ	۴۱
﴿۲۰﴾ بارہ اماموں پر وحی آتی ہے۔	۴۲
﴿۲۱﴾ آئمہ مستقل بارہ آسمانی کتابیں رکھتے ہیں۔ معاذ اللہ	۴۳
مسئلہ ﴿۲۲﴾ آئمہ بعیث و نذیر ہیں، معاذ اللہ	۴۵
﴿۲۳﴾ بارہ آئمہ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں۔ معاذ اللہ	۴۶
﴿۲۴﴾ آئمہ پیدائشی چاروں آسمانی کتابوں کے حافظ ہوتے ہیں۔	۴۷
﴿۲۵﴾ آئمہ اپنی حکومت میں یہودی نظام قائم کریں گے۔ معاذ اللہ	۴۸
﴿۲۶﴾ عقیدہ امامت میں ایمان کی بنیاد اسرائیلی یادگاریں ہیں	۵۰
﴿۲۷﴾ امامت کا منکر کافر ہے۔	۵۳
۴۔ قرآن پاک کے متعلق عقائد	۵۳
مسئلہ ﴿۲۸﴾ قرآن ناقص ہے اور دوتہائی غائب ہوگیا۔	۵۳
﴿۲۹﴾ اماموں کے سوا قرآن جمع کرنے والے کذاب ہیں۔	۵۴
﴿۳۰﴾ اماموں نے اصلی قرآن چھپا ڈالا۔	۳۰
﴿۳۱﴾ قدیم و جدید تمام شیعہ قرآن میں تحریف کے قائل ہیں	۵۶
﴿۳۲﴾ قرآن میں کفر کے ستون، جھوٹ افترا اور مذمت رسول ہے۔ معاذ اللہ	۵۸
﴿۳۳﴾ قرآن میں ہر قسم کی تحریف ہوئی ہے وہ نقلی اور ضائع شدہ ہے۔	۵۸

﴿۳۴﴾ روایاتِ تحریف قرآن متواتر دو ہزار سے زائد اور عقیدہ امامت کی طرح واجب الایمان ہیں۔	۶۰
﴿۳۵﴾ اصول کافی سے بطور نمونہ محرف آیات قرآنی	۶۱
صحابہ کرامؓ کے متعلق عقائد	۶۴
مسئلہ ﴿۳۶﴾ تین کے سوا تمام صحابہ کرامؓ مرتد ہیں۔ معاذ اللہ	۶۵
﴿۳۷﴾ حضرت مقدادؓ کے سوا تین صحابہ بھی مشکوک الایمان تھے	۶۶
﴿۳۸﴾ خلفاء راشدینؓ کو گالیاں	۶۶
﴿۳۹﴾ حضرت عائشہ صدیقہؓ و حفصہؓ امہات المومنین کو گالیاں	۳۹
﴿۴۰﴾ رسول خدا کے تمام سسرالی رشتہ داروں کو گالیاں	۶۸
﴿۴۱﴾ حضرت عقیلؓ و عباسؓ کو گالیاں	۶۹
﴿۴۲﴾ حضرت علیؓ بن ابی طالب کو گالیاں	۷۰
﴿۴۳﴾ حضرت فاطمہؓ کا شیطانی خواب اور الزامات	۷۱
﴿۴۴﴾ شیخین دشمنی میں توہین اہل بیت بھی کمال ہے۔ معاذ اللہ	۷۳
۶۔ امت رسول کے متعلق عقائد	۷۵
مسئلہ ﴿۴۵﴾ امت محمدیہ خنزیر اور ملعون ہے۔ معاذ اللہ	۷۶
﴿۴۶﴾ غیر شیعہ کنجریوں کی اولاد ہیں	۷۶
﴿۴۷﴾ تمام سنی ناصبی اور کتے سے بدتر ہیں۔ معاذ اللہ	۷۶
﴿۴۸﴾ غیر شیعہ تمام مسلمان منافق اور کافر ہیں۔	۷۷
﴿۴۹﴾ شیعہ امامت تمام مسلمانوں کو کافر بناتی ہے۔	۷۸
﴿۵۰﴾ تمام مسلمان بدعتی کافر اور واجب القتل ہیں۔	۷۸
﴿۵۱﴾ سنی مشرکین کی طرح ہیں۔	۷۹

﴿۵۲﴾ غیر شیعہ سادات بھی کتے سے بدتر ہیں۔	۸۱
﴿۵۳﴾ اہل مکہ کافر اور اہل مدینہ ان سے ۷۰ گناہ زیادہ پلید ہیں	۸۲
﴿۵۴﴾ سنی واجب القتل ہیں امام مہدی سب سے پہلے سنیوں کو قتل کرینگے۔	۸۳
۷۔ تصور اسلام کے متعلق عقائد	۸۴
مسئلہ ﴿۵۵﴾ اسلام ظاہر داری کا نام ہے	۸۶
مسئلہ ﴿۵۶﴾ ثواب اسلام پر نہیں ایمان پر ملے گا	۸۷
﴿۵۷﴾ ارکان اسلام میں چھٹی ہے۔	۸۷
﴿۵۸﴾ نماز روزہ حج زکوٰۃ فرض نہیں	۸۸
﴿۵۹﴾ شیعہ اہل اسلام سے جدا مذہب رکھتے ہیں	۹۰
﴿۶۰﴾ مسئلہ طنیت بدشیعہ جنتی اور نیک سنی دوزخی ہے۔	۹۱
﴿۶۱﴾ عزاداری جنت واجب کردیتی ہے	۹۳
﴿۶۲﴾ شیعہ خدا کے نور سے پیدا ہوئے وہ شفیع المذنبین ہیں۔	۹۴
﴿۶۳﴾ شیعہ مذہب کے ۹/۱۰ حصے چھپانا واجب ہے	۹۵
﴿۶۴﴾ شیعہ مذہب ظاہر کرنیوالا ذلیل ہے	۹۵
﴿۶۵﴾ عقیدہ امامت ناقابل تبلیغ راز ہے۔	۹۶
﴿۶۶﴾ ظہور مہدیؒ تک شیعہ مذہب چھپانا امامیہ پر فرض ہے۔	۹۷
۸۔ آخرت اور جزا و سزا کے متعلق شیعہ عقائد	۹۷
مسئلہ ﴿۶۷﴾ قیامت سے پہلے ایک اور قیامت رجعت ہوگی۔	۹۷
مسئلہ ﴿۶۸﴾ امام مہدیؒ غار میں ہیں جب وہ نکلیں گے تو ۳۱۳ مومنوں کے علاوہ تمام سابق پیغمبران کی امداد کریں گے۔	۹۹

﴿۶۹﴾ روز قیامت کی جزاو سزا سے شیعہ بے فکر ہیں۔	۱۰۰
﴿۷۰﴾ مسیحی کفارہ کی طرح امام رضا نے جان دے کہ شیعوں کی جان بچائی۔	۱۰۱
﴿۷۱﴾ ایک بدکار شیعہ کے بدلے ایک لاکھ سنی جہنم میں جائیں گے۔	۱۰۲
حقیقتِ تشیع کے متعلق عقائد	۱۰۲
مسئلہ ﴿۷۲﴾ قرآن میں شیعہ اماموں کا نام تک نہیں۔	۱۰۲
﴿۷۳﴾ آئمہ معصومین اپنے شیعوں میں اختلاف ڈالتے تھے	۱۰۳
﴿۷۴﴾ آئمہ دوغلی پالیسی رکھتے تھے۔	۱۰۵
﴿۷۵﴾ آئمہ علم نجوم کو سچا مانتے تھے۔	۱۰۶
﴿۷۶﴾ آئمہ جھوٹے فتووں سے حرام کو حلال بنا دیتے تھے۔	۱۰۷
﴿۷۷﴾ آئمہ کا کوئی یقینی مذہب نہ تھا۔	۱۰۸
﴿۷۸﴾ آئمہ رسولؐ کی سچی احادیث کو منسوخ کر دیتے تھے۔	۱۰۹
﴿۷۹﴾ آئمہ برسرعام مذہب شیعہ کو جھٹلاتے تھے۔	۱۱۰
﴿۸۰﴾ اصل مذہب شیعہ اہل اسلام اور اخلاقیات کے بھی مکمل خلاف ہے۔	۱۱۱
۱۰۔ مسلمان خواتین کی پاکدامنی کے متعلق شیعہ عقائد	۱۱۲
مسئلہ ﴿۸۱﴾ متعہ میں ولی اور گواہ نہیں ہوتے۔	۱۱۳
﴿۸۲﴾ متعہ ۷۰ حج کے برابر ہے اور متعہ باز جہنم سے آزاد ہیں ان پر انبیاء و رسول کا گمان ہوگا۔ (معاذ اللہ)	۱۱۴
﴿۸۳﴾ متعہ کی دلالی بھی کارثواب ہے۔	۱۱۵
﴿۸۴﴾ عیش بہار کا ثواب بے شمار ہے۔	۱۱۵

﴿۸۵﴾ متعہ باز کا درجہ حسینؓ علی و محمدؐ کے برابر ہے۔ (معاذ اللہ) متعہ دوریہ بھی جائز ہے۔	۱۱۶
﴿۸۶﴾ مذہب شیعہ میں زنا جائز ہے۔	۱۱۷
﴿۸۷﴾ عورتوں سے لواطت اور بدفعلی جائز ہے۔	۱۱۸
﴿۸۸﴾ عورت جماع کے لیے غیر مرد کو دینا جائز ہے۔	۱۱۹
۱۱۔ انسانی معاشرہ و تہذیب کے متعلق عقائد	۱۲۰
مسئلہ ﴿۸۹﴾ گالی دینا مذہب شیعہ میں عظیم الشان عبادت ہے۔	۱۲۰
﴿۹۰﴾ غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا جائز ہے۔	۱۲۱
﴿۹۱﴾ چونا مل کر مادر زاد ننگے بدن پھرنا درست ہے	۱۲۱
﴿۹۲﴾ جھوٹ بولنا بڑا کار ثواب ہے۔	۱۲۲
﴿۹۳﴾ جنازہ میں بد دعا کرنا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا سنت حسینؓ ہے معاذ اللہ	۱۲۲
۱۲۔ شیعوں کے سیاسی نظریات و عقائد	۱۲۳
مسئلہ ﴿۹۴﴾ آئمہ ہی حکومت کے اہل اور سیاہ و سفید کے مالک ہیں۔	۱۲۳
مسئلہ ﴿۹۵﴾ امام غائب کے نائب خمینی جیسے سفاح ہیں۔	۱۲۴
۱۳۔ جعفری اور خمینی فقہ کے زریں مسائل و عقائد	۱۲۶
مسئلہ ﴿۹۶﴾ سنی ناپاک لوگ ہیں۔	۱۲۶
﴿۹۷﴾ سنیوں کا مال ہر ممکن طور پر لے لیا جائے۔	۱۲۷
﴿۹۸﴾ مجوسیوں کی عید نوروز اسلامی عید ہے۔	۱۲۷
﴿۹۹﴾ پاکی کا معیار کیا ہے۔	۱۲۸
﴿۱۰۰﴾ نماز کن باتوں سے ٹوٹتی اور صحیح ہوتی ہے۔	۱۲۸

صحیح اِسلامی نظریات وعقائد

از مالابد منہ، مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ م ۱۲۲۴ھ

☆ خدائے تعالیٰ اپنی ذات صفات، کمالات حقوق عبادات افعال میں وحدہ لاشریک ہے۔مخلوقات میں سے کوئی بھی اس کا شریک نہیں۔ نہ ذاتی طور پر نہ عطائی طور پر، خدا کے علم سمع، بصر، ارادہ قدرت، حیات اور افعال کے مشابہہ مخلوقات کی یہ صفات نہیں ہوسکتیں۔

☆ ہر قسم کی مخلوقات اور بندوں کے اختیاری افعال خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ مخلوق کسی چیز کی خالق نہیں ہے۔خدا کا قانون جاری یہ ہے کہ بندہ جب کسی کام کا ارادہ کرتا اور ارتکاب کرتا ہے۔خدا اس فعل کو پیدا کر دیتے ہیں۔ اسی اچھے برے ارادے اور طاقت کے استعمال کی وجہ سے بندہ جزاوسزا کا حقدار اور مکلّف کہلاتا ہے۔

☆ غیر خدا کو کسی چیز کا خالق جاننا کفر ہے۔اس لیے حضورؐ نے قدریوں کو مجوسی کہا ہے جو لوگ بارہ اماموں کو باقی کائنات کا خالق اور منتظم ومستعان اور حاجت روا مانتے ہیں جیسے عام شیخی العقیدہ اور تفویضی شیعہ خود آئمہ نے ان کو کافر کہا ہے۔ (اعتقادیہ شیخ صدوق)

☆ خدا کسی میں حلول نہیں کرتا اور نہ کسی انسانی روپ میں ظاہر ہوتا ہے نہ اس کے نور سے کچھ شخصیات پیدا ہوئی ہیں اور نہ اس کی کوئی حقیقی ومجازی اولاد اور پدری سلسلہ ہے خدا کی اولاد اور اجزاء من نور اللہ ماننے والے غالی مسلمان نہیں ہیں۔

☆ انبیاء کرامؑ اور ملائکہ باجودیکہ اشرف المخلوقات اور مقربین الٰہی ہیں تمام مخلوقات کی طرح کوئی علم وقدرت نہیں رکھتے مگر وہی جو خدا نے ان کو محدود علم و قدرت دیا ہے وہ بھی باقی مسلمانوں کی طرح ذات وصفات الٰہی پر ایمان رکھتے ہیں ذات کی حقیقت پانے میں عاجز ہیں حقوق بندگی میں خدا کی توفیق سے شکر گزار ہیں۔

☆ خدا کی واجبی صفات، رزق دینا، مارنا جلانا اولاد دینا مافوق الاسباب امداد کرنا اور ہمہ وقت ہر کسی کو دیکھنا جاننا فریادیں سننا بلائیں ٹالنا۔ میں انبیاء۔ ملائکہ اولیاءؒ و آئمہؒ کو شریک ماننا یا عبادت میں شریک بنانا کفر ہے، جیسے کفار انبیاء کا انکار کرنے سے کافر ہوئے اسی طرح نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہنے اور ان کو عالم الغیب جاننے کی وجہ سے کافر ہوگئے۔

☆ فرشتوں کو خدا کی صفات میں اور غیر انبیاء کی صفات میں شریک نہ کیا جائے۔ انبیاء و فرشتوں کے سوا صحابہ کرامؓ اہل بیتؓ اور اولیاء اللہ و آئمہؒ میں سے کسی کو معصوم از خطاء و نسیان نہ جانا جائے۔

☆ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے درجہ میں بے نظیر و بے مثال ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ لہٰذا صفات و مرتبہ میں آئمہ و صحابہؓ کو حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مساوی ماننا کفر ہے۔

☆ نبوت اپنی صفات و لوازم کے ساتھ حضور خاتم النبیین علیہ السلام پر ختم ہے۔ کسی بھی عنوان سے صفات نبوت کسی امام ولی میں ماننا کفر و شرک ہے۔

☆ انبیاءؑ کا رتبہ تمام کائنات سے افضل ہے آئمہ و اولیاء اللہ کو انبیاؑ سے افضل ماننا کفر ہے۔

☆ "بارہ امام معصوم اور پنج تن پاک" خاص شیعی اصطلاح ہے اہل سنت کی کسی کتاب میں اس کا ذکر نہیں، ہاں یہ حضرات اللہ کے مقبول بندے تھے۔ لیکن سادات اور خاندان رسولؐ میں بیسیوں اور حضرات بھی کامل عالم اور اولیاء اللہ تھے اہل سنت سب سے عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔

☆ عذاب قبر برحق ہے۔ نکیرین، رب دین اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ہی سوال کرینگے۔

☆ قیامت برحق ہے۔ اس سے پہلے رجعت کا عقیدہ باطل ہے ہر نیک و بد کو

اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا۔ کسی شخص کا اس گھمنڈ میں رہنا کہ بخشا ہوا ہوں، فلاں بزرگ چھڑالیں گے گمراہی اور بے دینی ہے۔ مومن کو ہر وقت آخرت کی فکر کرنی چاہیئے۔

☆ قرآن شریف از الحمد تا والناس خدا کا کلام ہے بعد از رسول تا قیامت اس کا ایک ایک حرف کمی بیشی سے محفوظ ہے اور رہے گا۔ جو لوگ اس میں تحریف و کمی اور انسانی دست و برد کے قائل ہوں وہ کافر ہیں۔

☆ صحابہ کرامؓ کی عظمت برحق ہے ان کا کسی بھی عنوان سے گلہ کرنا اور غیبت کرنا حرام ہے۔

☆ تمام صحابہؓ سے افضل مہاجرین و انصار پھر اہل رضوان واحد و بدر ہیں پھر تمام صحابہ کرامؓ سے افضل، عشرہ مبشرہ اور خلفاء راشدین ہیں، حضرت ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم بالترتیب خلفاء راشدین اور افضل تھے اس کے برخلاف عقیدہ قرآن وسنت اور اجماع امت کے خلاف بے دینی ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کی خلافت بھی بعد از بیعت حسنؓ برحق اور عادلہ تھی اس کا انکار کرنا یا آپ پر طعن کرنا ذکر خیر سے بچنا بے دینی اور رفض و تشیع کی بیماری ہے۔

☆ اہل بیت گھر والوں اور خاندان رسول کے افراد کو کہتے ہیں امہات المومنین ازواج مطہرات بنات طاہرات، آپ کے داماد نواسے اور مسلمان چچے اور دیگر رشتہ دار مومنین درجہ بدرجہ اس میں شامل ہیں۔ ان سب کی تعظیم گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ بعض کی تعظیم اور اکثر اہل بیتؓ سے دشمنی مسلمان کی شان نہیں ہے۔

☆ اپنے دور میں حضرت علیؓ کی خلافت برحق تھی۔ خلیفہ برحق نہ ماننے میں جس نے نزاع کیا وہ باطل پر تھا جیسے خوارج و روافض، ہاں مشاجرات صحابہ میں ہم تمام صحابہؓ کو پاک باطن نیک نیت، اور مبنی بر دلیل مانتے ہیں اگر ایک گروہ کے ہاں دوسرا غلطی پر تھا تو یہ انکا اپنا اجتہادی معاملہ تھا۔ ہم کسی سے بدظنی کرنے یا غیبت و برائی

سے یاد کرنے کے ہرگز مجاز نہیں۔

☆ عقائد کے بعد ارکان اسلام کو فرض ماننا شعبہ ایمان ہے۔ جو شخص نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کو فرض اور ضروری نہ جانے اور آخرت میں قابل سوال و باز پرس نہ مانے وہ مسلمان نہیں ہے۔

☆ قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں عقائد اہل سنت رکھنا۔ فرائض وارکان بجالانا محرمات سے بچنا۔ اور خدا سے خوف ورجاء کا تعلق رکھنا، بدعتیوں اور مشرک و بدعقیدہ گروہوں سے قطع تعلق کرنا اور ان کی مذہبی رسوم وتقریبات سے بچنا انتہائی ضروری ہے دین حق کی اشاعت اور برائیوں کے خلاف جہاد بھی حتی المقدور ضروری ہے اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر ثابت قدم رکھے گمراہی سے بچائے۔ وصلی اللہ علیٰ محمد وآلہ واصحابہ وسلم۔

آغا خانی اسماعیلی شیعوں کے عقائد

۸۵ء میں اسماعیلی شیعوں کی طرف سے یہ ''نورانی دعوت'' تمام جماعت خانوں اور اثنا عشری امام باڑوں کو بھیجی گئی سلام ہمارا ہے یا علی مدد، اور ہمارے سلام کا جواب ہے۔ مولا علی مدد، کلمہ ہمارا ہے۔ اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ و اشھد ان علی اللہ (علی ہی خدا ہیں)

وضو کی ہمیں ضرورت نہیں اس لیے کہ ہمارے دل کا وضو ہوتا ہے۔

نماز کی جگہ ہر آغا خانی پر فرض ہے تین وقت کی دعا جو جماعت خانے میں آکر پڑھے پانچ وقت فرض نماز کے بدلے میں ہماری دُعا میں قیام و رکوع کی ضرورت نہیں ہے ہمیں قبلہ رخ کی ضرورت نہیں ہے ہم ہر سمت رخ کر کے پڑھ سکتے ہیں جس کے لیے دعا میں حاضر امام (شاہ کریم آغا خان) کا تصور لانا بہت ضروری ہے۔

روزہ تو اصل میں آنکھ کان اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں

ٹوٹتا۔ ہمارا روزہ سوا پہر کا ہوتا ہے۔ جو صبح دس بجے کھول لیا جاتا ہے وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ روزہ فرض نہیں البتہ سال بھر میں جس مہینے کا چاند جب بھی جمعہ کے روز کا ہوگا اس دن ہم روزہ رکھتے ہیں۔

زکوٰۃ کے بجائے ہم آمدنی میں روپیہ پر دو آنہ (دسنود) خود پر فرض سمجھ کر جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

حج ہمارا امام حاضر کا دیدار ہے (وہ اس لیے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے)۔

ہمارے پاس تو بولتا قرآن یعنی حاضر امام موجود ہے مسلمانوں کے پاس تو خالی کتاب ہے ہمارے صبح وشام تک کے گناہ مکھی صاحب چھینٹا ڈال کر معاف کرتے ہیں ہم میں سے اگر کوئی آدمی روز جماعت خانہ نہ جا سکے تو جمعہ کے روز پیسے دے کر چھینٹا ڈالو کر اور آب شفا پی کر اپنے گناہ معاف کرا سکتا ہے اگر کوئی جمعہ کے روز بھی جماعت خانہ نہ جا سکے تو مہینہ بھر کے گناہ چاند رات کو پیسے دے کر چھینٹا ڈلوا کر آب شفا پی کر گناہ معاف کرا سکتا ہے۔
ہماری بندگی عبادت کا طریقہ یہ ہے کہ حاضر امام ہمیں ایک بول اسم اعظم دیتے ہیں جس کے عوض ہم ۷۵ روپے ادا کرتے ہیں جس کی عبادت ہم رات کے آخری حصے میں کرتے ہیں ۵ سال کی عبادت معاف کرانے کے ہم ۵۰۰ روپے اور بارہ سال کی عبادت معاف کرانے کے لیے ہم ۱۲ سو روپے اور لائف ممبر پوری عمر کی عبادت معاف کرانے کے لیے ۵۰۰۰ روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں۔ نورانی امام حاضر کے نور کو حاصل کرنے کے لیے سات ہزار روپے ہم جماعت خانوں میں دیتے ہیں جس سے ہمیں حاضر امام کا نور حاصل ہوتا ہے۔

فدائین۔ قیامت کے روز حاضر امام سے ہم اپنے آپ بخشوانے کا خرچہ ۲۵۔ ہزار روپے جماعت خانے میں دیتے ہیں۔

اثناء عشری شیعوں کے ارکان فروع دین وعقائد

بالا نورانی دعوت جب اثناء عشری شیعوں کو پہنچی تو وفاق علماء شیعہ پاکستان کراچی کی طرف سے یہ جواب شائع ہوا۔

ابتدائیہ: امام معصوم کے نام سے ابتداء کی جاتی ہے۔

سلام علیکم یا ایھا المؤمنین والمومنٰت

ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ ووصی رسول اللّٰہ و خلیفة بلا فصل ہے۔ (ماخوذ الجامع الکافی)

اصول دین:

(یہ عقائد ہیں عملیات نہیں ہیں) توحید، عدل، نبوت، امامت (امام معصوم ہے، نبی کی طرح امام پر فرشتے آتے ہیں اور فرشتے احکام لاتے ہیں۔ صفت کے حساب سے تمام امام نبی محمد صلعم کے برابر ہیں اور تمام امام سابقہ تمام انبیاء و رسل سے افضل ہیں، (باب الحجت الجامع الکافی) قیامت سے قبل رجعت ہوگی جس میں امام مہدی تمام صحابی و ناصبی سنیوں سے بدلیں لیں گے۔ وہ اپنے تمام فیصلے شریعت داؤدی کے مطابق کریں گے۔

فروع دین:

(یہ عملیات ہیں) (۱) نماز (کوئی فرض نہیں ہے واجب ہے، انفرادی نماز کا ثواب نمازِ جماعت سے زیادہ ہوتا ہے۔ (۲) روزہ واجب ہے۔ (۳) حج (واجب ہے) وقوف مذدلفہ (واجب ہے) (۴) زکوٰۃ (واجب ہے) غیر شیعوں کو دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی صرف شیعوں کو دینے سے ادا ہوگی کیونکہ صرف شیعہ (مومنین ومومنات) ہی پاک ہیں اور سب ناپاک نجس (۵) خمس یا سہم امام (یہ امام کا حق ہے امام غائب ہو تو مجتہد کو ملے گا، ملے گا مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ،

(٦) جہاد (امام غائب ہونے کی بنا پر معطل ہے) (٧) امر بالمعروف (٨) نہی المنکر (٩) تولا (اہل بیت سے دوستی اور ان کے شیعوں سے بھی دوستی رکھنا۔ (١٠) تبرا اہل بیت کے دشمنوں سے دشمنی رکھنا اور ان کے دشمنوں کے جو دوست ہیں ان سے بھی دشمنی رکھنا۔

اصول عقائد ملت جعفریہ (خاص ارکان دین) فقہ جعفریہ کے مطابق شرع میں کوئی شرم نہیں ہے۔ چنانچہ ہم صاف صاف کھل کر اور واضح طور پر اپنی فقہ کے مذہبی عقائد بیان کرتے ہیں۔

بدا صرف امامت کی تقسیم کے معاملے میں اللہ سے بھول چوک ہو جانا۔ (باب جامع الکافی)

قرآن (پورا قرآن اماموں کے بغیر کسی نے جمع نہیں کیا اور جو کہے کہ پورا قرآن اس کے پاس ہے وہ جھوٹا ہے (امام باقر۔ اصول کافی) موجودہ قرآن کا نسخہ مشکوک ہے۔ سارا قرآن امام کے پاس تھا جو اب غائب امام مہدی کے پاس ہے۔

غم حسین میں رونا گناہوں کے بخشوانے کا باعث ہے۔

کتمان (دین کو چھپانا) دین کو چھپاؤ اور جو ہمارے دین کو چھپائے گا خدا اس کو سرفراز کرے گا اور جو دین کو ظاہر کرے گا خدا اس کو ذلیل و رسوا کرے گا۔ (امام جعفر، باب الکتمان، الجامع الکافی اصول کافی) لیکن ہم نے اب کیوں ظاہر کیا؟ وہ اس لیے کہ ہم سے وضاحت طلب کی گئی ہے اور اب جواب دینا ہی ہمارا فرض بنتا ہے اس لیے مذہب ظاہر کرنا پڑا ہے۔

تقیہ (اصل بات دل میں چھپا کر زبان سے کچھ اور ظاہر کرنا۔)

تبرا (شیعہ مذہب اور فقہ جعفریہ کا یہ اہم ترین جز ہے یعنی غیر شیعوں سے اظہار نفرت کرنا خواہ وہ کوئی بھی ہوں چاہے صحابی تک بھی۔

فلاں، فلاں اور فلاں، اول، ثانی و ثالث (یہ خاص الفاظ ہیں ہر شیعہ کو ان کے معنی و مطلب کا اچھی طرح علم ہے اس لیے وضاحت کی ضرورت نہیں۔

نجس اور پلید ہم تو تمام قادیانیوں کے برابر سمجھتے ہیں، بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث کو کیونکہ یہ سب نجس اور پلید ہیں جب کہ شیعہ ہمیشہ پاک ہوتا ہے۔

تمتع (متعہ) کسی شیعہ مومن اور مومنہ کا کچھ رقم یا کسی اور شے کے معاوضہ پر کچھ وقت یا زیادہ وقت پر خفیہ خاص جنسی تعلق قائم کرنا عین ثواب ہے کیونکہ متعہ کے لیے نہ گواہوں کی ضرورت ہے نہ اس میں طلاق ہوتی ہے نہ نان نفقہ ہوتا ہے نہ حقوق زوجیت کی طرح باہم وراثت ہوتی ہے یہ صرف مذہبی طور پر ثواب کی نیت سے کیا جاتا ہے۔

متعہ کی دو قسمیں ہیں (۱) انفرادی متعہ (کنوارہ یا غیر کنوارہ مومن کسی کنواری یا غیر شوہر والی (مطلقہ یا متنازعہ) مومنہ سے جب چاہے معاملہ کر کے انفرادی طور پر متعہ کر کے ثواب کما سکتا ہے۔ (۲) اجتماعی متعہ (کنوارے مومنین یا غیر کنوارے مومنین صرف بانجھ مومنہ سے جب چاہیں معاملہ کر کے کچھ وقت یا زیادہ وقت کے لیے اجتماعی متعہ کر سکتے ہیں کہ یہ اجتماعی ثواب کا باعث ہوگا۔ (باب المتعہ جامع الکافی)

لَا مَجَالَ لِلشَّکِّ فِی صِحَّۃِ الْمکتوب

(اس لکھے ہوئے کی صحت میں شک کی کوئی گنجائش نہیں) وما علینا الا البلاغ

جاری کردہ: وفاق علماء شیعہ پاکستان

خدام ملت جعفریہ: مجتہد مولانا محمد محسن نقوی، مجتہد علامہ عقیل ترابی، علامہ طالب جوہری، علامہ عباس حیدر عابدی، علامہ مفتی سید نصیر الاجتہادی، پروفیسر علی رضا، علامہ مرزا احمد علی، مفتی سید محمد جعفر، مولانا سید محمد مہدی (بھارت) علامہ محمد باقر زیدی (آف بمبئی انڈیا) علامہ سید جاوید جعفری مولانا عارف حسین حسینی۔

بمقام کراچی: ۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ (۲۶ ستمبر ۱۹۸۵، بوقت شام غریباں)

ہمارے ناموں کے ساتھ ملت جعفریہ کے نام "نورانی دعوت" کے رود کے طور پر اور تبلیغی و تشہیری مواد کے طور پر جاری کیا جاتا ہے۔ شیعان علی (اثنا عشریہ) کا ایک ہی مطالبہ فقہ جعفریہ نافذ کرو۔

شیعوں کے عقائد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد للّٰہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین.

ا۔ توحید کے متعلق عقائد

اسلام کی بنیاد کلمہ توحید لا الہ الّا اللہ کے مطابق مسلمانوں کا عقیدہ خدا کے متعلق یہ ہے کہ وہ اپنی ذات و صفات، حقوق و کمالات، عبادت و الوہیت میں وحدہ لاشریک ہے، وہی، واجب الوجود، خالق مالک رازق، رب، داتا مشکل کشاء عالم الغیب، حاضر و ناظر، مختار کل، قادر مطلق اور تمام جہانوں کا بادشاہ ہے۔ شیعوں نے خدا کی توحید میں بھی شرک و فساد ڈالا اور اپنے اماموں کو خدا بنا دیا تفصیل ملاحظہ ہو۔

مسئلہ (ا): خُدا جاہل اور بھولنے والا ہے۔ (معاذ اللہ)

ا۔ حضرت جعفر صادقؑ فرماتے ہیں۔

ما بد اللّٰہ فی شئی کما بداله فی اسماعیل ابنی (اعتقادیہ شیخ صدوق)

اللہ تعالیٰ سے کسی چیز میں ایسا بَداء نہ ہوا جیسے میرے بیٹے اسماعیل کے متعلق ہوا۔ بدا کا معنی کسی چیز کا ظہور ہونا اور علم میں آنا جو پہلے سے مخفی ہو اور علم میں نہ ہو قرآن میں ہے۔

وَ بَدَالَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (زمر پ۲۴ ع۲)

خدا کی طرف سے ان کو اس عذاب کا بدا اور علم ہوگا جس کا گمان بھی نہ کرتے تھے۔

فرمان صادقؒ کا پس منظر یہ ہے کہ آپ نے منجانب خدا اپنے بڑے بیٹے اسماعیل کا اعلان کیا کہ میرے بعد وہ امام ہوگا لیکن اس سے کوئی ایسا کام ہوا جو خدا کو پسند نہ آیا (نقد المحصل طوسی) اور وہ جعفرؒ کی زندگی میں مر گیا تو خدا نے موسیٰ کاظمؒ کو امام بنا دیا۔ اسی کو امام جعفرؒ بدا کہہ رہے ہیں۔ کہ خدا کو گویا پہلے پتہ نہ تھا کہ اسماعیل تو خلاف امامت گناہ کرے گا۔ پھر والد کی زندگی میں مر جائے گا ورنہ تو اس کی امامت کا اعلان نہ کراتا، موسیٰ کاظمؒ کی امامت کا اعلان کراتا۔ اسمعیل کی امامت کا اعلان ہوا۔ تو حضرت صادقؒ کے آدھے مرید اس کی (گو وہ گناہ کر کے زندگی میں فوت ہو گیا) امامت کے قائل ہو گئے اور آج تک یہ اسماعیلی اور آغا خانی شیعہ کہلاتے ہیں۔

۲۔ یہی بدا اور نا معلوم بات کی اطلاع شیعہ اعتقاد کے مطابق حضرت حسن عسکریؒ کی امامت کے متعلق بھی ہوئی۔ امام تقی کے بیٹے ابو جعفر محمد کی وفات باپ کے سامنے ہوئی جب کہ وہ بڑا بیٹا تھا حسب قانون باپ کے بعد اسی کی امامت کا اعلان ہوا تھا۔ راوی ابوالہاشم جعفری کہتا ہے کہ میں یہ دل میں کہہ رہا تھا کہ محمد اور حسن عسکریؒ کا اس وقت وہی حال ہوا جو امام موسیٰ کاظمؒ اور اسماعیل فرزندان جعفر صادقؒ کا ہوا'' تو امام تقی نے میرے کہنے سے پہلے ہی ارشاد فرمایا۔

نعم یا ابا هاشم بد الله فی ابی محمد بعد ابی جعفر علیه السلام مالم یکن یعرف له کما بداله فی موسٰی بعد مضی اسماعیل ما کشف به عن حاله وهو کما حد ثتک نفسک وان کره المبطلون و ابو محمد ابنی الخلف من بعدی.

(اصول کافی ج ا ص ۳۲۷ ط ایران)

ہاں اے ابو ہاشم! اللہ کو ابو جعفرؒ کے مرنے کے بعد (ابو محمد) حسن عسکری) کے بارے میں بدا ہوا کہ جو بات معلوم نہ تھی معلوم ہو گئی جیسے اللہ کو اسماعیل کے بارے میں بدا ہوا تھا جس نے اصل حقیقت ظاہر کر دی اور یہ بات اسی طرح ہے

جیسے تو نے سوچی اگر چہ بدکار لوگ ان کو پسند کریں گے حسن عسکریؒ میرے بعد میرا خلیفہ ہے۔

اس بدا۔ اور خدا کو بعد از حادثات ، اطلاعات۔ کے فضائل ۔ میں کافی میں بہت سی احادیث ہیں۔ انبیاء علیہم السلام تک سے اس کا اقرار کرایا گیا ہے۔ (کافی باب البداء) لیکن محقق علماء کو یہ تسلیم ہے کہ مذہب شیعہ پر یہ بدنما داغ ہے۔ چنانچہ شیخ طوسی اس کا منکر ہے اور مجتہد دلدار علی لکھنوی نے لکھا ہے۔

جاننا چاہیئے کہ بدا اس قابل نہیں کہ کوئی اس کا قائل ہو کیونکہ اس سے باری تعالیٰ کا جہل لازم آتا ہے اور یہ خرابی مخفی نہیں ہے۔

(اساس الاصول ص ۲۱۹) (بحوالہ ۴۰ عقیدے)

کچھ شیعہ یہ تاویل کرتے ہیں کہ بداء سے مراد محو و اثبات اور تقدیر غیر مبرم ہے۔ لیکن یہ لغت کے برخلاف ہے اور حقیقت کے بھی۔ کیونکہ جو بات خدا کے علم مکنون اور مخزون میں ہو اس کی اطلاع وہ کسی کو نہیں دیتا۔ (کافی ص ۱۴۷، ج ۱) اور جس کی ملائکہ و رسل کو اطلاع دے دے اس میں تبدیلی ناممکن ہو جاتی ہے۔ بداء کے مذکورہ واقعات میں خدا نے اسماعیل وغیرہ کی امامت کی اطلاع بھی کرادی، پھر ان کی وفات پر امامت کا تبادلہ بھی کرا دیا۔ یہی بات خدا کے جاہل ہونے کا (معاذ اللہ) اعلان ہے۔ اور شیعہ کا عقیدہ ہے۔

مسئلہ (۲):

خدا ہر چیز کا خالق نہیں بری چیزوں کا خالق شیطان اور انسان ہیں۔

وہ کہتے ہیں خیر و شر دونوں کا خدا خالق نہیں ہے کیونکہ شر کا پیدا کرنا بُرا ہے اور بُرا کام خدا نہیں کرتا بلکہ شر اور برائیوں کے خالق خود بندے ہیں۔

(شیعہ کتب عقائد)

حالانکہ نص قطعی ہے کہ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیءٍ ہر چیز کا خالق اللہ ہے نیز فرمایا ہے وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ (صافات) اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو بھی پیدا کیا ہے تو شر کا پیدا کرنا۔ اور کتا و خنزیر بنانا برا نہیں البتہ شر کی صفت اپنے اندر اپنانا اور گناہ کرنا بُرا ہے جو بندے کا اپنا کسب و فعل ہے خدا کی ذات اس سے بری ہے۔ شیعہ عقیدہ پر کروڑوں خالق بن گئے۔ مجوسی عقیدہ (خالق خیر خدا اور خالق شر شیطان و اہرمن ہے) ثابت ہو گیا۔

مسئلہ (۳):

خدا بندوں کی عقل کا محکوم اور تابع ہے۔

شیعہ کہتے ہیں خدا پر واجب ہے کہ وہ عدل کرے اور وہی کام کرے جو بندوں کے لیے زیادہ مفید ہو یہ عقیدہ ہر کتاب میں مذکور ہے۔ مگر اس کی خرابی ظاہر ہے کہ کوئی تکوینی کام بندوں کے حق میں مفید نہ ہو اور نقصان دہ ہو گویا خدا نے ترک واجب اور گناہ کا کام کیا معاذ اللہ اور وہ خدا نہ رہا بندوں کا محکوم بن گیا۔ جب شیعوں کا تجویز کیا ہوا بہترین مصلح نظام دنیا میں نہیں پایا جاتا۔ ایک امام معصوم نے بھی دنیا میں نظام عدل و انصاف قائم نہیں کیا، ہر جگہ خمینی اور یزید جیسے ظالموں کا تسلط ہے وہم و خیال کی دنیا میں بارہویں صاحب العصر ہیں تو وہ بھی غار میں روپوش۔ اصلی قرآن بھی مخلوق سے چھپا رکھا ہے تو شیعوں کے نزدیک خدا تو صدیوں سے ترک واجب کا مرتکب ہے۔

(معاذ اللہ) (از افادات علامہ لکھنوی)

اہلسنت کے ہاں خدا فعال لما یرید ہے وہ جو کچھ دے یا لے اسی کی مہربانی اور مرضی ہے اس پر کچھ واجب نہیں نہ وہ کسی بات پر مجبور ہے اس کا نظام ہدایت آج بھی مکمل ہے۔ بندے اگر قرآن و سنت سے اعراض کرتے ہیں تو ان کی اپنی بدبختی ہے۔

مسئلہ ۴:

خدا دوست و دشمن میں تمیز نہیں کر سکتا

امام باقرؒ فرماتے ہیں اے ثابت! اللہ نے امام مہدی کے نکلنے کا وقت ۷۰ھ مقرر کیا تھا جب امام حسین صلوات اللہ علیہ شہید کر دیئے گئے۔

اشتد غضب اللّٰہ علی اھل الارض فاخرہ الی اربعین و مائۃ فحدثنا کم فاذعتم الحدیث فکشفتم قناع الستر ولم یجعل اللّٰہ بعد ذالک و قتا عندنا۔ (اصول کافی ص ۳۶۸ ج ا باب کراہیۃ التوقیت)

خدا کا غصہ زمین والوں پر سخت ہوگیا تو اسے (امام مہدی) ۱۴۰ھ تک مؤخر کر دیا پھر ہم نے تم کو بتا دیا تو تم نے مشہور کر دیا اور راز کا پردہ پھاڑ دیا۔ اب اللہ نے ہمیں بھی کوئی وقت نہ بتلایا۔

اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

ا۔ قتل حسینؓ سے خدا کو اتنا غصہ آیا کہ اس نے جو کرنے کا کام تھا نہ کیا اور دشمنوں سے انتقام لینے والے امام مہدی کو جلدی بھیجنے کے بجائے الٹا لیٹ کر دیا۔ شیعہ سمیت تمام دنیا برکات امام سے محروم ہوگئی اور ظالموں کا تسلط مکمل ہوگیا، اسے دوست و دشمن کی تمیز نہ رہی۔ کہ دشمن تو کھلے دندنا رہے ہیں۔ اور شیعہ دوست مظالم میں اسیر و قیدی ہیں۔

۲۔ امام مہدی حسن عسکریؒ کے گھر میں پیدا تو ۲۵۵ھ میں ہوا۔ وہ ۷۰ھ یا ۱۴۰ھ میں کس روپ میں آ سکتا تھا؟

۳۔ خدا ظہور کا وقت مقرر کر کے بتا دیتا ہے۔ پھر شہادت حسینؓ یا شیعوں کی پردہ دری سے اپنی خبر کو جھٹلا دیتا ہے۔ اور آئمہ کو بھی نہیں بتلاتا۔ وہی بداء اور خدا کے ناواقف ہونے کی بات ہے۔

۴۔ شیعہ ہر دور میں امام کی نافرمانی اور جھوٹے مذہب کی تشہیر کے اتنے

رسیا ہیں کہ اپنی حماقت سے امام کی برکتِ علم سے محروم ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵:

خدا اصحابؓ رسولؐ سے ڈرتا ہے

احتجاج طبرسی میں جناب امیر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا نے اپنی نبیؐ کا نام یٰس رکھا اس لیے قرآن میں سلام علی آل یٰس فرمایا (سلام علی آل محمد نہیں فرمایا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اللہ کے لفظ ''سلام علی آل محمد'' کو صحابہ قرآن سے نکال دیں گے جیسے کہ اور بہت کچھ نکال دیا ہے۔

(احتجاج طبرسی ص ۲۵۹ ج ۱)

اس سے پتہ چلا۔ نمبر ا۔ کہ شیعہ قرآن کو ناقص اور تبدیل شدہ مانتے ہیں۔ ۲۔ خدا کو خوف تھا کہ سلام علی آل محمد ایک دفعہ بھی قرآن میں نہ اتارا۔ تاکہ دشمن اسے نہ نکال دیں حالانکہ وہ فرماتا ہے **ولا یخاف عقبھا**۔ خدا انجام سے نہیں ڈرتا۔ ۳۔ یہ بدترین لفظی تحریف ہے کہ قرآن میں سورت صافات میں حضرت نوح، ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، موسیٰ و ہارون، علیہم السلام کے ذکر کے بعد حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور پھر سب پیغمبروں پر سلام کی طرح حضرت الیاسؑ پر بھی سلام علی الیاسین فرمایا لیکن شیعوں نے اسے آلِ یٰسن بنا دیا۔ معاذ اللہ۔

مسئلہ نمبر ۶:

خدا غیر عادل اور مظلوم ہے

بظاہر یہ عجیب بات ہے کہ شیعہ ''عدل'' کو اپنے اصول میں گنتے ہیں لیکن عملاً خدا کا عادل ہونا کہیں نہیں بتاتے ایک طرف وہ خدا پر ''بندوں کے حق میں صالح ترین'' کام واجب کہتے ہیں۔ دوسری طرف یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آئمہ کو

خلافت دینا اور حکومت و امامت پر قبضہ دینا صالح ترین کام تھا لیکن وہ ان سب سے ہر دور کے حاکم وخلیفہ نے چھین لی اور خدا نے ان کی نصرت نہ کی جو اس کے ذمہ واجب تھی۔ پھر ماشاء اللہ بہادر اماموں نے اپنے دشمنوں سے تو کچھ واپس نہ چھڑایا لیکن خدا سے انتقام یوں لیا کہ اس کی ساری خدائی چھین لی، اور اسے کائنات میں معطل شے بنا دیا۔ غور کیجیے اصول کافی کے ابواب کی روشنی میں توحید سے مراد معرفت امام ہے۔ شرک سے مراد حضرت علیؓ کی خلافت میں شرک ہے۔ امام اللہ کا نور اور اس کا جز ہیں، زمین کے ارکان یہی ہیں۔ علم کا خزانہ اور حکومت الہیہ کے انچارج یہی ہیں، کلی عالم الغیب یہی ہیں۔ موت وحیات ان کے اختیار میں ہے۔ دین میں حلال وحرام کا منصب ان کے پاس ہے۔ کتب اربعہ آسمانی اور انبیاء و اوصیاء کے علوم روز اول سے جانتے ہیں۔ جن و انس کی تخلیق کا مقصد خدا کی عبادت؟ یعنی امام کی معرفت ہے۔ عرش، کرسی، زمین، آسمان ان کی ملکیت میں ہے۔ وہ نورِ رب ہی نہیں۔ عین رب، کارساز مشکل کشا متصرف در کائنات ہیں۔ ان سے دعائیں مانگنا اور مدد چاہنا عین خدا سے مانگنا ہے۔ وہ اسماء اللہ اور خدا کی صفات والے ہیں یہی وجہ ہے کہ شیعہ یا علی مدد، علی علی علی، حق علی، یا پنج تن پاک تیرا ہی آسرا" کے مشرکانہ نعرے لگاتے ہیں اور اپنی نجات کے لیے خدا کی عبادت و اطاعت کوئی ضروری نہیں جانتے، تو کیا آئمہ اور امامیہ کے ہاتھوں خدا ہی سب سے بڑا مظلوم اور حقوق الہیہ سے محروم ثابت نہ ہوا؟

مسئلہ نمبر ۷:

آئمہ خدا کی صفات میں شریک ہیں

امام ابوالحسن موسیٰ کاظمؒ کہتے ہیں۔ قال مبلغ علمنا علی ثلاثة وجوه ماض وغابر وحادث ۔ کہ ہمارا علم تینوں زمانوں پر حاوی ہے گزشتہ، آئندہ اور

موجودہ (اصول کافی ص ۲۶۲ ج ۱) (باب جہات علوم الائمہ) حالانکہ احاطہ علم اور جمیع ما کان وما یکون خاصہ خداوندی ہے الا انہ بکل شئی محیط۔ خبردار وہی ہر چیز کا علم محیط رکھتا ہے۔ (پ ۲۵ ع ۱)

۲۔ سید ظفر حسن عقائد الشیعہ ص ۱۰۵ چوالیسواں عقیدہ آئمہ سے امداد طلبی کے تحت لکھتے ہیں کہ ہمارا عقیدہ ہے کہ جب ہم اپنے آئمہ علیہم السلام کو اپنی مدد کے لیے بلاتے ہیں وہ ضرور آتے ہیں...... ہمارا عقیدہ ہے کہ چہاردہ معصومین علیہم السلام زندہ ہیں وہ ہر ایک عمل کو دیکھتے اور ہر پکارنے والے کی آواز سنتے ہیں۔

۳۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ انا الذی سخرت لی السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والریاح والجبال والبحار والنجوم و الشمس والقمر (حق الیقین عربی ص ۷ ج ۲ بحث رجعت)

میں وہ ہوں کہ بادل، گرج بجلی، اندھیرے، اجالے، ہوائیں پہاڑ سمندر ستارے سورج اور چاند سب میرے تابع ہیں۔ (ان سے جو چاہوں کام لیتا ہوں۔)

۴۔ ما اشھدتھم خلق السموٰت والارض ۔ کافی میں جناب محمد تقی سے منقول ہے۔ ازل الازال سے پروردگار عالم منفرد و یکتا تھا پھر اس نے محمدؐ و علیؓ و فاطمہؓ کو پیدا کیا اور ہزار زمانوں تک ان کو جس شان سے رکھا وہ رہے پھر اور تمام چیزوں کو پیدا کیا اور ان کو ان کی پیدائش کو گواہ قرار دیا اور ان حضرات کی اطاعت ان پر لازم کر دی اور ان کے حالات انہی حضرات کے سپرد فرما دیئے۔ (حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۵۹۶)

نوٹ: بطور نمونہ ہم نے خدا کی صفت علم، اختیار و قدرت، اور انتظام حکومت میں آئمہ کی شرکت کا حوالہ دیا۔ ورنہ خدا کی ہر صفت اور کمال کو شیعہ آئمہ کے نام انتقال کرا چکے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۸:

خدا خدائی میں بھی وحدہ لاشریک نہیں

ا۔محمد باقرؒ سے اس آیت لَئِنْ اَشْرَکْتَ یُسْحَبِطَنَّ عَمَلُکَ (اگر تو نے بھی شرک کیا تو تیرے اعمال ضائع ہو جائیں گے) کا مطلب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اس کی تفسیر یہ ہے کہ اے رسول اگر تم نے اپنے بعد علی کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دے دیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ لیحبطن عملک الخ

(حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۲۷)

۲۔وویل للمشرکین الآیہ (السجدۃ) تفسیر قمی میں سیدنا جعفر صادقؒ سے منقول ہے کہ ان مشرکوں کے لیے ویل ہے جنہوں نے امام اول کے بارے میں شرک کیا وھم بالآخرۃ ھم کافرون کا مطلب یہ ہے کہ وہ بعد کے آئمہ کے بھی منکر رہے۔ حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۵۰ (ماشاء اللہ خدا کی توحید کے ساتھ قیامت اور آخرت پر بھی آئمہ کا قبضہ ہو گیا۔)

۳۔اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا۔ کافی میں جعفر صادقؒ سے منقول ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ وہ یکے بعد دیگرے آئمہ کی اطاعت پر قائم رہے تفسیر قمی میں ہے۔ "اس کا مطلب ہے ولایت امیر المومنین پر قائم رہنا حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۵٦) ماشاء اللہ اس کا مطلب یہ ہوا علی ہی اللہ اور رب ہیں ان کی اطاعت ہی استقامت ہے۔)

نوٹ: حضرات اہل بیت کرام اُس قسم کے دعووں اور شرکیہ باتوں سے بری تھے۔ یہ سب آل سبا شیعوں نے من گھڑت روایات ان کے ذمہ لگا کر ان کو مسلمانوں سے جدا کر دکھایا ہے ورنہ خود انہوں نے ایسے مفوضہ فرقہ پر لعنت فرمائی ہے۔ اعتقادیہ شیخ صدوق میں ہے ابو جعفر نے فرمایا۔

کہ غالیوں اور مفوضہ کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ خدا کے منکر و کافر ہیں۔ یہود و نصاریٰ، مجوسیوں اور بدعتیوں گمراہوں سب سے برے ہیں۔"

۲۔ رسالت و نبوت کے متعلق عقائد

مسلمان قرآنی کلمہ "محمد رسول اللہ" کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین والرسل کو افضل الکائنات، عظیم الشان کامیاب پیغمبر معصوم، منصوص، واجب الاطاعت بے مثل و بے مثال صاحب وحی و کتاب تاجدار ملت محمدیہ مانتے ہیں، شیعہ ختم نبوت کے قائل نہیں وہ انہی اوصاف نبوت کے ساتھ ۱۲۔ اور ہادی معصوم و منصوص صاحبانِ کتاب و ملت اور واجب الاطاعت مانتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

صرف تقیہ کی وجہ سے لفظ نبی ان پر بولنا مکروہ کہتے ہیں اصول کافی جلد ا کتاب الحجہ میں یہ باب ہے، دین رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام کے سپرد ہے۔ اگلا باب ہے۔

باب فی ان الآئمة بمن یشبهون ممن مضی و کراهیة القول فیهم بالنبوة۔ آئمہ منصب میں گزشتہ انبیاء جیسے ہیں لیکن ان کو نبی کہنا مکروہ ہے۔ باب "علم کا گھاٹ صرف آل محمد ہیں۔ باب لوگوں کے پاس حق صرف وہی ہے جو آئمہ سے منقول ہو جو ان سے منقول نہ ہو وہ سب باطل ہے۔"

مسئلہ نمبر ۹:

انبیاءؑ آئمہ سے درجہ میں کمتر ہیں

ا۔ علی انبیاء میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے۔ جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا اُٹھایا نہیں گیا...... علم میراث میں چلتا ہے...... ایک شخص نے کہا آیا امیر المومنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء؟ امام نے فرمایا...... کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم

محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انہوں نے وہ سب امیر المومنین کو تعلیم کر دیا ایسی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے کہ علیؑ زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء۔

(الشافی ترجمہ اصول کافی ص ۲۹۱)

۲۔ امام صادقؒ فرماتے ہیں۔ ہم علم الٰہی کے خزانچی ہیں، ہم اللہ کے حکم کے ترجمان ہیں ہم معصوم لوگ ہیں خدا نے ہماری اطاعت کا حکم دیا اور ہماری نافرمانی سے روکا ہے ہم ہی اللہ کی پوری حجت ہیں آسمان کے نیچے زمین کے اوپر رہنے والی سب مخلوق پر۔

۳۔ امام جعفرؒ نے فرمایا آئمہ رسول اللہ کے مرتبے والے ہیں مگر وہ انبیاء نہیں اور ان کو اتنی بیویاں حلال نہیں جو رسول اللہ کو تھیں اس بات کے سوا وہ سب باتوں میں رسول اللہ کے بمنزلہ ہیں۔ (اصول کافی ص ۲۶۹۔۲۷۰ ج ۱)

۴۔ خمینی کہتا ہے تمام انبیاء دنیا میں معاشرتی عدل و انصاف لے کر آئے تھے مگر وہ کامیاب نہ ہوئے یہ وہ فریضہ ہے جس میں پیغمبر اسلام محمدؐ بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے تھے امام زمان معاشرتی انصاف کے لیے اس پیغام کے حامل ہوں گے جو تمام دنیا کو بدل دے گا۔ اگر ہمارے نبی کے لیے جشن مسلمانانِ عالم کے لیے پرعظمت ہے تو جشن امامِ زمان تمام انسانوں کے لیے عظیم ہے میں ان کو لیڈر نہیں کہہ سکتا کیونکہ وہ اس سے اونچے ہیں میں ان کو اول نہیں کہہ سکتا کیونکہ ان کا ثانی نہیں ہے۔

(ترجمہ تہران ٹائمز مورخہ ۲۹ جون ۱۹۸۰ء)

غور فرمائیے کس چالاکی کے ساتھ انبیاء کی ساری صفات اماموں میں تسلیم کیں مگر انبیاء نہیں" کی پُر فریب رٹ لگا رہے ہیں" رسولوں جیسے کہہ رہے ہیں" انبیاء کو ناکام کہہ کر امام زمان کو افضل و کامیاب بتا رہے ہیں۔

☆......☆......☆

مسئلہ نمبر ۱۰:

رسول اللہ بارہ اماموں سے افضل نہیں کم درجہ ہیں

عن ابی عبد اللّٰه علیه السلام قال ما جاء به علی علیه السلام اخذبه و ما نهی عنه انتهی عنه جری له من الفضل ما جری لمحمد صلی اللّٰه علیه وسلم و لمحمد صلی الله علیه وسلم الفضل علی جمیع من خلق الله عزوجل المتعقب علیه فی شی من احکامه کاالمتعقب علی الله و علی رسوله والراد علیه فی صغیرة او کبیرة علی حد الشرک بالله کان امیر المؤمنین علیه السلام بابه الذی لا یؤتی الامنه و سبیله الذی من سلک بغیره هلک و کذالک یجری الائمة. الهدیٰ واحدا بعد واحد الی ان ولقد اقرت لی جمیع الملائکة والروح والرسل بمثل ما اقروا به لمحمد...... ولقد اوتیت خصالا ما سبقنی الیها احد قبلی علمت المنا یا والبلایا والانساب و فصل الخطاب الخ

(اصول کافی ص ۱۹۶۔۱۹۷ ج ۱ ایران باب الائمہ زمین کے ستون ہیں)

ترجمہ: امام جعفرؒ صادق فرماتے ہیں جو احکام و شریعت علیؓ لائے ہیں میں تو وہ لیتا ہوں جس سے علیؓ روکیں رکتا ہوں ان کو وہی شان ملی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے اور محمدؐ کی شان سب مخلوق پر ہے۔ (بجز بارہ اماموں کے) حضرت علیؓ کے احکام پر کسی قسم کی نکتہ چینی کرنے والا ایسا ہے جیسے اللہ اور رسول کے احکام پر نکتہ چینی کرے، آپ کی کسی چھوٹی بڑی بات کو رد کرنے والا گویا مشرک باللہ ہے۔ امیر المومنین ہی صرف خدا کا وہ دروازہ اور راستہ ہیں جس پر چل کر اور گزر کر خدا تک رسائی ہوتی ہے جو اس راستے کے خلاف چلا ہلاک ہوا۔ یکے بعد دیگرے

سارے آئمہ کرام ہدایت یہی شان رکھتے ہیں فرمانِ علی ہے میرے لیے تمام فرشتوں ، جبریل اور رسولوں نے اتنے ہی عہدوں اور شانوں کا اقرار کیا۔ جتنی باتوں کا رسول اللہ کے لیے اقرار کیا تھا...... مجھے ایسی خوبیاں ملی ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملیں میں (مخلوق کی) موتوں کو آئندہ حوادث کو اور نسب ناموں کو اور فیصلہ کن خطابات کو جانتا ہوں مجھ سے پہلے کی کوئی چیز چھوٹی نہیں اور کوئی غائب چیز مجھ سے مخفی نہیں۔

اس تفصیلی روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور بارہ آئمہ مستقل صاحبانِ احکام وشریعت ہیں جیسے حضورؐ کے متعلق قرآن فرماتا ہے۔ ما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نھاکم عنه فانتھو ۔ تمہیں جو رسول اللہ احکام دیں لے لو اور جن کاموں سے روکیں رک جاؤ یعنی آئمہ تشریعی نبی ہیں حالانکہ مرزائی بھی ظلی بروزی نبوت کے قائل ہیں، تشریعی نبوت کے قائل نہیں۔

۲۔ امام سے اختلاف کفر ہے جیسے نبی سے اختلاف کفر ہے۔

۳۔ خدا تک پہنچنے کا راستہ اور دروازہ صرف آئمہ ہیں یعنی شریعت محمدیہ اور قرآن معطل و منسوخ ہو گیا۔

۴۔ حضرت علیؓ خود حضورؐ اور تمام پیغمبروں سے خاصہ خداوندی یہ امور غیبیہ جاننے میں افضل ہیں علم اموات و آجال، علم حوادث کائنات، تمام جانوروں کے علم انساب اور علم فصل خطاب۔

مسئلہ نمبر ۱۱:

نبیوں میں اصول کفر ہوتے ہیں

۱۔ قال ابو عبداللہ علیه السلام اصول الکفر ثلاثه الحرص والاستکبار والحسد فاما الحرص فان آدم حین نھی عن الشجرۃ

حملہ الحرص علی ان اکل منھا و اما الا ستکبار فابلیس حیث امر بالسجود لآدم فابٰی و اما الحسد فابنا آدم حیث قتل احدھما صاحبہ. (اصول کافی ج۲، باب فی اصول الکفر وارکانہٗ)

امام صادقؒ نے فرمایا کہ کفر کے تین ارکان ہیں، حرص، تکبر، اور حسد، حرص تو حضرت آدمؑ نے کیا جب ان کو درخت سے روکا گیا تو لالچ نے ان کو کھانے پر آمادہ کیا تکبیر ابلیس نے کیا جب اسے آدم کو سجدہ کرنے کا حکم ملا تو انکار کیا۔ حسد آدمؑ کے دو بیٹیوں نے کیا کہ ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔

۲۔ حضرت آدم علیہ السلام پر حسد کا الزام باقر علی مجلسی کی حیات القلوب میں ہے:

پس نظر کروند بسوے ایشاں بدیدۂ حسد پس بایں سبب خدا ایشاں را بخود گذاشت دیاری وتوفیق خودرا از ایشان برداشت۔

(حیات القلوب ص۵۰ ج۱، حالات آدم)

ترجمہ: حضرت آدم وحوا نے حسد کی نگاہ سے اہل بیتؓ کو دیکھا بس اس وجہ سے خدا نے ان کو چھوڑ دیا اور اپنی امداد وتوفیق ان سے اُٹھالی۔

مسئلہ نمبر۱۲:

حضرت علیؓ مچھر ہیں اور حضورؐ اس سے زیادہ حقیر ہیں معاذ اللہ

شیعہ کی معتبر تفسیر البرہان پ ۱ ص ۷۰ ج ۱ پر آیت ان اللہ لا یستحی ان یضرب مثلاً مابعوضۃ فما فوقھا کی تفسیر میں حضرت صادقؒ سے مروی ہے کہ یہ مثال اللہ نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کے لیے بیان فرمائی ہے پس مچھر سے مراد تو امیر المومنین۔ اور (حقارت میں) مچھر سے زائد حضور علیہ الصلوۃ والسلام) ہیں معاذ اللہ۔ بالبعوضۃ امیر المومنین وما فوقھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ ۱۳:

انبیاء نور نبوت سے محروم کر دینے والے گناہ کر جاتے ہیں (معاذ اللہ)

ملا باقر علی مجلسی کی حیات القلوب ج ا قصہ حضرت یوسفؑ میں ہے۔

''بہت ہی معتبر سندوں کے ساتھ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جب یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی پیشوائی کے لیے باہر آئے اور ایک دوسرے سے ملے تو یعقوب پیادہ ہو گئے مگر یوسف علیہ السلام کو دبدبۂ بادشاہی نے پیادہ ہونے سے روکا جب معانقہ سے فارغ ہوئے تو جبریل حضرت یوسفؑ پر نازل ہوئے اور خدا کی طرف سے غصہ کا خطاب لائے کہ اے یوسف خداوند عالم فرماتا ہے کہ بادشاہت نے تجھ کو روکا کہ تو میرے بندہ شائستہ صدیق کے لیے پیادہ نہ ہوا ہاتھ تو کھول جیسے ہی انہوں نے ہاتھ کھولا تو ان کی ہتھیلی سے اور ایک روایت میں ہے کہ انگلیوں کے درمیان سے ایک نور نکلا یوسف نے کہا کہ کیا نور تھا جبریل نے کہا یہ پیغمبری نور تھا اب تمہاری اولاد میں کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ اس کام کی سزا میں جو تم نے یعقوب کے ساتھ کیا۔''

شیعہ اصول تو یہ ہے۔ کہ یہ نور نبوت نبی یا امام کی وفات کے بعد اس کے جانشین کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ (کافی) اب جب زندگی میں ہی نور نبوت خارج ہو گیا۔ تو اولاد تو کیا خود بھی نبوت سے محروم و معزول نہ ہو گئے؟

مسئلہ نمبر ۱۴:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مشن میں ناکام ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

ہم تہران ٹائمز کے حوالے سے خمینی کا پیغام سنا چکے ہیں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سمیت تمام انبیاءؑ کو اپنے مشن اور معاشرہ میں عدل و

انصاف قائم کرنے میں ناکام اور فیل کہتے ہیں۔ اب ذرا شیعوں کے اس عقیدہ پر غور کرو جو ان کی ہر کتاب میں لکھا ہے اور ہر ذاکر و شیعہ کہتا پھرتا ہے کہ تین چار صحابہؓ کے سوا جو دراصل حضرت علیؓ کے شاگرد و دوست تھے۔ باقی تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرامؓ معاذ اللہ منافق تھے۔ اور وفات کے بعد تو کھلے مرتد ہوگئے اور امیر المومنین کو چھوڑ کر حضرت ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمان رضی اللہ عنہم، کی بیعت کرتے رہے اور سبھی ان کو خلفاء برحق جانتے رہے۔ اور انہوں نے دین کا ستیاناس کر دیا۔

سوال یہ ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ان کو اگر حضرت علیؓ کی امامت و خلافت کا سبق پڑھایا تھا تو وہ سب اس میں فیل کیوں ہوگئے۔ یہ تو عقل و نقل اور تواتر عملی کے خلاف بات ہے کہ ۲۳ سال کی طویل تعلیمی مدت میں معلم اسلام پیغمبرؐ نے بقول شیعہ صرف ایک ہی سبق و مضمون پڑھایا" کہ میرے بعد امامت میرے علیؓ اور اس کی اولاد کا حق ہے۔ (گویا قیصر و کسریٰ طرز کے آپ بادشاہ تھے معاذ اللہ، اتم ان کو امام ماننا، مگر کسی نے بھی یہ سبق نہ یاد کیا، نہ امت کو سنایا۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سبق یا تو رسول اللہ نے پڑھایا ہی نہ تھا، صرف اسلام دشمنوں کا تخریبی ہتھکنڈہ ہے یا پھر آپ کی ساری جماعت فیل ہوگئی اور ساری کلاس کا فیل ہو جانا خود استاد کا فیل ہونا ہے، پہلی بات اہلسنت کہتے ہیں دوسری پر شیعہ کو فخر ہے۔ (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۱۵:

رسولِ خدا مخلوق سے اور اپنے صحابہؓ سے ڈرتے تھے

۱۔ رسول خدا از ترس قوم خود بغار رفت در وقتیکہ ایشاں را بسوئے خدا دعوت مے کرد و ایشاں ارادہ قتل او کردند یا ورے نیافت کہ با ایشاں جہاد کند

(حیات القلوب مجلسی ج ۲، جلاء العیون ص ۲۵۹)

''رسول خدا اپنی قوم کے ڈر سے غار میں چھپ گئے جب کہ ان کو خدا کی طرف بلاتے تھے اور انہوں نے آپؐ کے قتل کا ارادہ کیا، مددگار نہ پائے کہ ان کے ساتھ جہاد کرتے۔''

ہم کہتے ہیں یہ اتہام ہے ڈر کی وجہ سے غار میں نہیں گئے ہجرت کا پروگرام منجانب خدا یونہی ملا کہ تین دن غار میں رہ کر اپنے جانشین کو ایسا شرف تربیت و تزکیہ بخشوا کہ ملائکہ رشک کریں۔ جہاد تو کرنا چاہتے اور صحابہ بھی تمنائیں کرتے تھے۔ لیکن ابھی فاعفوا واصفحوا پر عمل کرانا تھا۔ اذن لِلَّذِيْنَ سے حکم جہاد بعد میں نازل ہوا۔

۲۔ پس برپائے دار اے محمد علی را علمے درمیان خلق وبگیر ازایشاں بیعت اور وتازہ گردان عہد و پیمانے را کہ پیشتر از ایشاں گرفتہ بودم...... پس حضرت رسول تر سید از قوم کہ مبادا اہل شقاق ونفاق پراگندہ شوند و بجاہلیت وکفر خود برگردند۔

(حیات القلوب ج ۲ ص ۵۴۲)

اے محمد! علی کو مخلوق میں بطور نشان کھڑا کر وان سے بیعت لو علی کے لیے اور اس عہد و پیمان کی تجدید کرو جو میں نے ان سے (اور تم سے) لیا ہے...... پس رسول خدا (نے ایسا نہ کیا اور) ڈر گئے اپنی قوم سے کہ مبادا یہ مخالف و منافق بکھر جائیں اور جاہلیت وکفر کی طرف چلے جائیں۔ (معاذ اللہ)

۳۔ شیعہ مجتہد دلدار علی نے لکھا ہے کہ جب رسول خدا نے حکم خدا کی تعمیل نہ کی تو خدا نے ڈانٹ میں آیت تبلیغ اتاری، پھر بھی نہ کی تو خدا نے وعدہ حفاظت کیا۔ وعدہ کے باوجود آپ نے گول مول الفاظ میں کہا (جس کا میں دوست علیؓ بھی اس کے دوست) انتہا یہ ہے کہ بہت سی قرآنی آیات محض خوف کی وجہ سے چھپا ڈالیں جن کا آج تک کسی کو علم بھی نہ ہوا نہ اب ہو سکتا ہے (اس عقیدہ کی مزید تفصیل دلدار علی مجتہد اعظم لکھنو کی عماد الاسلام میں دیکھیئے)

مسئلہ نمبر ۱۶:

رسول اللہ کی پاک نیت پر مکروہ حملے

ہر مسلمان جانتا ہے کہ اقرار و عمل تب مقبول ہے کہ اس کی بنیاد اخلاص یقین اور نیک نیتی پر ہو یہ بنیاد جتنی مضبوط ہوگی عمل کا وزن اتنا ہی زیادہ ہوگا یہی وجہ ہے کہ اہل سنت کے نزدیک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت نماز امتیوں کے زندگی بھر کے اعمال سے افضل ہے اور صحابہ کرامؓ کا ۳ پاؤ غلہ راہ خدا میں صدقہ کرنا۔ غیر صحابہؓ کے راہ خدا میں بشرط اخلاص و ایمان احد پہاڑ کے برابر سونا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔ (بخاری و مسلم)

شیعوں نے اپنے مرغوب کا موں، نفاق و ریا اور مفاد پرستی کی تہمت معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی لگا دی جگر تھام کر پڑھیئے۔

۱۔ حضرت صادقؒ نے فرمایا آیت واللہ یعصمک من الناس (خدا آپ کی لوگوں سے حفاظت کرے گا) کے اترنے کے بعد آپ نے کبھی تقیہ (اخفاء دین) نہ کیا اور اس سے پہلے کبھی کبھی تقیہ کرتے تھے۔ (حیات القلوب ص ۱۱۸ ج ۲) تو اس سے پہلے کے اعمال و اقوال سے اعتماد اُٹھ گیا۔

۲۔ مختلف حدیثیں حضورؐ کے حج کے سلسلے میں ہیں ہوسکتا ہے کہ بعض تقیہ کی وجہ سے ہوں (حیات القلوب ص ۵۳۷ ج ۲) (گویا حجۃ الوادع کے اعمال بھی آپ نے لوگوں کے تقیہ اور ڈر کی وجہ سے غلط اور خلاف شرع کیے۔)

۳۔ حضور علیہ السلام جہاد اور لشکر اسامہ میں شرکت کے لیے تمام مسلمانوں کو خوب ترغیب دے رہے تھے مگر غرضِ حضرت از فرستادن اسامہ و ایں جماعت با او ایں بود کہ مدینہ از ایشاں خالی شود و احدے از منافقاں در مدینہ نماند (حیات القلوب ص ۵۵۹ ج ۲ و منتہی لآمال ص ۱۰۲ ج ۱) حضرت اسامہؓ اور اس لشکر کو بھیجنے

سے حضرت کا مقصد یہ تھا کہ مدینہ ان سے خالی ہو جائے اور کوئی منافق مدینہ میں نہ رہے (چپکے سے حضرت علیؓ کو خلیفہ مقرر کر دیا جائے۔)

۴۔ ہر پیغمبر نے تبلیغ کرتے کرتے وقت یہ اعلان کیا۔ **ما اسئلکم علیه من اجر** ۔میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ رسول اللہ نے بھی اعلان تو یہی کیا۔" میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹی مفاد پرستوں سے ہوں۔ (ص پ ۲۳ ع ۱۴۲)

لیکن شیعوں نے **الا المودة فی القربیٰ** کی غلط تفسیر کر کے آپ پر طلب اجرت اور مفاد اُٹھانے کا الزام لگا دیا۔ کہ علیؓ و حسنینؓ کو امام بادشاہ بنانے منوانے کی اجرت آپ نے طلب کی اور حضرت فاطمہؓ کو بڑی جاگیر ہبہ کر دی۔ حالانکہ قربیٰ مصدر ہے جس کا معنی رشتہ داری ہے۔ آیت مکی ہے حضرت علیؓ و فاطمہؓ کی شادی اور حسنین کا تصور بھی نہ تھا۔ کہ ان کی محبت اور حکومت ماننے کا سبق اجرت پڑھایا جاتا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اجرت کیا مانگوں صرف تم کو رشتہ داری کی محبت کا واسطہ دیتا ہوں۔ کم از کم رشتہ دار سمجھ کر میری بات سنو اور انکار نہ کرو، زاہد ترین پیغمبرؐ نے اپنی لخت جگر کو فقراء و مساکین کا مال قومی جائیداد فدک بخش دی، ایک بڑا بہتان ہے۔ جب کہ امام صادقؒ فرماتے ہیں" اور معتبر حدیث یہ ہے کہ رسولؐ خدا جب دنیا سے رخصت ہوئے تو وراثت میں نہ درہم و دینار چھوڑا نہ غلام و باندی نہ بکری اور اونٹ چھوڑا۔ سوائے سواری کے جب واصل رحمت الٰہی ہو گئے تو ایک صاع جو کے عوض جو بچوں کے گذارہ کے لیے قرض لیا تھا۔ اپنی زرہ گروی رکھی تھی۔

(حیات القلوب ص ۱۱۷ ج ۲)

۵۔ اسی طرح شیعہ نے یہ الزام بھی لگایا کہ حضورؐ کو نواسے کی بشارت بمع شہادت جب خدا نے بھیجی تو حضورؐ نے بار بار اسے رد کیا اور کہا مجھے ایسے بچے کی کوئی ضرورت نہیں حضرت فاطمہؓ نے بھی بارہا انکار کیا۔ جب خدا نے یہ لالچ دی کہ اس کی نسل سے ۹ امام بناوں گا۔ تو حسینؓ کی ولادت اور بشارت کو قبول کیا۔

(اصول کافی ص ۱۹۴ ج ۱)

درحقیقت ''ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آنے والی بات ہے۔'' کہ فرضی امامت کو رسالت سے کشید کرنے کی کارروائی ہے۔ کہ رسول اللہ کی رسالت کے لفظی قائل ہیں۔ تاکہ مورثِ سے جعلی کلیم اور فرضی رجسٹریوں کے ذریعے جائیداد حاصل کرنے والے عیار کی طرح امامت و رسالت اور حقوق و اوصاف نبوت ۱۲، آئمہ کے نام انتقال کرا دیئے جائیں۔ اس مقصد کے سوا شیعہ کا حضور علیہ السلام کو رسول ماننے کا تصور بھی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ اگر ''پدر فاطمہؓ و خسر علیؓ'' کے سوا واقعی رسول و ہادی تسلیم کریں، تو فیضان ہدایت سوا لاکھ صحابہؓ و تلامذہ نبوت میں مان لیں، اہل بیت رسولؐ امہات المومنینؓ اور خلفاء راشدینؓ کی عظمتوں کے قائل ہو جائیں، امت رسول کو خنزیر اور حرامزادے کہنا چھوڑ دیں قرآن سے دشمنی ختم کر دیں۔ اور ملت جعفریہ کے بجائے ملت محمدیہ کہلانے اور اتباع سنتِ رسولؐ پر فخر کریں مگر فوا اسفا۔

۳۔ امامت کے متعلق عقائد

اے کہ آئی و بصد ناز آئی بے حجابانہ سوئے محفلِ ما آئی

شیعہ صرف امامی ہیں وہ ۱۲ یا کم و بیش اپنے مزعومہ اماموں کو ہی خدا و رسول کی صفات اور کمالات سے متصف مانتے ہیں مرزا باذل ایرانی حملہ حیدری میں کہتا ہے۔

ہمہ چوں محمد منزہ صفات ہمہ صاحب حکم بو کائنات

ان کی خدائی اور پیغمبری کا کچھ اندازہ تو آپ باب توحید میں لگا چکے ہیں تفصیل اب ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ نمبر ۱۷:

امامت کا کلمہ الگ ہے

قرآن وسنت سے توصرف کلمہ توحید ورسالت لا الـہ الا اللّٰـہ محمد رسول اللّٰہ کا ثبوت ملتا ہے اور تمام سابقہ شریعتوں کا کلمہ توحید اور پیغمبر وقت کے نام سے مرکب ہوتا تھا۔ شیعوں نے جب تمام انبیاءؑ سے آئمہ کو افضل بنایا تو ان کے نام کا کلمہ بھی بنایا۔ کبھی علی ولی اللہ، کبھی علی وصی رسول اللہ، کبھی علی حجۃ اللہ، کبھی علی خلیفہ اللہ کبھی خلیفتہ بلا فصل بنایا اور پر لطف بات یہ ہے کہ دنیا کی کسی کتاب میں یہ پانچ جزی اور پانچ گز کلمہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی ایک امام نے کسی ایک مومن کو یہ ۵ جزی کلمہ پڑھا کر مسلمان بنایا ہو؟ جب پہلے امام کے بناوٹی کلمے کے یہ الفاظ شیعہ متفقہ نہ بنا سکے تو باقی ۱۱۔ اماموں کا کلمہ بنانا ہی بھول گئے۔ تیسری صدی سے بارہویں امام کا راج چلا ہے لیکن اس کا کلمہ بھی نہ بنا سکے۔ ہاں ایرانی شیعوں نے یہ جرات دکھائی۔ کہ تیرہویں غاصب امام خمینی کا یہ کلمہ تصنیف کر ڈالا۔

لا الـہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ علی ولی اللّٰہ خمینی حجۃ اللّٰہ (معاذ اللہ) (از ماہنامہ وحدت اسلامی تہران سالنامہ ۱۹۸۴ء)

کوئی پاکستانی مجتہد یہ نہ بتا سکا کہ وصی رسول اللّٰـہ و خلیفتہ بلا فصل" کے جملے کیا جھوٹ تھے۔ جو ایرانیوں نے نئے کلمہ سے اڑا دیئے۔ اور امامت تو مثل نبوت و رسالت ہے۔ جس کا منصوص ہونا لازمی ہے۔ خمینی جو تیرھواں امام ہے۔ کیا اسے ماننے والے شیعہ کافر و مشرک نہ ہو گئے؟ جب بلانص دعویٰ امامت اور اپنی طرف دعوت کفر ہے تو کیا خود خمینی اور اس کی پارٹی مسلمان رہ گئی؟ بینوا و توجروا۔

مسئلہ نمبر ۱۸:

امامت کے نام سے نبوت جاری ہے

مسئلہ نمبر ۱۰ میں آپ کافی کی ایسی حدیث پڑھ چکے مزید ملاحظہ فرمائیں۔

﴿۱﴾ ان الامامة خلافة عن النبوة قائمة مقامها لا فرق بینها الافی تلقی الوحی الا لھی بلاو اسطة.

(احقاق الحق شوشتری ص ۲۰۲، بحوالہ کشف الحقائق ص ۳۶۴)

امامت نبوت کی خلافت اور اس کی قائم مقامی ہے، نبوت اور امامت میں کوئی فرق نہیں بجز اس کے کہ نبوت میں وحی الہی بلا واسطہ آتی ہے۔

﴿۲﴾ امام جعفرؒ فرماتے ہیں نبی علیہ السلام میں پانچ قسم کی روحیں تھیں، ﴿۱﴾۔ روح حیات ﴿۲﴾ روح قوت، ﴿۳﴾ روح شہوت، ﴿۴﴾ روح ایمانی۔

﴿۵﴾ روح القدس فیہ حمل النبوة فا ذا قبض النبیؐ انتقل روح القدس فصا ر الی الامام و روح القدس لا ینام ولا یغفل

(کافی کتاب الحجۃ باب ذکر الارواح ص ۲۷۲)

﴿۵﴾ روح القدس۔ یہ حامل نبوت ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو یہ روح آپ سے منتقل ہو کر امام میں آ گئی اس روح قدس سے امام نہ سوتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔

﴿۲﴾ مرتبہ امامت نظیر منصب جلیل نبوت است

امامت کا رتبہ نبوت کے منصب جلیل کی نظیر ہے۔

مرتبہ امامت نظیر درجہ نبوت است

(حق الیقین فارسی ص ۳۷، ۳۸ ج ۱ للمجلسی)

اور مرتبہ امامت درجہ نبوت کی طرح ہے۔

﴿۴﴾ قال الرضاء ان الامامة هی منزلة الانبیاء و قال ایضاً ان الا مة خلافة اللّٰہ۔(اصول کافی کتاب الحجہ ص ۲۰۰، ج۱)

امام رضاؒ نے فرمایا امامت انبیاؑ جیسا مرتبہ ہے نیز فرمایا امامت خدا کی خلافت و جانشینی ہے۔

﴿۵﴾ قال امیر المومنین انا اهل بیت شجرة النبوة و موضع الرسالة و مختلف الملائکة و فی روایة الصادق معدن العلم و موضع سر اللّٰہ و نحن و دیعة اللّٰہ فی عباده، ان الائمة معدن العلم و نحن حرم اللّٰہ الاکبر و نحن ذمة اللّٰہ و نحن عهد اللّٰہ .

(اصول کافی ص ۲۲۱ باب ان الائمة معدن العلم)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہم اہل بیت نبوت کا درخت، خدائی احکام اترنے کا مقام۔ فرشتوں کی جائے نزول ہیں، امام صادقؒ کی روایت میں ہے ہم علم (نبوت و شریعت) کی کان، خدا کے بھیدوں کی جگہ، بندوں میں خدا کی جائے امانت ہیں، ہم اللہ کا سب سے بڑا حرم ہیں ہم اللہ کا ذمہ رکھتے ہیں اور خدا کا عہدہ و پیمان ہیں۔

﴿۵﴾ امام باقر اپنے آپ کو معدن حکمت، مقام ملائکہ اور مہبط وحی، وحی الٰہی کے ترجمان کہتے ہیں اور امام صادقؒ خود کو خدائی امر کے انچارج اور وحی الٰہی کا سٹاک کہتے ہیں۔ (اصول کافی ج ۱ ص ۱۹۲)

ان تمام حوالہ جات سے واضح ہے۔ کہ شیعہ اماموں کو درحقیقت نبی مانتے ہیں اور لفظوں کے معمولی ہیر پھیر کے ساتھ نبوت کے ان سے دعاوی کرائے ہیں، آخر ان صفات کے بعد وہ کونسی صفت ہے جو خاصہ نبوت ہے؟

مسئلہ نمبر ۱۹:

۱۲۔ امام رسول بھی ہیں

ا۔ کلینی نے صدوق نے خصال اور معانی الاخبار میں اور علی بن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں حضرت جعفر صادقؒ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن میں نکلوں گا اور علی میرے آگے ہوں گے اور میرا جھنڈا ان کے ہاتھ میں ہوگا جب ہم نبیوں کے پاس سے گزریں گے تو کہیں گے یہ دو فرشتے ہیں ہم ان کو نہیں پہچانتے اور جب ہم فرشتوں سے گزریں گے تو وہ کہیں گے ھذا ان نبیان مرسلان۔ یہ دونوں نبی اور رسول ہیں (حق الیقین ص ۱۲۶ ج ۲ بیان الحساب) گویا معصوم فرشتوں کی زبان سے حضورؐ کے ساتھ حضرت علیؓ کی نبوت و رسالت کا اعلان کرایا گیا۔

﴿۲﴾ ایک اور حق الیقین کی روایت میں اسی موقعہ پر پیغمبروں سے حضرت علیؓ کو نبی و مرسل کہلایا گیا ہے۔ (کشف الحقائق ص ۳۸۱)

﴿۳﴾ مولوی مقبول ولکل امۃ رسول کے حاشیہ پر رقمطراز ہے۔

تفسیر عیاشی میں جناب محمد باقر سے اس آیت کی باطنی تفسیر یہ منقول ہے کہ اس امت کے لیے ہر زمانہ میں آل محمد سے ایک رسول ہوتا رہے گا اور قیامت کے دن وہ اپنے زمانے کے لوگوں کے ساتھ آئے گا۔ پس آئمہ و آل محمد تو خدا کے ولی ہیں اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے رسول ہیں۔ (ص ۴۲۴)

﴿۴﴾ نیز مقبول لکھتے ہیں سیدنا محمد باقر سے منقول ہے کہ چوٹی کی بات اور معاملات کی کنجی اور تمام اشیاء کا دروازہ اور خدا کی رضا مندی یہ ہے کہ امام کو پہچان کر اس کی اطاعت کی جائے اس لیے کہ خدا فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول یعنی امام کی پیروی کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔

(حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۱۸۰)

﴿۵﴾ شیعہ عالم سید محمد یاور حسین جعفری سولہ مسئلے ص ۱۰۰، "مطبوعہ ادارہ علوم الاسلام سانده کلاں لاہور لکھتا ہے۔

"بہر کیف حضرت علی رسول بھی ہیں، امام بھی ہیں اور حضرت محمدؐ کے وزیر بھی ہیں بلکہ ۱۲ کے ۱۲ ہی رسول تھے اور امام تھے۔"

مسئلہ نمبر ۲۰:

بارہ اماموں پر وحی آتی ہے

۱۔ امام باقرؑ فرماتے ہیں۔ رسول وہ ہے جو وحی والے فرشتہ کی آواز سنتا ہے۔ خواب دیکھتا ہے اور فرشتوں کی زیارت کرتا ہے۔ امام آواز سنتا ہے۔ خواب نہیں دیکھتا اور فرشتے کی زیارت نہیں کرتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی ولا محدث (پ ۱۷ ج) کہ ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول، نبی اور محدث فرشتوں سے باتیں کرنے والا نہیں بھیجا الآیۃ لفظ محدث کا اضافہ قرآن میں صریح تحریف ہے ایسی تین حدیثیں اور بھی ہیں۔ ان سب سے پتہ چلا کہ امام مرسل بھی ہے اور دیکھے بغیر فرشتہ کی وحی سنتا ہے۔

(اصول کافی ص ۱۷۶ ج ۱ باب الفرق بین النبی والمحدث)

۲۔ اصول کافی کتاب الحجۃ میں باب ہے۔ وہ روح جس سے خدا آئمہ علیہم السلام کی مدد کرتا ہے۔" وکذالک اوحینا الیک روحا من امرنا (الآیۃ) کے متعلق پوچھا گیا تو امام نے فرمایا۔

منذ انزل اللہ عزوجل ذالک الروح علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما صعد الی السماء و انه لفینا۔ (اصول کافی ص ۲۷۳)

جب سے اللہ نے اس روح کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا ہے یہ آسمان کی طرف نہیں چڑھی ہمارے اندر ہی رہتی ہے۔

اسی آیت روح سے پتہ چلتا ہے کہ کتاب اللہ اور ایمانی تفصیلات حضور کو بھی اس سے حاصل ہوتیں۔ اب شیعہ روایات کے مطابق یہی ۱۲۔ اماموں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

کان مع رسول الله یخبره و یسدده و هو مع الآئمة من بعد

یہ روح رسول اللہ کو خبریں پہنچاتی اور ثابت قدم رکھتی تھی اب وہ آئمہ کے پاس ہے۔ شیعہ روایات کے مطابق اگرچہ یہ حضرت جبریل و میکائیل سے کوئی بڑی سرکار ہے۔ تاہم اتنی بات واضح ہے کہ یہی بڑی سرکار اب آئمہ کو آسمانی اطلاعات اور زمانی احکام پہنچاتی ہے اور امام اس پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وحی آنے کا مفہوم ہے۔ جو نبیوں کا خاصہ تھا مگر اب امام قابض ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۱:

آئمہ مستقل ۱۲۔ آسمانی کتابیں رکھتے ہیں

ا۔ کلینی بسند معتبر روایت کردہ است کہ حریز بحضرت صادق عرض کرد۔ حضرت فرمود ہر یک از ما صحیفہ دارد کہ آنچہ باید در مدت حیات خود بعمل آورد در آں صحیفہ است چوں آں صحیفہ تمام مے شود مے داند کہ وقت ارتحال است...... بروایت معتبر دیگر جبریل در ہنگام وفات رسول جلیل وصیت نامہ آورد دوازدہ مہر از طلائے بہشت برآں زد کہ ہر امامے مہر خود را بردارد و آنچہ درتحت آں مہر نوشتہ در ایام حیات خود عمل نماید (جلا العیون ملا باقر علی مجلسی ص ۳۰۸، ۳۱۹ فارسی ایران)

کلینی نے (کافی میں) معتبر سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ حریز نے حضرت صادقؒ سے پوچھا (آپ جلدی وفات کیوں پا جاتے ہیں) حضرت نے فرمایا ہم میں سے ہر امام کے پاس ایک آسمانی کتاب ہوتی ہے زندگی میں جو اعمال کرنے ہوتے ہیں اس صحیفے میں لکھے ہوتے ہیں اور جب وہ صحیفہ پورا ہو جاتا ہے۔ (یعنی اعمال مکتوبہ مکمل ہو جاتے ہیں) تو جان لیتا ہے کہ وفات کا وقت

نزدیک ہے۔

دوسری معتبر روایت میں یہ ہے کہ وفات رسول کے وقت حضرت جبریل ایک وصیت نامہ لائے (جس کی بارہ کا پیاں تھیں) بارہ بہشتی سونے کی مہریں ایک ایک پر لگائیں تا کہ ہر امام اپنی مہر اُٹھائے اور جو کچھ اس مہر زدہ صحیفۂ وصیت میں لکھا ہے اپنی زندگی اس کے مطابق بسر کرے ان بارہ کتب کے علاوہ چند اور آسمانی کتابیں بھی شیعہ اماموں کے پاس ہوتی ہیں جو قرآن سے زیادہ اہم اور مفصل ہیں۔ آئمہ کو قرآن کی اور اس سے ہدایت پانے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو:

ا۔ جامعه: صحیفة طولها سبعون ذراعا...... فیها کل حلال و حرام و کل شی یحتاج الیه حتی الارش فی الخدش و ضرب بیده.

یہ وہ آسمانی کتاب ہے کہ جس کی لمبائی رسول اللہ کے گز سے ۷۰ گز ہے اس میں ہر حلال وحرام کا مسئلہ ہے اور ہر وہ چیز ہے جس کی لوگوں کی ضرورت ہے حتی کہ خراش کا تاوان اور ہاتھ کی مار کا بدلہ بھی۔ (اضافہ کافی ص ۲۳۹)

۲۔ جفر: فیہ علم النبیین والوصیین وعلم العلما الذین مضوافی بنی اسرائیل، اس کتاب میں، پیغمبروں وصیتوں اور ان تمام علماء کا علم ہے جو بنی اسرائیل میں ہوگزرے ہیں۔ (کافی ص ۲۳۹، ج ۱)

۳: **مصحف فاطمه:** امام صادق اس کا تعارف یوں کراتے ہیں۔

مصحف فیه مثل قرآنکم هذا ثلاث مرات و اللّٰه ما فیه من قرآنکم حرف واحد (اصول کافی ص ۲۳۹ ج ۱)

یہ وہ آسمانی کتاب ہے جس میں تمہارے اس قرآن جیسا تین گنا (علم شریعت) ہے اللہ کی قسم تمہارے قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں ہے۔

اس سے پتہ چلا کہ شیعوں اور ان کے اماموں کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ اس کی نسبت بھی اپنے بجائے مسلمانوں کی طرف کرتے ہیں۔ اور اپنے لیے قرآن سے تین گنا اور بڑی آسمانی کتابوں کو مصدر ہدایت بتاتے ہیں۔

۴: گذشتہ اور آئندہ علوم: امام فرماتے ہیں۔ **ان عندنا علم ما کان و ما ھو کائن الٰی ان تقوم الساعۃ.**

کہ گزشتہ اور تا قیامت آئندہ تمام واقعات کا علم بھی ہمارے پاس ہے۔ (کافی)

پتہ چلا کہ قرآن کے مقابلے میں ان آسمانی کتابوں کو لانے اور ختم نبوت کو پامال کرنے کے بعد خاصہ خداوندی علم غیب پر بھی ۱۲۔ اماموں کا قبضہ ہوگیا اور ہمارے دور کے سنیوں کو بھی ان شیعہ عقائد کی سخاوت حاصل ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۲۲:

آئمہ بعیث و نذیر ہیں اور امت تفسیر قرآنی صرف علیؓ سے پائے گی

امام محمد باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

لم یمت محمد الاوله بعیث و نذیر قال فان قلت لا فقد ضیع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من فی اصلاب الرجال من امتہ قال و ما یکفیھم القرآن قال بلٰی ان وجد و الہ مفسر اقال وما فسرہ رسول اللّٰہ علیہ وسلم قال بلٰی قد فسرہ لرجل و احد و فسر للامۃ شان ذالک الرجل و ھو علی ابی طالب.

(اصول کافی کتاب الحجۃ ص ۱۵۲ لکھنو)

رسول اللہ فوت نہ ہوئے مگر ایک بھیجا ہوا (نبی) اور نذیر چھوڑ گئے، اگر تو کہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا (میں کہتا ہوں) تب رسول اللہ نے اپنی امت ضائع کردی جو لوگوں کی پشتوں میں ہے۔ راوی نے کہا کیا ان کو قرآن کافی نہیں؟ امام نے فرمایا ہاں کافی ہے بشرطیکہ مفسر پالیں راوی نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر نہیں کی؟ (حالانکہ آپ کی ڈیوٹی تفسیر کرنا بھی تھی۔ لتبین للناس ما نزل الیھم) امام باقرؒ نے فرمایا۔ ہاں کی ہے۔ لیکن صرف ایک شخص کے لیے۔ امت کے لیے تفسیر کرنا اس بڑے شخص کی شان ہے جس کا نام علیؓ بن ابی طالب ہے۔

فرضی غضب و خلافت اور مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے والے رسول اللہ کا سب کچھ چھین چکے۔ اب تفسیر قرآن اور فیض ہدایت بھی امت نبی سے نہیں پا سکتی نئے بعیث و نذیر علیؓ کی امت بن کر تفسیر قرآن ان سے حاصل کرے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۳:

۱۲۔ امام تمام انبیاء ورسلؑ سے افضل ہیں (معاذ اللہ)

نص قطعی ہے وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِيْنَ. (انعام ع ۱۰ پ ۷)

اور ہم نے سب پیغمبروں کو تمام جہانوں سے افضل بنایا۔

لیکن شیعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات عالیہ سمیت اپنے فرضی اعتقاد کردہ اماموں کو تمام رسولوں سے افضل کہتے ہیں۔

۱۔ اکثر علماء شیعہ را اعتقاد و آنست کہ حضرت امیر وسائر آئمہ افضل اند از سائر پیغمبراں و احادیث مستفیضہ بلکہ متواترہ از آئمہ خود دریں باب روایت کردہ اند (حیات القلوب مجلسی ص ۵۳۶ ج ۳ فارسی)

علماء شیعہ کی اکثریت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور باقی سارے آئمہ تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اور مشہور بلکہ متواتر تر حدیثیں اپنے آئمہ سے اس عقیدہ پر روایت کی ہیں۔

﴿۲﴾ شیعہ انقلاب ایران کا قائد علامہ خمینی کہتا ہے۔

و ان من ضروریات مذهبنا ان لائمتنا مقاما لا یبلغه ملک مقرب ولا نبی مرسل. (الولایۃ التکوینیہ ص ۵۲ ایرانی انقلاب ص ۳۶)

ہمارے مذہب شیعہ کا یہ بنیادی اور ضروری عقیدہ ہے کہ ہمارے آئمہ کے درجے کو کوئی مقرب فرشتہ اور کوئی نبی و رسول نہیں پہنچ سکتا۔

نیز کہتا ہے امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی کائناتی حکومت حاصل ہوتی ہے۔ کہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم و اقتدار کے سامنے سرنگوں اور

تابع فرمان ہوتا ہے (الحکومتہ الاسلامیہ ص ۵۲) (گویا خدائی کے مالک آئمہ ہیں اور خود خدا معطل ہے، جیسے شیعہ مفوضہ کا عقیدہ ہے)

﴿۳﴾ قیامت کے دن رسول اللہ کا جھنڈا علی کو مل جائے گا اور علی ہی امیر الخلائق ہوں گے۔ (تفسیر عیاشی از جعفر حق الیقین ص ۱۱ ج ۲)

﴿۴﴾ جب قائم آل محمد ظاہر ہوگا ننگے بدن ہوگا سورج کے سامنے سب سے پہلے اس کی بیعت محمد کریں گے۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

(حق الیقین ص ۳۴۷ ج ۲ بحوالہ کشف الحقائق ص ۴۲۱)

اسی طرح وہ حضرت علیؓ کو ساقی کوثر (حق الیقین ص ۱۳۲، ج ۲ بیان حوض) تاجدار شفاعت کبریٰ و شفیع المذنبین (ایضاً بیان شفاعت) مانتے ہیں، امام موسیٰ کاظم نے فرمایا...... ہمارا قائم ہوگا خدا اس پر وہ کلام نازل کرے گا۔ جس کی تفسیر وہ بیان کرے گا جو چیز اس پر نازل ہوگی وہ نہ صدیقوں پر نازل ہوئی ہوگی اور نہ ہدایت یافتہ لوگوں پر۔ (الشافی ترجمہ کافی ج ۱ ص ۶۰۲)

مسئلہ نمبر ۲۴:

آئمہ پیدائشی چاروں آسمانی کتابوں کے عالم و حافظ ہوتے ہیں

﴿۱﴾ **ان عندنا علم التورات والانجیل والزبور و تبیان. ما فی الألواح ...... وفی روایة عندنا الصحف صحف ابراهیم و موسیٰ**

(اصول کافی ص ۲۲۵ ج ۱ باب ان الائمۃ ورثوا علم النبی وجمیع الانبیاء)

بے شک ہمارے پاس تورات انجیل اور زبور کا علم ہے اور موسیٰ کی تختیوں کی تفسیر بھی ہے...... نیز ہمارے پاس حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفے بھی ہیں۔

﴿۲﴾ جلاء العیون حالات علیؓ کی ایک طویل روایت میں پیدائش علیؓ کے موقعہ پر حضورؐ کا یہ ارشاد منقول ہے۔ ''کہ علیؓ نے پیدا ہوتے ہی حضرت ابراہیم و نوح کے صحیفے، موسیٰ کی تورات ایسے فرفر سنا دی کہ ان پیغمبروں سے زیادہ اچھی آپ کو یاد

تھیں۔ پھر ساری انجیل پڑھ کر سنائی کہ اگر عیسیٰ حاضر ہوتے تو اقرار کرتے کہ یہ مجھ سے زیادہ انجیل کے قاری وعالم ہیں پھر وہ (سارا) قرآن پڑھ ڈالا جو مجھ پر (پیدائش علیؓ کے ۱۰ سال بعد) نازل ہوا۔ بے آنکہ از من بشنود۔ جو مجھ سے پڑھے سنے بغیر آپ کو یاد تھا۔ (جلاء العیون ص ۱۸۰ فارسی)

یہاں سے پتہ چلا کہ شیعہ عقیدہ میں حضرت علی کا علم تمام انبیاء ورسل سے زیادہ تھا اور وہ حضور علیہ السلام کے بھی علوم قرآن میں محتاج اور شاگرد نہ تھے۔ ادھر شیعہ صرف امام سے تعلیم پانا فرض جانتے ہیں۔ اور اماموں کے سوا علوم نبوت کو اور ان کے مخارج ومصادر کو باطل کہتے ہیں۔ (**باب انما لم یخرج من عندھم فھو باطل کافی**)

تو شیعہ بواسطہ آئمہ خدا کے شاگرد ٹھہرے نبوت کی تعلیم سے ان کا رشتہ منقطع ہے یہی رسولؐ کی نبوت کا انکار۔ اور **یعلمھم الکتاب و الحکمۃ** سے محرومی ہے، شیعہ نے آئمہ کو پیدائشی عالم لدنی مان کر نبوت کا صفایا کر دیا۔

مسئلہ نمبر ۲۵:

آئمہ اپنی حکومت میں یہودی نظام قائم کریں گے

اصول کافی ص ۳۹۷ ج ۱ پر باب ہے۔ آئمہ علیہم السلام کی حکومت جب قائم ہوگی تو وہ حضرت داؤد اور آلِ داؤد کی شریعت پر فیصلے کریں گے اور گواہ نہ مانگیں گے ان پر سلام رحمت اور رضوان ہو۔

۱۔ ایک طویل حدیث کے آخر میں امام نے فرمایا۔

انہ لا یموت منا میت حتی یخلف من بعدہ من یعمل بمثل عملہ و یسیر بسیرتہ و یدعوا الی ماد عا الیہ یا ابا عبیدۃ انہ لم یمنع ما اعطی داؤد ان اعطی سلیمان ثم قال یا ابا عبیدۃ اذ اقام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بحکم داؤد و سلیمان لا یسئل بینۃ.

مہاجرین ہوں یا انصار قریشی ہوں یا عام عربی، مکی ہوں یا مدنی رسول خدا کے معزز رشتہ دار اہل بیتؓ ازواج مطہرات، بنات طاہرات ہوں، یا خلفاء راشدینؓ اور عام مومنین صحابہ کرامؓ ہوں، شیعہ ان کے ہر طبقے کے تبرائی دشمن ہیں کفار قریش کی ''صحابہ دشمنی'' قبول اسلام کے بعد محبت صحابہ میں تبدیل ہو سکتی ہے لیکن دشمن صحابہ شیعہ رافضی کی دشمنی حضرت علی المرتضیٰ کے ہاتھوں جہنم میں ڈالے جانے کے بعد بھی ہرگز نہیں بدل سکتی وہ بغض کیسا جو آگ میں پگھل کر ختم ہو جائے۔ ''علی ہمارا رب علی مشکل کشا'' کہنے والے جن سبائی دشمنانِ صحابہؓ کو حضرت علیؓ نے جلایا تھا انہوں نے جلتے ہوئے بھی یہ شرک و بغض نہ چھوڑا تھا اب آپ ''نقل کفر کفر نہ باشد'' جگر پر پتھر رکھ کر کفریات سنیئے۔

مسئلہ نمبر ۳۶:

تین کے سوا تمام صحابہ کرامؓ مرتد ہیں۔ (معاذ اللہ)

دروی العیاشی عن الباقر علیہ الصلوۃ والسلام قال کان الناس اہل ردۃ الا ثلاثۃ (ابو ذر مقداد سلمانؓ) ابو ان یبایعوا حتی جاء و با میر المومنین علیہ السلام مکرھا فبایع

(تفسیر صافی ص ۳۸۹ ج پ۴ آیت و ما محمد الا رسول رجال کشی ص ۸ ا اصول کافی ص۳۴۴ ج ۲)

امام باقرؒ فرماتے ہیں تمام لوگ (صحابہ) مرتد ہو گئے بجز تین کے۔ انہوں نے (ابوبکر کی) بیعت سے اس وقت تک انکار کیا۔ جب لوگ حضرت علیؓ کو بھی مجبوراً لے آئے اور آپ نے بھی ابوبکر کی بیعت کر لی (پھر انہوں نے بھی اتباع علی میں بیعت کر لی گویا سب صحابہؓ مرتد ہو گئے[۴] تقیۃً باقی حقیقۃً (معاذ اللہ)

مامقانی نے ارتداد صحابہ والی روایات کو متواتر کہا ہے۔ (تنقیح المقال) ص ۲۱۶ ج ۱)

مسئلہ نمبر ۳۷:

حضرت مقدادؓ کے سوا تین مومن صحابہ بھی مشکوک الایمان تھے

ارتداد والی بالا روایات میں ہے راوی نے پوچھا عمار کو کیا ہوا، امام نے بتایا۔

کان جاض جیضة ثم رجع ثم قال ان اردت الذی لم یشک و لم ید خله شئ فاالمقداد (رجال کشی ص ٨)

عمار بھی گمراہ ہو گئے تھے پھر پلٹے پھر فرمایا اگر تو ایسا مومن چاہتا ہے جس نے شک نہ کیا ہو تو وہ صرف مقداد بن اسود ہیں۔

مسئلہ نمبر ۳۸:

خلفاء راشدینؓ کو گالیاں

﴿۱﴾ خمینی کے ممدوح ملا باقر علی مجلسی حق الیقین میں لکھتے ہیں۔

تقریب المعارف (شیعہ کتاب) میں روایت ہے کہ حضرت زین العابدینؒ سے ان کے آزاد کردہ غلام نے پوچھا میرا جو آپ کے ذمے حق الخدمت ہے اس کی وجہ سے حضرت ابوبکر وعمرؓ کا حال سنائیں۔

حضرت فرمود ہر دو کافر بودند و ہر کہ ایشاں را دوست دارد کافر است

حضرت نے فرمایا دونوں کافر تھے۔ (معاذ اللہ) اور جو کوئی ان سے دوستی رکھے جیسے سب اہل سنت، وہ بھی کافر ہیں۔ (معاذ اللہ)

﴿۲﴾ نیز حق الیقین ص ۳۲۲ پر حضرت ابوبکر وعمرؓ کو فرعون وہامان کہا ہے اور ص ۲۵۹ پر حضرت عمرؓ کے حسب ونسب پر اشتعال انگیز تہمت لگائی ہے۔

﴿۳﴾ پاکستان کے بے ضمیر صحافیوں کے ممدوح قائد شیعہ انقلاب خمینی لکھتے ہیں۔

ہم ایسے خدا کی پرستش نہیں کرتے جو یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں

اور بدقماشوں کو امارت و حکومت سپرد کر دے۔ (کشف الاسرار ص ١٠٧)

٣٠ لاکھ مسلمانوں کے سفاک قاتل خمینی کی خدمت میں عرض ہے کہ امارت و حکومت خدا ہی لیتا دیتا ہے "اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء الایہ" مگر آپ تو خدا کی عبادت کے منکر ہو کھلے کافر ہو گئے گو پاکستان کے ملک دشمن ذرائع ابلاغ اور مردود صحافت و سیاست آپ کو "قائد اسلامی انقلاب" کہتی رہے۔ اسی خمینی نے کشف الاسرار وغیرہ میں حضرت ابوبکر و عمرؓ پر الزام تراشی کردار کشی اور ان کی مخالفت قرآنی میں قلم زور کا زورِ تحریر ختم کر دکھایا ہے۔ کاش ہمارے سنی صحافیوں اور سیاسی لیڈروں کی آنکھیں کھلتیں! بلکہ اس نے خوابیدہ مسلمانوں کی غیرت کو یوں للکارا ہے۔ "میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا (یہود کے ایجنٹوں سے خدا کی پناہ) تو سب سے پہلے میرا یہ کام ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں پڑے ہوئے دو بتوں کو (حضرت ابوبکر و عمرؓ خسران و خلفاء رسولؐ) کو نکال باہر کروں گا (پمفلٹ خطاب بہ نوجوانان مطبوعہ فرانس بحوالہ استاد خمینی ص ا مطبوعہ مرکزی مجلس علماء پاکستان لاہور۔)

مسئلہ نمبر ٣٩:

حضرت عائشہ صدیقہ و حفصہ امہات المومنینؓ کو گالیاں

﴿ا﴾ چوں قائم ما ظاہر شود عائشہ را زندہ کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمہ از و بکشد

(حق الیقین مجلسی ص ٣٤٧)

جب ہمارا قائم نکلے گا عائشہ کو زندہ کرے گا اس پر حد جاری کر کے فاطمہؓ کا بدلہ لے گا۔

(اس ملعون نے عائشہ دشمنی سے حضرت فاطمہؓ عفیفہ پر قذف لگانے کی نسبت کر دی۔ معاذ اللہ۔

﴿٢﴾ یہی مجلسی حرم رسول کو "عائشہؓ غدارہ" کا ناپاک لفظ کہتا ہے۔ (تذکرہ الائمہ ٦٦)

﴿۳﴾ حیات القلوب میں ام المومنین حفصہ طاہرہ اور عائشہ صدیقہؓ کو آں دو منافقہ'' ''عائشہ ملعونہ گفت'' کے خبیث الفاظ میں گالی دی ہے۔

مجلسی کی یہی وہ کتابیں ہیں جن کے پڑھنے کی خمینی اپیل کرتا ہے۔

''فارسی کی وہ کتابیں جو مجلسی مرحوم نے فارسی داں ایرانی لوگوں کے لیے لکھی ہیں انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو۔

(کشف الاسرار ص ۱۲۱)

شیعہ مترجم قرآن مقبول دہلوی امام باقر کے نام سے لکھتا ہے۔

جن عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو موت سے پہلے زہر کھلا دیا تھا مطلب حضرت کا وہی دو (عائشہؓ و حفصہؓ) عورتیں ہیں خدا ان پر اور ان کے باپوں پر لعنت کرے (معاذ اللہ) (حاشیہ ترجمہ مقبول پ ۴ آل عمران ص ۱۳۴) در ضمیمہ۔

مسئلہ نمبر ۴۰:

رسول خدا کے تمام سسرالی رشتہ داروں کو گالیاں

واعتقاد و مادر برأت آنست کہ بیزاری جویند از بہتائے چہار گانہ یعنی ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ و زنان چہار گانہ یعنی عائشہ و حفصہ و ہند و ام الحکم (خوشدامن اور سالی)، واز جمیع اشیاع و اتباع ایشاں، و آنکہ ایشاں بدترین خلق خدا اند و آنکہ تمام نشود اقرار بخدا و رسول و آئمہ مگر بہ بیزاری از دشمنان ایشاں، حق الیقین ص ۵۱۹)۔

''تبرا اور بیزاری میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں سے تمام شیعہ تبرا کریں یعنی حضرت ابوبکر، عمر، عثمان و معاویہ (رضی اللہ عنہم) سے اور ۴ عورتوں سے بھی تبرا کریں۔ یعنی ام المومنین حضرت عائشہؓ، حفصہؓ، ہندؓ اور ام الحکمؓ سے اور ان کے تمام ماننے والوں اور پیروکاروں (سنیوں) سے کیونکہ یہ خدا کی بدترین مخلوق ہیں اور خدا اور رسول و آئمہ پر اقرار و ایمان تبھی مکمل ہوتا ہے کہ ان کے دشمنوں سے بیزاری کی جائے۔''

لیکن خدا نے ان سے تبرا نہ کیا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوہرے رشتے کرا دیئے۔ اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان سے تبرا نہ کیا۔ عمر بھر تولا کیا ان کے گھر شادیاں کیں ان کو رشتے دیئے اور ماں باپ اور اولاد کا سا ایک گونہ اعزاز بخشا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان بھی کامل تھا یا نہیں؟ کوئی شیعہ مجتہد اس کا جواب ہمیں بتا دے؟

مسئلہ نمبر ۴۱:

حضرت عقیلؓ و عباسؓ کو گالیاں

کافی کلینی نے سند حسن کے ساتھ روایت کی ہے کہ سدیر نے امام باقرؓ سے پوچھا کہ بنو ہاشم کی کثرت اور شان و شوکت کہاں گئی تھی جب حضرت امیر المومنینؓ حضرت رسالت کے بعد ابوبکر و عمرؓ اور سارے منافقوں سے مغلوب ہو گئے؟ حضرت نے فرمایا بنو ہاشم سے کون باقی تھا۔ حضرت جعفر اور حمزہ جو ایمان و یقین میں آخری درجہ پر تھے اور سابقین اولین میں سے تھے عالم بقاء کو رحلت کر چلے تھے۔

ودو مرد ضعیف الیقین ذلیل النفس تازہ مسلمان شدہ بودند عباس و عقیل و ایشاں رادر جنگ بدر اسیر کردند و آزاد کردند و ایمان چنیں قوتے نمیدارد (حیات القلوب ص ۶۱۸، ج ۲)

بس دو آدمی ضعیف ایمان والے اور ذلیل ذات والے نومسلم رہ گئے جن کا نام عباسؓ (عم نبوی) اور عقیلؓ تھا (برادر علیؓ) ان کو مسلمانوں نے جنگ بدر میں قید کر کے آزاد کیا تھا۔ ایسا ایمان کوئی طاقت نہیں رکھتا۔

روضہ کافی ص ۲۶۰ پر حضرت عباسؓ کے نسب پر طعن مذکور ہے کہ وہ نتیلہ باندی سے ہیں عبدالمطلب نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر وطی کی اور عباسؓ پیدا ہوئے (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۴۳:

حضرت علی بنؓ ابی طالب کو گالیاں

شیعوں کی مثال بچھو کے ڈنگ جیسی ہے کہ اس سے اپنا بیگانہ کوئی نہیں بچ سکتا۔ سوا لاکھ صحابہؓ سے تبرا کے بعد ''مودۃ ذوی القربیٰ'' کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن بیسوں اقرباء رسول سے تبرا کر کے صرف ۴ حضرات سے محبت کا اعلان کیا لیکن بالواسطہ گالیاں دینے دلانے میں ان کو بھی معاف نہ کیا۔ حضرت علیؓ کے متعلق جگر تھام کر پڑھیئے۔

﴿۱﴾ اصول کافی ص ۲۱۱ ج ۲ باب التقیہ میں ہے کہ حضرت علیؓ نے منبر کوفہ پر فرمایا۔

ایھا الناس انکم ستدعون الی سبی فسبونی ثم ستدعون الی البراءۃ منی و انی لعلی دین محمد ولم یقل ولا تبرء و امنی.

لوگو! تمہیں کہا جائے گا کہ مجھے گالیاں دو۔ تو مجھے گالیاں دینا پھر تمہیں مجھ سے تبرا کرنے کو کہا جائے گا میں تو دین محمدؐ پر ہوں (تبرا سے کوئی نقصان نہ ہوگا) یہ نہیں فرمایا کہ مجھ سے تبرا نہ کرنا۔

﴿۲﴾ روضہ کافی ص ۲۵۹ پر ہے۔ امام صادقؒ نے فرمایا لوگو! حضرت علیؓ و فاطمہؓ کا تذکرہ بالکل نہ کرنا۔ لوگوں کو ان کا تذکرہ سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ (معاذ اللہ)

﴿۳﴾ ملا باقر علی مجلسی نے حضرت فاطمہؓ کی زبان سے آپؓ کو یوں برا بھلا کہلایا ہے۔

مانند جنین در رحم پردہ نشیں شدہ و مثل خائناں در خانہ گریختہ و بعد ازانکہ شجاعان دہر را بخاک ہلاک افگندی مغلوب ایں نامرداں گردیدہ۔

(حق الیقین ص ۲۰۳)

رحم میں بچہ کی طرح پردہ نشین ہو چکے خائنوں (چوروں) کی طرح گھر میں بھاگ آئے ہو اس کے بعد کہ تم نے زمانے کے بہادروں کو ہلاکت کی مٹی پر گرایا

ہے اب ان نامردوں سے مغلوب ہو چکے ہو۔

اس زبان درازی کا پس منظر یہ ہے کہ شیعوں نے غصب فدک کے جھوٹے الزام میں عام و خاص مردوں کے بھرے مجمعوں میں حضرت فاطمہؓ سے بڑی گرم تقریریں کرائی ہیں مہاجرین و انصارؓ اور اپنے نانوں حضرت ابوبکر و عمرؓ کو خوب گالیاں دلائی ہیں چونکہ بقول شیعہ حضرت علیؓ مشکل کشا، فریادرس اور امام اول نے لختِ جگر رسول اور اپنی حرم بتول کی ذرا امداد نہ کی مسئلہ کی کوئی حقیقت ہوتی تو امداد کرتے؟ تو ابوبکر و عمرؓ کے دشمن شیعہ راویوں نے حضرت علیؓ کو بھی خوب سرزنش اور بے عزتی کرادی۔ (معاذ اللہ)

﴿۴﴾ مجلسی نے حضرت فاطمہؓ کی زبان سے شادی کے موقع پر یہ اعتراضات نقل کیے ہیں۔

''عورتوں سے سن کر حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے حضرت علیؓ کے حلیہ کی شکایت کرتے ہوئے کہا۔

یہ بڑے پیٹ والا آدمی ہے ہاتھ اس کے اونچے اونچے ہیں اور اس کی ہڈیوں کے بند دھنسے ہوئے ہیں۔ سر کے اگلے بال بھی اڑے ہوئے ہیں آنکھیں بڑی ہیں، دانت اس کے ہمیشہ کھلے رہتے ہیں اور مال اس کے پاس کچھ نہیں۔

(جلاء العیون ص ۵۸) فارسی۔

مسئلہ نمبر۴۳:

حضرت فاطمہؓ کا شیطانی خواب اور آپ پر الزامات

باقر علی مجلسی نے ایک لمبے چوڑے خواب کی نسبت حضرت فاطمہؓ کی طرف کی ہے حضرت فاطمہؓ نے حضورؐ سے شکایت کی تو حضرت جبریل نے بتایا۔ یا حضرت فاطمہؓ کا خواب شیطان سے ہے جس کا نام دھار ہے اور وہ خوابہائے

مومنین میں آتا اور ان کو آزار و تکلیف دیتا ہے اور خوابہائے پریشان ان کو دکھاتا ہے۔
(جلاء العیون بلفظہ اردو ص ۱۶۵)

نوٹ: اگر یہ خواب کا قصہ درست ہے تو حضرت فاطمہؓ کا معصوم ہونا عند الشیعہ باطل ہوا کیونکہ معصومین ایسے خوابوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

شیعہ نے حضرت فاطمہؓ پر یہ گھناؤنا الزام بھی لگایا ہے کہ وہ اپنے جلیل القدر خاوند پر ناراض رہتی۔ نافرمانی کرتی، حق خدمت میں کوتاہی کرتی اور دربار رسالت میں شکائتیں لاتی تھیں۔ مجلسی زبان دراز لکھتے ہیں۔

﴿۱﴾ جناب صادقؒ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت رسولؐ کی وحی فرمائی کہ فاطمہؓ سے کہو علیؓ کی نافرمانی نہ کرے کیونکہ جب وہ (علیؓ) غیظ و غضب میں آتا ہے میں اس کے غیظ و غضب سے۔ غیظ و غضب میں آتا ہوں۔
(جلاء العیون ص ۱۷۵ مترجم اردو کوثر بھریلوی)

﴿۲﴾ کشف الغمہ میں حضرت محمد باقرؒ سے روایت کی ہے ایک دن جناب فاطمہؓ نے جناب رسول خدا سے جناب امیر کی شکایت فرمائی کہ جو کچھ پیدا کرتے (کماتے) ہیں وہ فقراء و مساکین کو تقسیم کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تم چاہتی ہو مجھے درباب برادر ابن عم علی سے خشمناک کرو تحقیق کہ خشم علی میرا خشم اور میرا خشم خدا کا خشم ہے یہ سن کر جناب فاطمہؓ نے کہا میں غضب خدا اور رسول سے پناہ مانگتی ہوں۔ (جلاء العیون اردو ص ۱۸۷)

﴿۳﴾ علل الشرائع اور بشارۃ المصطفیٰ میں بسند ہائے معتبر روایت کی ہے کہ (حضرت علیؓ نے اپنی باندی سے وصل کیا حضرت فاطمہؓ ناراض ہو کر خدمت رسول میں شکایت کرنے چل پڑیں) جبریل از جانب خداوند جلیل نازل ہوئے اور کہا حق تعالیٰ آپ کو سلام فرماتا اور ارشاد کرتا ہے۔ اس وقت فاطمہؓ علیؓ کی شکایت کرنے آئی ہے تم حق علی میں فاطمہؓ کی کوئی شکایت نہ قبول کرنا۔ جب جناب فاطمہ داخل دولت سرائے پدر بزرگوار ہوئیں حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ فاطمہ! علی کی

شکایت کرنے آئی ہو۔ جناب فاطمہؓ نے کہا ہاں برب کعبہ حضرت رسولؐ نے فرمایا علی کے پاس پھر جاؤ اور کہو میں تم سے راضی ہوں، وبگو برغم انف۔ خود راضیم بآنچہ کنی، اور کہہ اپنی ناک کو زمین پر رگڑنے میں خوش ہوں آپ جو چاہیں کریں۔" (اس جملہ کا ترجمہ خائن مترجم نے اڑا دیا۔) تب حضرت فاطمہؓ نے تین مرتبہ حضرت علیؓ سے فرمایا میں تم سے راضی ہوں۔ (جلاء العیون ص ۱۸۸)

اہل سنت کے ہاں ان واقعات واتہامات کی کوئی حقیقت نہیں۔ تاہم شیعہ کے برحق واقعات ہیں۔ ان سے مشاجرات صحابہؓ کا الزامی جواب، ان بزرگوں کا غیر معصوم ہونا۔ اور مفروضہ قضیہ فدک کا اسی قسم کی طبعی رنجش سے ہونا ثابت ہوگیا۔ لخت جگران فاطمہؓ وعلیؓ حضرات حسنین رضی اللہ عنہما پر ایسے اتہامات اور ان منافق نما یہودیوں کا ان سے بدترین سلوک تاریخی طویل داستان ہے اس رسالہ میں ذکر کی گنجائش نہیں، کچھ واقعات تحفہ امامیہ میں ہم نقل کر چکے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۴:

شیخین دشمنی میں توہین اہل بیتؓ بھی کمال ہے؟

﴿۱﴾ مشہور شیعہ عالم ابو منصور احمد طبرسی (اور مجلسی وغیرہ) لکھتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ نے قنفذ کو حضرت علیؓ کے ہاں بھیجا یہ لوگ بغیر اجازت حضرت علیؓ کے گھر داخل ہوگئے۔ حضرت علیؓ اپنی تلوار کی طرف بڑھے مگر یہ لوگ اسے اُٹھا چکے تھے انہوں نے حضرت علیؓ کو پکڑ لیا۔ گلے میں رسی ڈالی حضرت فاطمہؓ درمیان میں حائل ہوئیں تو قنفذ نے انہیں بھی مارا پھر حضرت علیؓ کو گلے میں رسی ڈالے حضرت ابوبکرؓ کے پاس لائے وہاں حضرت عمر خالد بن ولید ابوعبیدہ بن الجراحؓ اور بہت سے لوگ جمع تھے، حضرت عمرؓ نے علیؓ کو بہت جھڑکا اور بیعت کرنے کے لیے کہا۔

ثم تناول ید ابی بکر فبایعه (احتجاج طبرسی ص ۸۳۔۸۴) پھر حضرت

علیؓ نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور بیعت کی۔

نوٹ: حضرت علیؓ کی بیعت صدیقی ایک حقیقت ہے، شیعہ اسے اختیاری مانیں تو مذہب ہاتھ سے جاتا ہے۔ لہٰذا اکراہ وتقیہ کی جعلی بات بنانے کے لیے حضرت علیؓ کے گلے میں رسیاں ڈال رہے ہیں۔ جھڑکیاں کھلا رہے ہیں۔ سیدہ خاتون جنتؓ کی بھی معاذ اللہ پٹائی اور بے عزتی کرا رہے ہیں لیکن شیر خدا کو خود مختار بخوشی بیعت کرنے والا نہیں مان سکتے کیونکہ توہین اہل بیت والا جعلی مذہب پسند ہے۔ عزت اہل بیتؓ اور خلافت صدیقؓ پسند نہیں ہے۔ ریچھ کی دوستی سے خدا بچائے۔

﴿۲﴾ خاتم الکاذبین ملا باقر علی مجلسی تحریر فرماتے ہیں۔

وہ اشقیائے امت گلوئے مبارک حضرت علیؓ میں رسیاں ڈال کر مسجد میں لے گئے وبروایت دیگر جب دروازہ در دولت پر پہنچے اور جناب فاطمہؓ اندر آنے سے مانع ہوئیں اس وقت قنفذ نے بروایت دیگر ثانی نے تازیانہ بازوئے جناب فاطمہؓ پر مارا کہ بازو جناب سیدہ کا مضروب ہو کر سوج گیا مگر پھر بھی جناب فاطمہؓ نے جناب امیر سے ہاتھ نہ اُٹھایا اور ان لوگوں کو گھر میں آنے سے منع کیا یہاں تک کہ دروازہ شکم جناب فاطمہؓ پر گرا دیا جس نے پسلیوں کو شکستہ کر دیا اور اس فرزند کو جو شکم میں تھا حضرت رسولؐ نے جس کا نام محسن رکھا تھا شہید کر دیا اور سیدہ نے بھی اسی صدمہ ضربت سے انتقال کیا...... پھر جناب امیر کو مسجد میں لے گئے جفا کارو اشقیائے امت پیچھے پیچھے تھے اور کوئی نصرت و مدد حضرت (علی مشکل کشا) کی نہ کرتا تھا سلمان ابوذر و مقداد و عمار و بریدہ اسلمی روتے پیٹتے اور کہتے تھے۔ الخ

(جلا العیون بلفظہ اردو ص ۲۰۶۔۲۰۷)

﴿۳﴾ مسلمانانِ اہل سنت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو چوتھا خلیفہ راشد اور تمام امور واصلاحات میں مصیب مانتے ہیں اور مخالفین کے الزامات سے آپ کی صفائی پیش کرتے ہیں لیکن شیعہ حضرت علیؓ کو امور خلافت میں راشد اور برحق بالکل نہیں

مانتے وہ کہتے ہیں آپ کی خلافت برائے نام اور ظاہری تھی نہ قرآن وسنت کو نافذ کیا۔ نہ سابق خلفاء کے کتاب وسنت کے خلاف احکام کو منسوخ وتبدیل کیا کیونکہ اگر آپ ایسا کرتے تو لشکر جدا ہو جاتا حکومت چھن جاتی۔'' چنانچہ کافی کتاب الروضہ ص ۵۹ تا ۶۳ خطبہ درفتن وبدع میں ایسے نیک وبد ۳۵ کاموں کی فہرست ہے جن کو آپ نے ڈر کے مارے نہ نافذ کیا نہ ختم کیا تفصیل ہماری تحفہ امامیہ ص ۴۱۰۔۴۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۶۔ امتِ رسولؐ کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر ۴۵:

امت محمدیہ خنزیروں جیسی ہے اور ملعون ہے

جو شخص کسی گروہ سے تعلق رکھتا ہے اور اس گروہ کا کوئی پیشوا مانتا ہے وہ کبھی ایسی سخت بات نہیں کہہ سکتا۔ شیعہ چونکہ خود کو امت رسول سمجھتے ہی نہیں۔ وہ ملت جعفریہ اور شیعہ علیؑ کہلانے پر فخر کرتے ہیں اور نہ ہی آپؐ کی تعلیم اور نسبت کا کچھ لحاظ ہے اس لیے اس امت کو خنزیر خنزیر کہہ کر جگر کی آگ بجھاتے ہیں۔

سدیر صیرفی امام جعفر صادق سے نقل کرتا ہے۔

هذه الامة اشباه الخنازير فما تنكر هذه الامة الملعونة ان يفعل الله عزوجل بحجته في وقت من الاوقات كما فعل بيوسف

(اصول کافی ص ۳۳۶۔۳۳۷ ج ۱)

یہ امت خنزیروں جیسی ہے...... نیز فرمایا یہ ملعون امت اس کا کیوں انکار کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ کسی وقت اپنی حجت کے ساتھ وہی سلوک کرے جو یوسف سے کیا تھا۔

مسئلہ نمبر ۴۶:

غیر شیعہ کنجریوں کی اولاد ہیں (معاذ اللہ)

عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له ان بعض اصحابنا یفترون و یقذفون (ای بالزنا حاشیه، من خالفهم فقال لی الکف عنهم اجمل ثم قال و اللّٰه یا ابا حمزة ان الناس کلهم اولاد بغایا ما خلا شیعتنا.

امام باقرؒ سے ابوحمزہ ثمالی نے پوچھا ہمارے کچھ شیعہ مخالفین (سنیوں) پر زنا کی تہمت تراشتے ہیں تو امام باقرؒ نے فرمایا ان سے زبان روکنا اچھی بات ہے پھر خود ہی (اپنی بات کے خلاف عمل کیا اور) فرمایا اے ابوحمزہ ہمارے شیعوں کے سوا سب مسلمان لوگ کنجریوں کی اولاد ہیں معاذ اللہ (اسی گالی پر ۸۰ درے حد قذف لگتی ہے۔)

مسئلہ نمبر ۴۷:

تمام سنی ناصبی اور کتے سے بدتر ہیں

(۱) از حضرت صادق منقولست کہ غسل مکن در جائیکہ دراں جمع مے شود غسالہ حمام زیرا کہ دراں غسالہ ولدزنا مے باشد وغسالہ ناصبی مے باشد وآں بدتر است از ولد الزنا بدرستیکہ حق تعالیٰ خلقے بدتر از سگ نیا فریدہ است و ناصبی نزد خدا خوار تر است از سگ (حق الیقین ص ۵۱۶)

حضرت جعفرؒ صادق نے فرمایا ہے۔ کہ (شیعو!) وہاں غسل نہ کرو جہاں غسل کا پانی گرتا اور جمع ہوتا ہے کیونکہ وہاں ولد الزنا (حرامی) اور سنی کا دھوون ہوتا ہے اور سنی ولد الزنا سے بھی بدتر ہے یہ یقینی بات ہے کہ خدا نے کوئی مخلوق کتے سے

زیادہ بری پیدا نہیں کی اور سنی خدا کے ہاں کتے سے بھی زیادہ ذلیل وخوار ہے۔۲۔ شیعہ کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ۔ص ۸ ج انجاست وطہارت کے باب میں ہے۔ یہودی، عیسائی ولدزنا اور کتے کے جھوٹے سے وضو جائز نہیں۔ سب سے زیادہ پلید پانی سنی مسلمان کا جھوٹا ہے۔(معاذ اللہ) ناصبی سنی کو کہتے ہیں

﴿۳﴾ ملا باقر علی مجلسی حق الیقین ص۵۲۱ پر لکھتا ہے۔

''ابن ادریس نے کتاب سرائر میں محمد بن علی بن عیسیٰ کی کتاب مسائل سے روایت کی ہے۔ کہ شیعوں نے امام علی نقی علیہ السلام کی طرف خط لکھا اور پوچھا کہ آیا ہم ناصبی کی پہچان کرنے میں اس سے زیادہ کے محتاج ہیں کہ وہ حضرت ابوبکر وعمرؓ کو امیر المومنین سے پہلے خلیفے (اور عالی رتبہ سمجھتا ہو۔ اور ان کو خلیفہ برحق اعتقاد رکھتا ہو حضرت علی نقیؒ نے جواب میں لکھا جو کوئی یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ ناصبی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۸:

غیر شیعہ تمام مسلمان منافق اور کافر ہیں (معاذ اللہ)

جو شخص شہادتین کا اقرار کرے ضروریات دین اسلام میں سے کسی چیز کا بظاہر انکار نہ کرے اور ایسا فعل اس سے سرزد نہ ہو جو توہین کو مستلزم ہو اگرچہ دل میں ان پر اعتقاد نہ رکھتا ہو اور تمام آئمہ کا اعتقاد نہ رکھتا ہو اور اس کا اظہار بھی نہ کرے اس کے ایمان کا فائدہ بنا بر شہرت یہ ہے کہ اس کی جان و مال محفوظ ہوگا اس سے نکاح درست ہے وہ مسلمانوں کی میراث کا حق دار ہے اور بنا بر مشہور مسلمانوں کے احکام ظاہرہ اس پر جاری ہوں گے۔

امادر آخرت ہیچ بہرہ اے نہ دارو و ہیچ عمل از اعمال او مقبول نیست و مثل سائر کفار است بلکہ از بعضے از انہا بدتر است و منافقان نیز دریں ایمان داخل اند

حق الیقین ص ۵۳۷)

لیکن آخرت میں اسے کچھ بھی فائدہ نہیں اور اس کا کوئی عمل مقبول نہیں تمام کفار کی طرح ہے بلکہ بعض کافروں سے بھی بدتر ہے اور منافقین (زبان سے اقرار کر کے دل سے نہ ماننے والے) اس قسم میں داخل ہیں۔"

مسئلہ نمبر ۴۹:

شیعہ امامت تمام مسلمانوں کو کافر بناتی ہے

ابن بابویہ نے "رسالہ اعتقادیہ" میں کہا ہے جو شخص دعویٰ امامت کرے اور امام نہ ہو وہ ظالم وملعون ہے (خلفاء راشدینؓ اور حضرت معاویہؓ پر حملہ ہے) اور جو شخص غیر امام کی امامت کا قائل ہو وہ بھی ظالم وملعون ہے (تمام اہل سنت پر فتویٰ کفر ہے) اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے بعد علیؓ کو امام نہ مانے اس نے میری نبوت کا انکار کیا ہے اور جو کوئی میری نبوت کا انکار کرے اس نے خدائے پروردگار کا انکار کیا ہے۔" (حق الیقین ص ۵۱۸)

تو شیعوں کی طرح حضرت علیؓ کو امام بلافصل نہ ماننے والے سب مسلمان معاذ اللہ خدا اور رسول کے منکر و کافر ہیں۔

مسئلہ نمبر ۵۰:

تمام مسلمان بدعتی کافر اور واجب القتل ہیں

"شیخ مفید نے کتاب المسائل میں کہا ہے کہ امامیہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو کوئی ایک امام کا بھی انکار کرے۔ اور کسی ایک چیز کا انکار کرے جس میں خدا نے ان کی اطاعت فرض کی ہے پس وہ کافر اور گمراہ ہے ہمیشہ جہنم کا حق دار ہے۔ دوسری جگہ (شیخ مفید نے) فرمایا ہے تمام شیعوں کا اس پر اتفاق ہے کہ تمام بدعتی

(اہل سنت کو شیعہ بدعتی مانتے ہیں) کافر ہیں اور امام پر لازم ہے کہ اقتدار پا کر ان سے توبہ کرائے اور دین حق کی طرف بلا کر حجت پوری کرے اور وہ اپنے مذہب سے توبہ کر لیں اور راہ راست (شیعہ مذہب) پر آ جائیں تو قبول کرے ورنہ ان کو قتل کر دے اس لیے کہ وہ مرتد ہیں ایمان سے اور جو کوئی ان میں سے اسی (غیر شیعہ) مذہب پر مر جائے وہ جہنمی ہے۔ (حق الیقین ص ۵۱۹)

نوٹ: شیعہ کے امام خمینی نے اقتدار پا کر مسلم کشی کی پالیسی اس لیے اپنا رکھی ہے۔ تہران میں ۱۰ لاکھ مسلمانوں کو مسجد تک بنانے کی اجازت اسی لیے نہیں ہے۔ مئی ۸۵ء میں لبنان میں متعین ایرانی عمل ملیشا نے یہودیوں اور عیسائیوں سے مل کر پی ایل او اور فلسطینی مسلمانوں کا قتل عام اسی وجہ سے کیا کہ وہ یہودیوں سے بڑھ کر کافر ہیں۔ مارچ ۸۶ میں ایرانی عمل ملیشیا نے صابرہ اور شیطلہ فلسطینی کیمپوں پر حسب سابق توپ خانوں اور ٹینکوں سے دوبارہ حملہ اسی لیے کیا۔ خمینی عراق و عربوں سے خوف ناک جنگ اور مسلمانوں کی تباہی اسی لیے کر رہا ہے شام کا بعثی ڈکٹیٹر حافظ الاسد رافضی ۰ ہزار سے زائد دیندار اخوان المسلمون کو اسی جرم سنیت میں شہید کر چکا ہے ایرانی انقلاب کو وہ اسی اسلام کشی کی خاطر پاکستان وغیرہ مسلم ممالک میں برآمد کرنا چاہتے ہیں۔ کاش ہمارے ناعاقبت اندیش، صحافیوں، سیاست دانوں، حکام عوام اور باہم لڑنے والے سنی علماء کرام کو اپنے دین اور قوم و ملک کے تحفظ کی فکر ہو جائے۔ تو وہ اس ہلاکو، چنگیز، اور تیمور کے جانشین فتنہ کا سدباب کریں۔ اب بشار الاسد بھی شام میں لاکھوں اہلسنت کو مار چکا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۱:

سنی مشرکین کی طرح ہیں

در کفر یکہ مقابل ایں ایمان است داخل اند جمیع فرق ارباب مذاہب باطلہ از کفار و منافقین و مشرکین و سنیان و سائر فرق شیعہ از زیدیہ و فطحیہ و وقفیہ و

کیسانیہ و ناؤسیہ و ہر کہ غیر شیعہ اثنا عشریہ است زیرا کہ ایشاں مخلد در جہنم اند
(حق الیقین ص ۵۳۷)

اس (شیعی) ایمان کے بالمقابل کفر ہے اس میں تمام مذاہب باطلہ کے سب فرقے داخل ہیں جیسے عام کفار منافقین، مشرکین اور سنی مسلمان اور غیر اثنا عشری تمام شیعہ فرقے زیدیہ، فطحیہ وقفیہ، کیسانیہ ناؤسیہ (اسماعیلیہ آغا خانی وغیرہ) کیونکہ یہ سب لوگ دائمی جہنمی ہیں۔

اس سے پتہ چلا کہ اثنا عشری رافضی باقی سب شیعوں کو بھی کافر کہتے ہیں اس لیے ان کی نمائندگی ''فقہ جعفریہ'' کے عنوان سے شریعت بل میں ہرگز نہ کی جائے۔ ورنہ فرقہ پرستی اور فسادات کا خطرہ ہے اور دیگر شیعہ فرقے بھی اپنی نمائندگی مانگیں گے۔

انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ شریعت بل کی صرف قرآن وسنت اور اجماعی و اکثریتی فقہ اسلامی پر قوانین سازی کر کے اسے بطور واحد پبلک لاء نافذ کیا جائے۔ اور اقلیتی فرقوں کی۔ صحیح مردم شماری کر کے ان کے عقائد و اعمال کا قرآن وسنت سے مواز نہ کیا جائے۔ اگر وہ واقعی مسلمان ثابت ہوں تو ان کو عددی تناسب سے سیاسی معاشرتی اور مذہبی حقوق اپنی حدود و عبادت گاہوں میں دیئے جائیں۔ ورنہ قرآن وسنت کا فیصلہ اگر ان کے خلاف ہو تو ان کو اس کا پابند کر کے ذمی حقوق سے نوازا جائے۔ کہ وہ اسلام و ایمان اور شعائر اسلامی کا نام استعمال کیے بغیر اپنی مذہبی تعلیم و تبلیغ اپنی اولاد اور ہم مذہبوں کو دے سکیں۔ لیکن برسر عام اور ذرائع ابلاغ سے ان کو کسی قسم کی تبلیغ کی اجازت نہ دی جائے۔

مسئلہ نمبر ۵۲:

غیر شیعہ سادات بھی کتے سے بدتر ہیں

ہم سمجھتے تھے کہ شیعہ مذہب گو سرمایہ رسالت تمام صحابہ کرامؓ تمام نسبی اور سسرالی اقرباء رسول اور پوری امت محمدیہ کا دشمن ہے لیکن آل علی اور سادات بنی فاطمہؓ کا تو دوست اور خیر خواہ ہے۔ لیکن جب ہم نے مستند کتب شیعہ دیکھیں تو رائے بدلنی پڑی کہ ان لوگوں کی محبت کی بنیاد نہ قرابت رسولؐ ہے نہ حضرت علیؓ و فاطمہؓ سے تعلقِ فرزندی ہے معیارِ محبت صرف تشیع اور بغض وغلو سے ملوث ناگفتہ بہ عقائد و اعمال ہیں کوئی چوڑا مراسی شیعہ بن کر سید کہلانے لگے وہ عزت کی نگاہوں سے دیکھا اور عقیدت کے ہاتھوں پر اُٹھایا جائے گا۔اور جو حقیقۃً سادات اور نسل رسول سے ہو مگر شیعہ نہ ہو ''سگ اور حرامی'' کہنے سے کمتر کوئی گالی اسے نہیں ملے گی۔

﴿۱﴾ ملا باقر علی مجلسی حق الیقین میں ارشاد فرماتے ہیں۔

معانی الاخبار میں معتبر سند سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے حمران شیعہ سے کہا اپنے اور لوگوں کے درمیان دین حق اور ولایت اہل بیت کی رسی تان لو۔ ولایت اور امامتِ اہل بیت میں جو تیرے مذہب کا مخالف ہو وہ زندیق اور بے دین ہے۔اگر چہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ و فاطمہؓ کی نسل ہو۔ مانند صحیح سند حسن کے ساتھ پھر فرمایا ہے کہ جو کوئی تمہاری مخالفت کرے اور ولایت کی رسی کاٹ دے اس سے تبرا اور بیزاری کرو۔ اگر چہ وہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ کی نسل سے ہو۔ (حق الیقین ص ۵۲۲)

﴿۲﴾ عبداللہ بن مغیرہ نے ابو الحسن (علی رضا) سے پوچھا میرے دو پڑوسی ہیں ایک سنی ہے ایک زید بن علی بن حسینؓ کا پیرو کار شیعہ (زیدی) ہے میں کس سے

اچھا سلوک کروں فرمایا برائی میں وہ دونوں برابر ہیں۔ جس نے اللہ کی کتاب کو جھٹلایا اس نے اسلام پس پشت پھینک دیا۔ وہ تمام انبیاء اور مرسلین کا جھٹلانے والا ہے پھر فرمایا کہ سنی کی دشمنی تو تیرے ساتھ ہے اور زیدی کی دشمنی ہم اہل بیتؓ کے ساتھ ہے۔ (روضہ کافی ص ۲۳۵)

﴿۳﴾ قاضی نور اللہ شوستری نے سادات اہل سنت کے متعلق یہ رباعی لکھی ہے۔

اذا العلوی تابع ناصبیا بمذهبه فما هو من ابیه
و کان الکلب خیرا منه طبعاً لان الکلب طبع ابیه فیه

جب کوئی علوی سید مذہب سنی کا پیروکار ہو تو وہ اپنے باپ کا نہیں ہے اس سے تو کتا بھی فطرت میں بہتر ہے کیونکہ کتے میں اپنے باپ کا مزاج تو پایا جاتا ہے۔

﴿۱﴾ حضرت حسن بن حسن بن علیؓ کے متعلق جعفر صادق نے فرمایا۔ اگر حسن بن حسن بن علیؓ زنا کرتا شراب پیتا سود کھاتا اور مرجاتا تو اس سے بہتر تھا کہ وہ (سنی مذہب پر) فوت ہوا ہے۔ (احتجاج طبرسی ص ۴۴۵ ج ۱)

مسئلہ نمبر ۵۳:

اہل مکہ کافر اور اہل مدینہ ستر گنا زیادہ پلید ہیں (معاذ اللہ)

﴿۱﴾ عن ابی عبداللّٰه قال اهل الشام شر من اهل الروم و اهل المدینة شر من اهل مكة و اهل مكة یكفرون باالله جهرة

(اصول کافی ص ۴۰۹ ج ۲)

امام صادق نے فرمایا ہے کہ شامی مسلمان رومی عیسائیوں سے برے ہیں اور اہل مدینہ مکہ والوں سے برے ہیں اور مکے والے کھلے کافر منکرِ خدا ہیں۔ (معاذ اللہ)

﴿۲﴾ عن احدهما علیهما السلام قال ان اهل مكة لیكفرون باالله جهرة و ان اهل المدینة اخبث من اهل مكة اخبث منهم سبعین

ضعفاً. ایضاً.

ایک امام نے فرمایا ہے کے والے کھلا خدا کا انکار کرتے ہیں اور مدینہ والے اہل مکہ سے زیادہ پلید ہیں ستر گنا زیادہ پلید ہیں۔

﴿۳﴾ قال الصادق ان الروم کفروا ولم یعادونا و ان اهل الشام کفروا و عادونا. (اصول کافی ص ۴۱۰ ج ۲)

امام جعفرؒ صادق نے فرمایا ہے رومی کافر ہیں ہمارے دشمن نہیں اور شامی (مسلمان) کافر ہیں اور ہمارے دشمن بھی۔

مراکز اہل اسلام کی خدمت میں ''فقہ جعفری'' کے یہ تکفیری ہدایات بہت قیمتی سامان ہے۔ مسلمان اس کا عوض ادا نہیں کر سکتے بہتر یہی ہے کہ یہ تکفیری ہدیئے خود ان پاکبازوں کو واپس کر دیئے جائیں، ارشاد نبوی ہے جس شخص نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا کفر اسی پر لوٹا (کافی)

مسئلہ نمبر ۵۴:

سنی واجب القتل ہیں امام مہدی سب سے پہلے سنیوں کو قتل کریں گے

امام باقرؒ نے فرمایا ہے۔ حق تعالیٰ محمد را برائے رحمت فرستادہ است و قائم را برائے انتقام و عذاب خواہد فرستاد (حیات القلوب ص ۶۱۱ ج ۲)

کہ خدا نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تو رحمت کے طور پر بھیجا ہے اور ہمارے مہدی کو بدلہ لینے اور عذاب دینے کے لیے بھیجے گا۔

یہ انتقام و عذاب صرف اہل سنت پر ہوگا۔ ملا مجلسی ہی کہتے ہیں۔

چوں قائم ما ظاہر شود ابتداء بقتل سنیاں و علما ایشاں پیش از کفار خواہد کرد۔

(حق الیقین ص ۵۲۷)

جب ہمارا مہدی غار سے ظاہر ہوگا سب سے پہلے سنیوں کا اوران کے علماء کا قتل عام کرے گا۔

چنانچہ خمینی اوراس کے ایجنٹ شام فلسطین ایران وعراق میں سنیوں کا قتل عام کر رہے ہیں لیکن پاکستان کا غافل ترین (بدھو) مسلمان یہاں بھی ایرانی انقلاب چاہتا ہے ایم آر ڈی اور پی پی پی میں شیعوں کو سر پر بیٹھا رکھا ہے۔ اسمبلی نے فخر امام کو سپیکر بھی بنا دیا اور جب وہ اپنی حرکات کی وجہ سے معزول ہوا تو حکومت کا مخالف ہر طبقہ اسے سیاسی سربراہ بنانے کے خواب دیکھ رہا ہے۔ (معاذ اللہ) حالانکہ ضلع جھنگ کی سنی اکثریت اس جوڑے کے اقتدار کی وجہ سے جو مصائب جھیل رہی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ کاش ۹۵% سنی قوم اپنی سیاسی قوت بناتی اور خلفاء راشدینؓ کا نظام لانے والی لیڈر شپ کو منظم کرتی تو ہمیشہ کی مظلومی اور غلامی سے نجات پا جاتی یہ حقیقت ہے کہ شیعہ تمام سنیوں کو دشمن علی۔ اولاد زنا مانتے ہیں ان کی نماز تک کو زنا کہتے ہیں۔ عہد مغلیہ کا چیف جسٹس نور اللہ شوستری اہل سنت کو یوں گالی دیتا ہے۔

بغض الولی علامۃ معروفۃ کتبت علی جبھات اولاد الزنا

من لم یوال من الانام ولیہ سیان عند اللہ صلی او زنا

(مجالس المومنین ص ۴۸۰، ج ۲ فارسی)

علی ولی سے بغض کی نشانی مشہور ہے جو حرامیوں کی پیشانی پر لکھی ہوتی ہے جو لوگ حضرت علیؓ کو ولایت (حسب عقیدہ شیعہ) کے قائل نہیں۔ خدا کے ہاں برابر ہے کہ وہ نماز پڑھیں یا زنا کریں۔ (معاذ اللہ)

۷۔ تصورِ اسلام کے متعلق شیعہ عقائد

نوٹ: ان تمام مذکورہ حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ شیعہ توحید و رسالت، قرآن کی صداقت، امت مسلمہ کی ہدایت کسی چیز پر صحیح ایمان نہیں رکھتے بلکہ

مسلمانوں کو ننگی گالیاں دیتے ہیں لیکن اسلام و ایمان کے دعوے دار خوب بنتے ہیں۔ درج ذیل تصریحات سے معلوم ہوگا کہ بظاہر مسلم سوسائٹی میں رہنے اور تمام اسلامی مفادات حاصل کرنے اور مسلمان کو بہکانے کے لیے ظاہر اسلام کا ایک لیبل لگا رکھا ہے۔ ورنہ وہ کسی چیز کی حقانیت کے قائل نہیں۔ اسلام و ایمان در اصل مسلمان کی ایک ہی متاع عزیز ہے۔ جو دونوں کو مانے وہ مسلمان ہے جو دونوں کا انکار کرے وہ کافر ہے جو ظاہر احکام اور کلمہ شہادتین کا اقرار کرے اور دل میں ان کو نہ مانتا ہو۔ وہ ابھی کافر اور منافق ہے سورت منافقوں ان کو کاذبوں گویا کافر کہتی ہے۔

تغابن میں ہے۔

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنکُمْ کَافِرٌ و مِنکُمْ مُّؤْمِن. (پ۲۸)

خدا نے تم کو پیدا کیا تو کچھ کافر ہوئے کچھ مومن

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔

وَقَالَ مُوسٰی یٰقَوْمِ اِنْ کُنتُمْ آمَنتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَیْهِ تَوَکَّلُوْا اِنْ کُنتُمْ مُسْلِمِیْن. (یونس ع ۱۰ پ ۱۱)

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا میری قوم اگر تم اللہ پر ایمان لائے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو بشرطیکہ مسلمان بنو۔

یہاں اسلام و ایمان کو یکجا مدار توکل اور ذریعہ نجات بتایا ہے پہلی آیت میں مومن کا تقابل کافر سے ہے معلوم ہوا کہ اسلام کی نظر میں صحیح مسلمان اور مومن ایک ہی ذات کے دو نام اور ایک کاغذ کے دو صفحے اور ایک تصویر کے دو پہلو ہیں، شیعوں نے یہاں دوہرا ظلم کیا ایک تو ارکان اسلام کو ظاہر داری کہہ دیا اور ایمان سے ان کو وابستہ نہ کیا۔ الگ تھلگ مومن کہلانے لگے باقی تمام مسلمانوں کو غیر مومن گویا کافر بنا دیا۔ دوم حقیقت ایمان صرف معرفت امام کو مانا اور امامیہ کہلا کر تمام مسلمانوں کو معاذ اللہ بے ایمان اور کافر جاننے لگے۔

مسئلہ نمبر ۵۵:

اسلام ظاہرداری کا نام ہے

امام صادقؑ سے ایک آدمی نے اسلام اور ایمان کا فرق پوچھا امام نے دوسرے لوگوں کی موجودگی میں اسے کوئی جواب نہ دیا پھر پوچھا تو بھی امام نے ٹال دیا اور کہا مجھے گھر آ کر ملنا۔ چنانچہ گھر میں امام نے اسے تنہا یہ مسئلہ بتایا۔

فقال الاسلام هو الظاهر الذی علیه الناس شهادة ان لا اله الا اللّٰه وحده لا شریک له و ان محمداً عبده و رسوله و اقام الصلوٰة و ایتاء الزکوٰة و حج البیت و صیام شهر رمضان فهذا الاسلام. و قال الایمان معرفة هٰذا الامر مع من هٰذا فان اقربها ولم یعرف هٰذاالامر کان مسلماو کان ضالاً.

اسلام ظاہری بات ہے جس پر لوگ ہیں، خدا کے وحدہ لاشریک ہونے کی گواہی حضرت محمدؐ کے بندۂ خدا اور رسول ہونے کی گواہی، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا بیت اللہ کا حج کرنا، ماہ رمضان کے روزے رکھنا یہ تو اسلام ہے اور ایمان یہ ہے کہ تو امامت کو اس (سلسلہ اہل بیت) کے ساتھ پہچانے۔ پس جس نے ظاہری اسلام کا اقرار یقین کیا۔ اور امامت آئمہ کو نہ مانا پہچانا تو وہ مسلمان گمراہ ہوگا (جسے کافر کہا جاسکتا ہے۔) (اصول کافی ج ۲)

پتہ چلا کہ توحید ورسالت اور ارکان اسلام کا اقرار و یقین ایمان نہیں ہے۔ ایمان صرف عقیدہ امامت کو کہتے ہیں۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام تو ظاہری قول فعل کا نام ہے اور اسلامی جماعت میں شامل ہونے کا کسی ایک فرقہ کے ساتھ ثبوت (الشافی ج ۲ص ۲۹)

روایت بالا کی تشریح ملا باقر علی مجلسی نے یوں کی ہے۔

اسلام ہماں انقیاد و پیروی ظاہر است وتصدیق واذعان قلبی دراں معتبر نیست۔
اسلام صرف ظاہری پیروی اور فرمانبرداری کا نام ہے دل سے تصدیق و یقین معتبر نہیں ہے۔ (کافی فارسی ج ۲ ص ۴۵)

مسئلہ نمبر ۵۶:

ثواب اسلام پر نہیں ایمان پر ملے گا

قال ابو عبداللّٰہ الاسلام یحقن بہ الدم و تؤدی بہ الامانۃ و تستحل بہ الفروج والثواب علی الایمان و فی روایۃ الثالی قال الایمان اقرار و عمل والاسلام اقرار بلاعمل.

امام صادقؑ نے فرمایا ہے اسلام کا فائدہ (صرف دنیا میں) یہ ہے کہ خون محفوظ ہو جاتا ہے۔ امانتیں واپس مل جاتی ہیں۔ عورتوں سے نکاح حلال ہوتا ہے رہا ثواب اور نجات تو وہ صرف ایمان (عقیدہ امامت) پر ملے گا۔
(اصول کافی ج ۲ ص ۲۴)

اگلی روایت میں ہے کہ ایمان اقرار و عمل کا نام ہے اور اسلام صرف اقرار بغیر عمل کا نام ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۷:

ارکانِ اسلام میں چھٹی ہے

﴿۱﴾ امام صادقؑ فرماتے ہیں۔ ان اللّٰہ عزوجل فرض علی خلقہ خمسا فرخص فی اربع ولم یرخص فی واحدۃ.

کہ اللہ نے مخلوق پر پانچ باتیں فرض کی ہیں، ۴ میں تو نہ کرنے کی چھٹی دی ہے لیکن ایک (عقیدۂ امامت) میں چھٹی نہیں دی ہے۔

﴿۲﴾ ایک شخص نے امام صادق سے پوچھا کیا اسلام و ایمان واقعی دو مختلف چیزیں ہیں۔فرمایا ایمان اسلام میں شریک ہے اور اسلام ایمان میں شریک نہیں۔ (یعنی مسلمان تصدیق قلبی نہ کرے۔نہ ارکان پر عمل کرے تب بھی دعویٰ اسلام کی وجہ سے مسلمان ہے۔ (اصول کافی ج۲ص ۲۵)

اگلی روایت میں ہے۔ایمان دل کی تسکین کا نام ہے اور اسلام وہ ظاہری معاہدہ ہے جس پر نکاح، وراثت، جان کی حفاظت ہوتی ہے۔ ایمان اسلام میں شریک ہے اسلام ایمان میں شریک نہیں ہے۔ (ص ۲۶ ج ۲)

ان تمام حوالہ جات کا حاصل یہ ہے کہ اسلام عند الشیعہ کمتر چیز ہے۔تسلیم اور عمل کی بھی ضرورت نہیں اگر تصدیق اور عمل ہو بھی تب بھی وہ مومن نہیں۔ کیونکہ اسلام ایمان کو اپنے ساتھ شریک نہیں کر سکتا یعنی مسلمان مومن نہیں ہو سکتا۔ (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۵۸:

نماز، روزہ حج زکوٰۃ فرض نہیں

ابو بصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے کہا مجھے دین کی وہ باتیں بتایئے جو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں جن سے جاہل نہ رہنا چاہیئے۔اور ان کے بغیر کوئی عمل مقبول نہ ہو فرمایا پھر اعادہ کر اس نے پھر بیان کیا۔فرمایا وہ گواہی دینا ہے اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اسی کے عبد و رسول ہیں۔اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور حج کرنا، اسے جو وہاں تک پہنچ سکے اور ماہ رمضان کا روزہ اس کے بعد آپ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر دوبارہ فرمایا۔ ولایت، پھر فرمایا یہ وہ ہے جس کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے۔

(اصول کافی ج ۲ص ۲۲ وترجمہ شافی ص ۳۴، ج ۲)

﴿۲﴾ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے نماز، روزہ، زکوٰۃ حج اور ولایت اسلام اس شان سے کسی چیز کے ساتھ نہیں پکارا گیا جتنا ولایت کے ساتھ۔ (الشافی صؔ ۲۰ ج ۲)

﴿۳﴾ اس روایت میں شہادتین کے اقرار کو بھی ارکان اسلام سے اڑا دیا ہے دوسری بلفظہ اسی روایت کے بعد یہ ہے کہ لوگوں نے ۴ باتیں لے لیں اور اس ولایت کو چھوڑ دیا۔ (اصول کافی عربی ص ۱۸ ج ۲)

ان تمام روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ عندالشیعہ ارکان اسلام کوئی ضروری اور فرض چیز نہیں ہے۔ نہ ماننے اور عمل کرنے میں نجات وثواب ہے نہ ترک پر کوئی گناہ اور مواخذہ ہے فریضہ خدا صرف اور صرف عقیدہ ولایت و امامت کو ماننا ہے جو مانے وہی مومن و مسلم۔ جو نہ مانے وہ بے ایمان وکافر گو باقی سب اسلام کا قائل و عامل ہو۔ لیجئے۔ سارا قرآن وسنت اور دفتر شریعت عقیدہ امامت ایجاد کر لینے سے باطل اور منسوخ ہو گیا۔

اب شہادتین وارکان کا اقرار صرف ظاہریت مفاد پرستی اور تقیہ وملمع سازی ہے تا کہ شیعہ کو انفرادی اور اجتماعی طور پر تحریر وتقریر اور مسلم سوسائٹی پر اثر انداز ہونے کے پورے حقوق اور مواقع حاصل رہیں چنانچہ ایرانی عالم علی اکبر غفاری (کافی فارسی ص ۳۵ ج ۳) پر فرماتے ہیں۔

شہادتین درجامعہ اسلامی بجائے ہماں برگ شناسنامہ یا بقول عربہا ورقہ جنسیہ است۔

شہادتین کی ادائیگی مسلم سوسائٹی میں رہنے کے لیے ایک شناختی کارڈ یا پاسپورٹ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس عنوان کے حوالہ نمبر ا کی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے۔

هٰذا الذی فرض اللّٰه علی العباد ولا یسئل الرب العباد یوم القیامة (غیر هذا)

امامت ہی خدا کا وہ فرض ہے جو اس نے بندوں پر فرض کیا ہے اب خدا بندوں سے قیامت کے دن اس کے سوا اور کسی بات کا نہ پوچھے گا۔

پھر محشی اس کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ خدا امامت کے سوا ارکان اسلام میں سے کسی چیز کو نہ پوچھے گا۔ جیسے جو پانچ نمازیں پڑھے تو خدا نوافل کے متعلق نہ پوچھے گا۔ اور جو زکوٰۃ واجبہ دے تو صدقات نافلہ سے نہ پوچھے گا۔

(حاشیہ ص ۲۲ ج ۱۲ اصول کافی)

اس صراحت مع مثال سے معلوم ہوا کہ شہادتین، نماز، روزہ، حج زکوٰۃ کوئی بھی عندالشیعہ فرض اور مسئول نہیں۔ صرف امامت ہی فرض اور رکن ہے۔ جس کا قیامت کے دن سوال ہوگا۔ شیعہ کتاب کشف الغمہ ص ۵۳۹ پر ہے۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ (پ ۲۳)

یعنی ان کو ٹھہرا، ان سے حضرت علیؓ کی ولایت کے متعلق پوچھنا ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۹:

شیعہ اہل اسلام سے جدا مذہب رکھتے ہیں

یہ بات محتاج حوالہ نہیں ہے کہ ظاہری لیبل کے طور پر شیعہ اسلام کے جن اعمال کے قائل ہیں وہ سب مسلمانوں سے بالکل الگ تھلگ ہیں۔ چنانچہ کلمہ، اذان، نماز، زکوٰۃ، وقت روزہ، مناسک حج، جہاد، اتباع ہادی معصوم، علم حدیث، علم تفسیر، علم فقہ واصول تاریخ و سیرت، سیاست معاشرت، تہواری رسوم وغیرہ ہر بات میں علیحدگی رکھتے ہیں۔ علیحدگی مانگتے ہیں، سکولوں کالجوں سے نصاب دینیات الگ کرایا اب ''فقہ جعفری'' کے نام سے الگ قانون چاہتے ہیں۔ زکوٰۃ و عشر کا انکار کر کے اور حدود آرڈی ننس کی مخالفت کر کے مسلمانوں سے جدا راہ اختیار کی ہے ۸۵۔۸۶ء میں تمام مسلمانوں نے شریعت بل کے نفاذ و اجراء کا

مطالبہ کیا۔ تمام شیعوں نے ڈٹ کر مخالفت کی اور سوشلزم اپنانے کی دھمکی دی، خدارا انصاف سے کہیئے ان کو ملت محمدیہ اور مسلمانوں کا حصہ کیسے تصور کیا جائے جب کہ وہ خود کو ''ملت جعفریہ اور شیعان علی'' کہتے ہیں اور ''مسلمان کہلانے'' پر کبھی فخر نہیں کر سکتے، کیونکہ حسب تصریحات بالا شیعہ اسلام میں ایمان ونجات ہے ہی نہیں ۹۸% مسلمان کافر ومنافق ہو سکتے ہین بلکہ ہیں جو جنس ۹۸% خراب ہو وہ کون خریدے دریابرد کر دی جاتی ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۰ طنیت:

بدشیعہ جنتی اور نیک سنی دوزخی ہے۔ (معاذ اللہ)

شیعہ کا عقل ونقل کے خلاف عجیب عقیدہ یہ بھی ہے کہ شیعہ کیسا ہی بد اور بد عمل ہو بہر حال جنتی ہے اور غیر شیعہ کتنے ہی قرآن وسنت کے مطابق مومن اور نیک ہوں۔ وہ دوزخی ہیں۔ (معاذ اللہ)

اس پر بہت سی روائتیں دال ہیں۔ صرف دو حاضر ہیں۔

۱۔ اصول کافی ص۴ ج ۲، کتاب الایمان والکفر باب طینۃ المومن والکافر میں ہے۔

''عبداللہ بن کیسان نے امام جعفر صادقؒ سے کہا میں آپ پر قربان جاؤں آپ کا غلام اور محبّ ہوں۔ میں پہاڑ میں پیدا ہوا، ایران کی سرزمین پر پرورش پائی تجارتی وغیرہ کاموں میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں، میں بہت سے لوگوں سے ملتا ہوں، تو ان کو اہل خیر نیک چال، خوش خلق، کثیر الامانت پاتا ہوں پھر (شیعہ ہونے کی وجہ سے) ٹوہ لگاتا ہوں تو تمہاری دشمنی پاتا ہوں اور کچھ ایسے لوگوں سے ملتا ہوں، جو بدخلق، بے امانت، فسادی، فاسق اور خبیث (محشی نے (زعارہ کا ترجمہ یہی کیا ہے) ہوتے ہیں جب ان کی تفتیش کرتا ہوں تو ان کو آپ کا شیعہ اور دوست پاتا ہوں تو اتنا فرق کیوں ہے؟ تو امام نے فرمایا اے ابن کیسان تجھے معلوم

نہیں کہ اللہ نے ایک مٹی جنت سے لی اور ایک مٹی دوزخ سے لی۔ پھر دونوں کو رلا ملا دیا۔ پھر اس کو اس سے اور اس کو اس سے جدا کیا تو جو کچھ ان سنیوں میں تو نے امانت خوش خلقی اور نیکیوں کی شکل اور روش دیکھی تو وہ جنت کی مٹی لگنے کی وجہ سے ہے پھر وہ اصل پیدائش (دوزخ) میں لوٹ جائیں گے۔ اور جو کچھ ان شیعوں میں تو نے بے ایمانی بدخلقی اور فسق وفساد اور پلیدی دیکھی ہے۔ وہ دوزخ کی مٹی لگنے کی وجہ سے ہے پھر وہ اصل پیدائش (جنت) کی طرف چلے جائیں گے۔

﴿۲﴾ ابو یعفور کہتا ہے میں نے جعفر صادقؒ سے کہا۔ میں لوگوں میں کھلا ملا رہتا ہوں میرا تعجب ان لوگوں پر بہت زیادہ ہوتا ہے جو تمہاری ولایت نہیں مانتے اور فلاں فلاں (حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ) کو خلیفے مانتے ہیں۔ ان میں بڑی امانت سچائی اور وفاداری کی عادات ہیں۔ اور جو لوگ آپ لوگوں کو خلیفے اور امام مانتے ہیں ان میں امانت اور وفاداری اور سچائی بالکل نہیں ہے؟

امام صادق نے (یہ سنا) تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غضب ناک میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔

لا دین لمن دان اللّٰہ بولایۃ امام لیس من اللّٰہ ولا عتب علٰی من دان بولایۃ امام من اللّٰہ (اصول کافی کتاب الحجہ ص ۲۳۷ ج ا طبع لکھنؤ)

جو خدا کے نہ بنائے ہوئے امام سے محبت کر کے خدا کے دین پر چلے اس کا دین کوئی منظور نہیں۔ اور جو خدا کے بنائے ہوئے امام سے محبت کر کے کسی دین پر چلے اس پر کوئی گرفت نہیں۔

اس عقیدہ نے خدا کے عدل وانصاف، علم وخلق میں کمال اور جزاء اعمال کو ختم کر دیا۔ (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر ۶۱:

عزاداری جنت واجب کر دیتی ہے

شیعہ کے ادیب اعظم ظفر حسن ''عقائد الشیعۃ'' میں لکھتے ہیں۔

عزاداری امام مظلوم حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام شیعوں کی رگ حیات ہے اور ان کے (خود ساختہ) مذہب کی حقانیت کا بہترین ثبوت وہ اپنی جان و مال و آبرو ہر شے عزاداری کو برقرار رکھنے کے لیے قربان کرنے کے لیے تیار رہے ہیں اور بڑی قربانیاں دینے کے بعد انہوں نے اس کو قائم کیا ہے (واقعی مذہب شیعہ یہی ہے لیکن حضرت رسولؐ اور اہل بیت کے دین کے لیے نہ کچھ قربان کیا نہ اسے قائم کیا) وہ عزاداری سے متعلق ہر شے کو مقدس و متبرک جانتے ہیں (گو وہ تعلیمات اہلبیتؓ کے مطابق کفر وشرک اور بدعت و بت پرستی ثابت ہوں۔)

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ غم حسین میں جو بندہ روئے یا رلائے یا رونے والوں کی سی صورت بنائے تو جنت اس پر واجب ہے۔ (عقائد الشیعہ عقیدہ نمبر ۴۷ ص ۱۰۸ کراچی)

جلا العیون ص ۳۰۷ پر ہے ''حضرت (صادق) نے فرمایا جو شخص امام حسین کے مرثیہ میں ایک شعر پڑھے اور روئے اور دوسرے کو رلائے حق تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کرتے ہیں اور اس کے گناہوں کو بخش دیتے ہیں۔ بروایت دیگر اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (قمی و جلاء العیون ص ۶)

یہی وہ سستا سودا ہے کہ عشرہ محرم میں تمام شرابی بدکار، جوئے باز، فلم بین و فلم ساز (جرائم پیشہ) اپنے اڈے بند کر کے اپنے جیسے فاسق ذاکر و مجتہد سے گناہ بخشوانے اور جنت کا ٹکٹ لینے آ جاتے ہیں۔ پھر دس دن کے بعد در اصل گناہوں کے اس نئے لائسنس سے سال بھر خوب گناہ کرتے ہیں دین خدا سے عزاداری کے نام پر اس سے بڑا مذاق کیا ہو سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۲:

شیعہ خدا کے نور سے پیدا ہوئے وہ شفیع المذنبین ہیں

﴿۱﴾ ابوبصیر جس کے منہ میں کتے پیشاب کرتے ہیں (رجال کشی ص ۱۱۵) وہ امام صادق پر یوں افتراء باندھتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

شیعتنا من نور اللّٰہ خلقوا والیہ یعودون واللّٰہ انکم الملحقون بنا یوم القیامۃ و انا نشفع فنشفع و واللّٰہ انکم تشفعون فتشفعون (علل الشرائع للشیخ الصدوق) (کشف الحقائق ص ۴۲۸)

(ہماری طرح) ہمارے شیعہ بھی خدا کے نور سے پیدا ہوئے اسی کی طرف لوٹیں گے اللہ کی قسم (اے شیعو) تم قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگے بخدا ہم شفاعت کریں گے تو منظور ہوگی۔ خدا کی قسم تم بھی شفاعت کروگے تو تمہاری شفاعت بھی منظور ہوگی۔ (درج ذیل آیات کے خلاف عقیدہ والے ہرگز شیعہ نہ ہونگے۔)

﴿۲﴾ باقر علی مجلسی نے ابن بابویہ کے حوالہ سے ایک ایک شیعہ کا ستر ہزار پڑوسیوں اور رشتہ داروں کا شفیع اور مقبول الشفاعت ہونا لکھا ہے۔ (حق الیقین و کشف الحقائق ص ۴۳۲) غلو کا کیا ٹھکانہ، حضرت آدمؑ اپنی اولاد انبیاء کرام علیہم السلام سمیت مٹی سے پیدا ہوئے تھے خیر سے یہ غیر السانی شیعہ مخلوق خدا کے نور سے پیدا ہوکر اپنے اماموں کے ساتھ مل کر برابر درجہ میں ہوگئی اور حضورؐ کا تاج شفاعت چھین کر اپنے سر پر سجا لیا۔ کہ ایک ایک شیعہ ۷۰ ہزار گناہگاروں کی شفاعت کر رہا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ شفاعت کریں گے کس کی؟ خودتو مغفور اور جنتی ہیں۔ ان کا کوئی سنی رشتہ دار یا دوست شفاعت کے قابل نہیں۔ امام جعفرؒ سے منقول ہے کہ مومن اپنے دوست کی شفاعت کرے گا لیکن اگر وہ ناصبی ہوا تو منظور نہ ہوگی کیونکہ اگر ناصبی سنی کے لیے تمام پیغمبر اور مقرب فرشتے سفارش کریں نہ گے تو بھی قبول ہوگی۔ (حق الیقین ص ۱۳۸، ج ۲ از علامہ شبر شاہ)

مسئلہ نمبر (۶۳):

مذہب شیعہ کے ۱۰/۹ حصے چھپانا واجب ہے

مذہب شیعہ اس قدر خرافات اور واہیات کا مجموعہ ہے اور اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس میں اتنا زہر اگلا گیا ہے کہ اس کا اظہار کسی صورت میں مناسب نہیں۔ خود اماموں نے شیعہ کو یہ تعلیم دی ہے کہ ۱۰/۹ حصے مذہب کفر کو چھپائے رکھو صرف دسواں حصہ اسلامی اعمال منافقانہ ظاہر کرتے رہو تا کہ لوگ تمہیں مسلمان سمجھیں اور تکلیف نہ پہنچائیں مشتے نمونہ از خروارے چند جعفری حدیثیں ملاحظہ ہوں۔

﴿۱﴾ ان تسعة اعشار الدين فى التقية ولا دين لمن لا تقية له (اصول کافی ص ۲۱۷ ج ۲)

﴿۲﴾ اتقوا على دينكم فاحجبوه بالتقية فانه لا ايمان لمن لا تقية له. ايضاً (ص ۲۱۸)

دین کے ۱۰/۹ حصے چھپانے واجب ہیں جو شخص تقیہ نہ کرے وہ بے دین اور لا مذہب ہے۔

اپنے مذہب دین کو (لوگوں سے) بچاؤ اور تقیہ کے پردے میں چھپا دو کیوں کہ تقیہ نہ کرنے والا بے ایمان ہے۔

مسئلہ نمبر (۶۴)

شیعہ مذہب ظاہر کرنے والا ذلیل ہے

﴿۱﴾ امام جعفر نے فرمایا۔ يا سليمان انكم على دين من كتمه' اعزه الله ومن اذا عه' اذله الله۔ (اصول کافی ج ۳ باب الكتمان)

اے سلیمان تم جس دین (شیعہ) پر ہو جو اسے چھپائے گا۔ خدا اسے عزت دے گا اور جو پھیلائے گا خدا اسے ذلیل کرے گا (ایران کی مثال واضح ہے۔)

﴿۲﴾ اے معلیٰ ہماری امامت چھپاؤ ظاہر نہ کرو کیونکہ جو اسے چھپائے گا اور شائع نہ کرے گا اسے خدا دنیا میں عزت دے گا آخرت میں نورانی آنکھوں کے ذریعے جنت تک پہنچائے گا۔ اے معلیٰ جو امامیہ مذہب ظاہر کرے گا۔ چھپائے گا نہیں خدا اسے ذلیل کرے گا آخرت میں بینائی سلب کر کے اندھیری دوزخ میں پھینکے گا تقیہ ہی میرا دین ہے اور میرے باپ دادے کا مذہب تھا جو تقیہ نہ کرے بے دین ہے اے معلیٰ خدا کو پسند ہے کہ (شیعہ) اس کی پوشیدہ عبادت کریں جیسے اسے یہ پسند ہے کہ (باقی مسلمان) اس کی اعلانیہ عبادت کریں، اے معلیٰ، ہمارے مذہب کو پھیلانے والا گویا منکر ہے۔ (ایضاً ص ۲۲۴ ج ۲)

مسئلہ نمبر (۶۵):

عقیدہ امامت نا قابل تبلیغ راز ہے

امام باقرؒ نے فرمایا خدا کا (حضرت علیؓ و آئمہ کو امام بنانا، ایک راز تھا جو صرف حضرت جبریل کو پوشیدہ بتایا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے صرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا حضرت رسولؐ نے صرف حضرت علیؓ کو بتایا تھا (یعنی جبرئیل رسول اللہ اور علیؓ کے سوا کسی فرشتے، پیغمبر اور صحابی و اہل بیت کو اس کا پتہ تک نہ دیا گیا) حضرت علیؓ نے یہ راز ان کو بتایا جن کو خدا نے چاہا (یعنی حضرت حسنؓ و حسینؓ) پھر تم اس کو مشہور کر رہے ہو کون ہے جس نے سن کر ایک حرف بھی بچایا ہو۔ (ایضاً ص ۲۲۴) یہ ڈانٹ مختار ثقفی کے پیروکاروں کو ہے جنہوں نے شیعہ کہلا کر گلی کوچوں اور بستیوں میں امامیہ مذہب پھیلانا شروع کر دیا پھر امام صادقؒ نے ان کی مذمت فرمائی۔ (ص ۲۲۳) تعجب ہے شیعہ آج بھی مختاری

ہیں جعفری ہرگز نہیں۔
﴿۲﴾ امام جعفر صادق نے فرمایا ہمارا عقیدہ امامت پوشیدہ بات ہے۔ خدا و رسول آئمہ کی طرف سے شیعہ لوگوں کو پابند معاہدہ کیا گیا ہے کہ وہ اسے غیروں سے چھپا کر رکھیں جو اسے ظاہر کرے گا خدا اسے ذلیل کرے گا۔ (اصول کافی ص ۲۲۶ ج ۲ مع حاشیہ)

مسئلہ نمبر (۶۶):

ظہور مہدی تک شیعہ مذہب چھپانا امامیہ پر فرض ہے

بہت سی حدیثیں اس پر دال ہیں کہ مذہب چھپا کر رہنے اور ضمیر کے خلاف بات کرنے (جھوٹ بولنے) کا یہ تقیہ امام مہدی کے آنے تک واجب ہے۔ جو ان سے پہلے کسی عنوان سے مذہب شیعہ کی تشہیر کرے۔ وہ فتویٰ امام میں بے دین بے ایمان، تارک مذہب اور بقول شیخ صدوق خدا اور رسول اور امامیہ دین سے خارج ہے (اعتقادیہ شیخ صدوق) امام صادق نے فرمایا ہے کلما تقارب ھذا الامر کان اشد للتقیة۔ جوں جوں یہ معاملہ (خروج قائم حاشیہ) نزدیک آئے گا۔ تقیہ شدید کرنا ہوگا۔ (اصول کافی ص ۲۰۰ ج ۲)

کاش مسلم کش ایرانی اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ والے پاکستانی یہ ناجائز تبلیغِ تشیع چھوڑ کر مسلمان ہوتے امام کو نہ جھٹلاتے؟

﴿۸﴾ آخرت اور جزا سزا کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر (۶۷):

قیامت سے پہلے ایک اور قیامت رجعت ہوگی

شیعوں کا عقل و نقل کے خلاف ایک عجیب عقیدہ یہ بھی ہے کہ اصل قیامت

سے پہلے دوبارہ خدا رسول اللہ کو بھیجے گا اور آل محمد کے تمام ظالموں کو بھی زندہ کرے گا۔ اور امام مہدی غار سے باہر تشریف لے آئیں گے۔ وہ ظالموں سے بدلہ لیں گے۔" حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی لاش مبارک نکال کر حد لگانا اور بقول شیعہ فاطمہؓ کا بدلہ لینا وغیرہ ہفوات کچھ ہم پیش کر چکے ہیں اور کچھ تفصیل آپ درج ذیل روایت میں دیکھیں۔

بعد از سہ روز امر فرمائید کہ دیوار بشگافند ہر دورا از قبر بیرون آورند پس ہر دورا بابدن تازہ بدر آورد بہماں صورت کہ داشتہ اند پس بفرماید کہ کفنہا را از ایشاں بدر آورند و بکشائیند و ایشاں را تعلق کشند بر درخت خشکے۔

(حق الیقین مجلسی ص ۳۶۱ ج ۲ در اثبات رجعت)

قائم مہدی جب مدینہ آئے گا تو حکم دے گا کہ روضہ اقدس کی دیوار ڈھا دو دونوں (ابوبکر وعمرؓ) کو قبر سے نکالو پس وہ دونوں کو انہی تازہ بدنوں کے ساتھ باہر نکالیں گے جیسے ان کو صحابہؓ نے قبر میں رکھا تھا (سبحان اللہ) پھر قائم مہدی حکم دے گا ان کے کفن پھاڑو باہر نکالو اور خشک درخت پر لٹکا دو (قدرت خدا سے وہ درخت ہرا ہو جائے گا)

سید ظفر حسن عقائد الشیعہ ص ۵۶ عقیدہ رجعت کے تحت لکھتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ قیامت صغریٰ میں جو قیامت کبریٰ سے پہلے ہوگی کچھ لوگ زندہ کیے جائیں گے یہ زمانہ حضرت حجت کے ظہور کا ہوگا جن لوگوں نے آلِ رسول پر ظلم کیا ہوگا ان سے بدلہ لیا جائے گا۔

پھر اس پر کچھ آیات سے استدلال کیا ہے۔ حالانکہ وہ سب قیامت سے متعلق ہیں۔ یا حضرت موسیٰ و عیسیٰ کے معجزات ہیں۔ شیعہ نے یہ من گھڑت عقیدہ صرف شیخین اور صحابہ دشمنی میں تراشا ہے۔ گویا خدا قیامت کے دن قادر نہیں کہ ظالموں سے بدلہ لے اس لیے قائم مہدی نئی قیامت برپا کریں گے اور روضہ اقدس ڈھاتے اور دائمی ساتھیوں کو نکالتے وقت ان کو رسول اللہ کا بھی ذرا شرم ولحاظ نہ آئے گا۔

مسئلہ نمبر (٦٨):

امام مہدیؒ غار میں ہیں جب وہ نکلیں گے تو ۳۱۳ مومنوں کے علاوہ تمام سابق پیغمبران کی امداد کریں گے۔

شیعوں کا یہ دیو مالائی الف لیلی کی سی کہانی والا بنیادی عقیدہ ہے کہ قائم مہدی ۲۵۵ء میں پیدا ہوئے جعفر کذاب چچا کے خوف سے قرآن اور آلات امامت تابوت سکینہ عصا موسیٰ وغیرہ لے کر ۵ سال کی عمر میں سر من رای کی غار (عراق) میں چھپ گئے تا ہنوز زندہ اور غائب ہیں، قرب قیامت میں تشریف لا کر دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

﴿۱﴾ سب سے پہلے جبریل امین بحکم رب العالمین حضرت (قائم مہدی) کی بیعت کریں گے ان کے بعد تین سو تیرہ شیعان اہل بیت بیعت کریں گے چند روز حضرت توقف فرمائیں گے یہاں تک کہ ۱۰ ہزار آدمی حضرت کی بیعت میں آ جائیں گے۔ (عقائد الشیعہ ظفر حسن ص ۵۸)

﴿۲﴾ منتخب البصائر میں امام باقر سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:

ولیبعثنهم الله احیاء من آدم الی محمد کل نبی مرسل یضربون بین یدیه بالسیف الی ان یلبون زمرة بالتلبیة وقد شهروا سیوفهم علی عواتقهم لیضربون بها هام الکفرة و جبابرتهم

(حق الیقین ص ۶ ج ۲ بحث رجعت)

حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد تک خدا تمام پیغمبروں کو زندہ کر اٹھائے گا وہ امام مہدی کی نصرت کے لیے آپ کے سامنے تلبیہ پڑھتے ہوئے تلواریں کندھوں پر لٹکائے کافروں اور جابروں کی کھوپڑیوں پر ماریں گے۔

تبصرہ سارا ڈرامہ اس لیے بنایا ہے کہ ہزاروں برس سے ۳۱۳ مومنوں کی

انتظار میں غار میں چھپے رہنے کے بعد جب قائم مہدی باہر تشریف لائیں گے۔ تو ان ۳۱۴ سے بھی معرکہ سر نہ ہو سکے گا۔ لامحالہ خدا حضرت جبریل اور سوا لاکھ سابق پیغمبروں کو بھیج کرینگے مہدی (حق الیقین ص ۳۴۷ ج ۲) کی بیعت کرا کر کفار سے لڑائے گا۔ اور کفر و ظلم کا خاتمہ ہوگا لیکن پتہ نہیں اس دور کے کروڑوں دعویدار شیعہ محروم الایمان ہوں گے اور کفار بن کر خود امام مہدی سے لڑیں گے جیسے ہر دور میں اپنے امام سے لڑتے رہے۔ یا کسی آسمانی آفت سے ختم ہوں گے۔ کیونکہ اصحاب مہدی میں ۳۱۴ مومنوں سے زیادہ کا ذکر کسی صحیح روایت میں نہیں۔ کافی ص ۳۷۰ ج ا میں ہے کہ قائم کے ساتھ نفر یسیر چند آدمی ہوں گے۔ ایک بڑی خلقت امتحان اور چھانٹی میں سے نکل جائے گی۔ ظفر حسن نے ۱۰ ہزار کا دعویٰ غلط کیا ہے لیکن بقول خود موجودہ ۱۰ کروڑ شیعوں کے مومن نہ ہونے پر اتنی بات بھی کافی ہے۔

نوٹ: زندہ مہدی در غار'' کا یہ شیعہ عقیدہ بالکل خلاف اسلام ہے قرآن و سنت سے کوئی دلیل اس پر نہیں، البتہ سنی مسلمانوں کے عقیدہ میں ایک بزرگ حضرت محمد بن عبداللہ از اولاد حسن مجتبیٰ قرب قیامت میں پیدا ہو کر بڑے ہونگے پھر جب پہچانے جائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری ہوگی۔ دجال اور یہودیوں کا خاتمہ ہوگا۔ ان کی پیش گوئی ہماری احادیث میں ہے۔ ان کو مہدی کا لقب دیا گیا ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۹:

روز قیامت کی جزا سزا سے شیعہ بے فکر ہیں

قرآن کریم آخرت کی سزا و گرفت سے ہر کسی کو ڈراتا ہے قیامت کی غرض ہی لِتُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰی ط (تا کہ ہر جی اپنی اچھی بری کمائی کا بدلہ پائے) بتلائی ہے۔ سورت معارج میں مومنین کاملین اور نمازیوں کی صفتیں یہ بیان فرمائی ہیں۔

''وہ بدلے کے دن کی تصدیق کرتے ہیں اور اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں یقیناً ان کے رب کا عذاب بے فکر کرنے والا نہیں۔''

قرآن کے برخلاف شیعہ عقیدہ ملاحظہ ہو۔

﴿۱﴾ امام صادق نے صفوان بن مہران جمال نے کیا۔ میں نے آپ سے سنا ہے کہ آپ فرماتے ہیں ہمارے شیعہ جنتی ہیں'' حالانکہ شیعہ میں بہت سے لوگ وہ ہیں جو بڑے گناہ کرتے ہیں اور بے حیائی (زنا) کے مرتکب ہوتے ہیں اور شرابیں پیتے ہیں اور دنیا میں ہر قسم کی لذتیں اڑاتے ہیں تو امام نے فرمایا نعم ھم اہل الجنۃ ہاں شیعہ جنتی ہیں۔ ہمارا شیعہ بیماری، قرض، موذی پڑوسی، بری بیوی سے مبتلا ہونے کی وجہ سے گناہوں سے پاک ہو کر مرتا ہے۔ میں نے کہا بندوں کے حقوق اور مظالم کا حساب تو یقینی ہے۔ فرمایا خدا نے مخلوق کا حساب قیامت کے دن محمدؐ و علیؓ کے حوالے کر دیا ہے تو ہمارے شیعوں کے باہمی گناہوں کو وہ خمس سے بدلوا دیں گے اور جو حقوق اللہ ہوں گے وہ بخش دیں گے یہاں تک ہمارا کوئی شیعہ آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (مجالس المومنین شوشتری ص ۳۹۱، ج ۱ ترجمہ صفوان جمال)

﴿۲﴾ امام جعفرؒ کے سامنے سید اسماعیل حمیری شاعر کا بار بار ذکر ہوا کہ وہ شراب پیتا ہے حضرت نے فرمایا اس پر خدا کی رحمت ہو۔ خدا کے سامنے محب علی کے گناہوں کو بخشنا کیا مشکل کام ہے؟ (مجالس المومنین ص ۵۱۴ ج ۲)

مسئلہ نمبر (۷۰):

مسیحی کفارہ کی طرح امام رضا نے شیعوں کی جان بچائی

عن ابی الحسن علیه السلام قال ان الله غضب علی الشیعة فخیرنی نفسی اوهم فوقیتهم و الله بنفسی.

(اصول کافی ج ۱ کتاب الحجہ ص ۱۵۹ طبع لکھنو)

امام ابوالحسن نے فرمایا اللہ شیعوں پر (قتل حسین کرنے اور کبائر کا مرتکب ہونے کی

وجہ سے) غضب ناک ہوا پس مجھے اختیار دیا کہ یا تو میں اپنی جان دے دوں یا شیعہ ہلاک کر دیئے جائیں گے اللہ کی قسم اب میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچایا ہے۔

سبحان اللہ کرے کوئی، بھرے کوئی، خدا شیعوں کے جرم میں ان کے امام کو ہلاک کر رہا ہے آخر اس میں اور عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ (کہ یسوع مسیح نے سولی پا کر تمام عیسائیوں کو بخشوا دیا) میں کیا فرق ہے؟

لے: یہ بھی قرآن کا انکار ہے خدا فرماتا ہے یہ ہمارے پاس لوٹیں گے ہم ہی ان کا حساب لیں گے۔ (حاشیہ پ ۳۰)

مسئلہ نمبر (۷۱)

ایک بدکار شیعہ کے بدلے ایک لاکھ سنی جہنم میں جائینگے

واتقوا یوما لا تجزی الایہ کی تفسیر میں امام صادقؒ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک شیعہ ہمارا ایسا لایا جائے گا جس نے اعمال صالحہ کچھ بھی نہ کئے ہوں گے مگر ہماری دوستی اس کے دل میں موجود ہوگی اور اس کا ایک لاکھ ناصبیوں (ناصبی سنی ہے جو حضرت علیؓ پر خلفاء ثلاثہ کو فضیلت دیتا ہے۔ (مجالس المومنین ص ۳۸۳ ج ۱) کے مابین کھڑا کیا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ چونکہ تو امامت کا قائل تھا اس وجہ سے یہ ناصبی تیرے عوض جہنم میں بھیجے جاتے ہیں۔ (ضمیمہ ترجمہ مقبول پ ۱ بحوالہ کشف الحقائق ص ۶۵)

۹ حقیقت تشیع کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر (۷۲): قرآن میں شیعہ اماموں کا نام تک نہیں

عالم اسلام کا بدترین دشمن سفاح خمینی قائد انقلاب ایران سوال جواب بنا کر لکھتا ہے۔

سوال: جب امامت کا عقیدہ دین کا بنیادی عقیدہ ہے اور حضرت علی اللہ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں تو خدا نے قرآن میں ان کا نام کیوں ذکر نہ کیا تا کہ جھگڑا ہی نہ رہتا۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۲)

جواب: (۱) (از خمینی) اگر قرآن میں امام کا نام ذکر ہوتا تو بھی وہ لوگ (ابوبکر و عمر و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) جو سالہا سال تک حکومت کی لالچ میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چپکے ہوئے تھے (کیا دین پر ایمان واستقامت نے ان کو خلافت کا اہل بنا دیا تھا؟) ان سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ قرآنی ارشاد پر اپنی کرتوتوں سے باز آتے بلکہ ہر ممکنہ حیلے سے اپنے لیے مقصد برآری کے راستے نکالتے اس صورت میں تو مسلمانوں کے درمیان ایسے شدید اختلاف کا امکان تھا کہ اسلام کی پوری عمارت ہی منہدم ہو جاتی اس لیے کہ وہ لوگ جب یہ دیکھتے کہ اسلام کے نام سے ان کا کام نہیں چلتا تو اسلام کے خلاف ایک جماعت بنا دیتے۔

(کشف الاسرار ص ۱۱۳)

(معلوم ہوا کہ قرآن میں علیؓ کا نام نہ ہونے کی یہ برکت ہے کہ مسلمانوں میں شدید اختلاف نہیں ہے۔ اسلام کی عمارت مضبوط قائم ہے اسلام کے خلاف صحابہؓ نے کوئی جماعت نہ بنائی اور اسلام نے ہی ان کے کاموں کو چلایا اور مقاصد میں کامیاب کیا۔ دشمن کی گواہی سب سے بڑی شہادت ہے۔)

جواب (۲): اگر قرآن میں امام کا نام ذکر ہوتا تو وہ لوگ جن کو محض دنیا و ریاست ہی کی خاطر قرآن و اسلام سے سروکار تھا۔ اور قرآن کو اپنی فاسد نیتوں کی تکمیل کا ذریعہ بنایا تھا۔ ایسے لوگ قرآن سے وہ آیت جس میں حضرت علیؓ کا نام ہوتا نکال ہی دیتے اور کتاب آسمانی میں تحریف کر دیتے۔ (کشف الاسرار ص ۱۱۴)

خمینی کی حق گوئی سے پتہ چلا کہ صحابہ کرام کو قرآن و اسلام سے پورا سروکار تھا۔ کتاب آسمانی میں کسی قسم کی تحریف نہیں کی نہ کوئی آیت نکالی۔ وہ قرآن و اسلام کے پورے مبلغ تھے ہاں ۱۴۰۰ سو سال بعد خمینی کو ان کی بدنیتی اور دنیا و

ریاست کی محبت کا علم ہو گیا کیونکہ چور دوسروں کو چور ہی جانتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مسئلہ نمبر (۷۳):

آئمہ معصومین اپنے شیعوں میں اختلاف ڈالتے تھے

﴿۱﴾ اصول کافی ج۲ ص ۶۷ طبع ایران میں ہے زرارہ کہتا ہے میں نے امام باقرؒ سے ایک مسئلہ پوچھا مجھ کو انہوں نے ایک جواب دیا پھر ایک اور شخص نے آ کر یہی مسئلہ پوچھا اس کو میرے جواب کے خلاف جواب دیا پھر تیسرے شخص نے آ کر وہی مسئلہ پوچھا۔ امام نے اس کو ہم دونوں کے خلاف جواب دیا جب وہ دونوں چلے گئے میں نے کہا اے فرزند رسول اللہ! یہ دونوں شخص عراقی اور آپ کے شیعے ہیں دونوں تم سے ایک ہی مسئلہ پوچھنے آئے تم نے ایک کو کچھ جواب دیا دوسرے کو اس کے خلاف جواب دیا۔ تو فرمایا اے زراہ! یہی اختلاف سازی ہمارے اور تمہارے لیے بہتر ہے اور اس میں ہماری اور تمہاری بقا ہے۔

اگر تم ایک مذہب پر متفق ہو جاؤ تو سب آدمی تصدیق کر لیں گے کہ تم ہمارے خلاف کرتے ہو تو اس میں ہماری اور تمہاری بقاء کم ہو جائے گی۔ پھر زرارہ نے کہا میں نے امام جعفر صادقؒ سے ایک مرتبہ پوچھا کہ تمہارے ایسے شیعہ بھی۔ جو تمہارے حکم پر آگ اور برچھیوں میں چلے جائیں۔ تمہارے پاس سے مختلف تعلیم لے کر نکلتے ہیں تو امام جعفر صادق نے مجھ کو وہی جواب دیا جو ان کے باپ امام باقر نے دیا تھا۔ (کہ اگر ہم اختلافات نہ پھیلائیں تو ہماری اور تمہاری زندگی خطرے میں پڑ جائے۔) (اصول کافی ج۱ ص ۶۷)

دل فریبوں نے کہی جس سے نئی بات کہی
ایک سے دن کہا اور دوسرے سے رات کہی

﴿۲﴾ اصول کافی میں روایت مشہور ہے کہ کچھ لوگ امام جعفر صادق کے پاس آئے اور کہا کہ ابو یعفور وغیرہ آپ کے متعلق مشہور کرتے ہیں کہ آپ خدا کے

جس کی تابعداری نبی کی طرف فرض ہو۔

مقررہ کردہ مفترض الطاعۃ امام ہیں؟ کیا ایسا ہی ہے؟ امام نے فرمایا خدا کی قسم وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے ایسا ہرگز ان کو نہیں کہا ہے۔ خدا ان کو اور مجھے کہیں جمع نہ کرے۔ اس سے پتہ چلا کہ مذہب شیعہ اور عقیدہ امامت کی برسرعام امام تکذیب کرتے ہیں۔ اور بقول شیعہ تنہائی میں ان کو یہ سبق پڑھاتے ہیں۔ اسی لیے شیعہ مذہب مجموعہ اضداد ہے اور اصول وفروع کو تصدیق کے ساتھ اصحاب آئمہ نے بھی نقل کیا ہے۔ مجتہد دلدار علی نے اساس اصول ص ۵۱ میں تصریح کی ہے۔

مسئلہ نمبر (۷۴):

آئمہ دوغلی پالیسی رکھتے تھے کہ امام ابوحنیفہؒ کی منہ پر تعریف کی بعد میں غیبت کی

کافی کتاب الروضہ میں محمد بن مسلم سے طویل حدیث مروی ہے۔ کہ میں نے امام جعفر صادق کو ایک عجیب خواب سنایا۔ امام ابوحنیفہؒ پاس بیٹھے تھے۔ امام نے فرمایا ان کو سناؤ یہ تعبیروں کے عالم ہیں۔ میں نے فرمایا '' کہ میں (خواب میں) اپنے گھر میں داخل ہوا میری بیوی میرے پاس آئی کچھ اخروٹ توڑے اور مجھ پر پھینک دیئے۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا تجھ کو اپنی بیوی کی وراثت لینے کی بابت لڑائی جھگڑا کرنا پڑے گا۔ اور بہت مشقت کے بعد انشاء اللہ تیری حاجت پوری ہوگی یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اصبت واللہ یا ابا حنیفہ۔ خدا کی قسم ابوحنیفہ! تو نے تعبیر درست بتائی۔ جب امام ابوحنیفہ چلے گئے تو میں نے کہا کہ مجھے اس سنی کی تعبیر پسند نہیں ہے امام نے فرمایا '' اے ابن مسلم خدا تجھے کوئی تکلیف نہ دے۔ ان کی اور ہماری تعبیریں ملتی نہیں ہیں۔ اور تعبیر وہ نہیں جو اس نے بتائی ہے میں نے کہا آپ نے تو اسے صحیح فرمایا تھا امام نے کہا ہاں میں نے اس بات پر قسم کھائی کہ وہ غلطی تک پہنچ گئے اس دھوکہ بازی اور منافقت پر کسی نے کہا خوب کہا ہے۔

میرے آگے میری تعظیم ہے تعریف بھی ہے
پیچھے بد کیوں نہ کہیں غیر کی تالیف بھی ہے

مسئلہ نمبر (۷۵):

آئمہ علم نجوم کو سچا مانتے تھے

اسلام نے کہانت، غیب دانی کے دعاوی اور علم نجوم کے ذریعے کائنات میں تغیر و تاثیر کے جاہلی عقیدوں کی بیخ کنی کر دی تھی لیکن شیعہ اب بھی ان امور کو برحق مانتے ہیں دنوں اور اوقات کی سعادت و نحوست کے قائل ہیں۔ ان کی زنجانی وغیرہ جنتریاں ایسی بے ہودہ باتوں سے بھری ہوئی ہیں علم نجوم کی تعلیم و حقانیت کی نسبت امام جعفر صادقؒ کی طرف بھی کر دی ہے۔

معلی بن خنیس کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا کیا نجوم حق ہے؟ انہوں نے کہا ہاں حق ہے اللہ نے مشتری ستارے کو آدمی کی صورت میں زمین پر بھیجا تھا اس نے عجم کے ایک شخص کو شاگرد بنا کر علم نجوم سکھا دیا پھر ایک دوسرے ہندی شخص کو سکھا دیا اور خود مر گیا اس ہندوستانی نے وہ علم اپنے گھر والوں کو سکھا دیا اب یہ علم اسی ملک میں ہے۔ (روضہ کافی ص ۱۵۴ طبع ہند)

دوسری روایت میں ہے کہ امام جعفر سے علم نجوم کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا:

لا یعلمها الا اهل بیت من العرب و اهل بیت من الهند

(کافی)

اسے عرب کے ایک خاندان (سادات رسول) اور ہندوستان کے ایک خاندان (جوتشی پنڈت) کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

کتاب الروضہ میں حمران بن اعین سے روایت ہے کہ امام جعفر نے فرمایا

جو شخص ایسے وقت میں سفر کرے یا نکاح کرے۔ کہ قمر عقرب میں ہو وہ بھلائی نہ پائے گا اور باقر علی مجلسی نے حیات القلوب ج ا ب ۲ فصل پنج ص ۶۱ میں ہر مہینہ کے آخری چہار شنبہ کو تحت الشعاع اور منحوس کہا ہے۔ (بحوالہ نصیحۃ الشیعہ ص ۳۸)

مسئلہ نمبر (۷۶):

آئمہ جھوٹے فتووں سے حرام کو حلال بنا دیتے تھے

فروع کافی کتاب الصید میں ابان بن تغلب سے روایت ہے۔

قال سمعت ابا عبداللّٰہ علیه السلام یقول کان ابی علیه السلام یفتی فی زمن بنی امیة ان ما قتله البازی و الصقر فهو حلال و کان یتقیهم و انا لا اتقیهم

میں نے امام جعفر صادقؒ سے سنا فرماتے تھے میرے باپ بنو امیہ کے زمانے میں یہ فتویٰ دیتے تھے کہ جس جانور کو باز اور شکرا شکار کرے وہ حلال ہے میرے باپ نے تقیہ کر کے غلط فتویٰ دیا میں تقیہ نہیں کرتا (ایسے شکار کو حرام کہتا ہوں۔)

پتہ چلا کہ امام باقر مدۃ العمر لوگوں کو حرام شکاروں کا گوشت کھلاتے رہے صاحبزادہ صاحب نے باپ کی غلطی کو ظاہر کر کے تقیہ کے پردے میں بھی چھپا دیا۔ حالانکہ اس مسئلہ میں تقیہ کی کیا ضرورت تھی؟ سعید بن جبیر مجاہد ضحاک سدی اور ابن عمرؓ کا یہی مذہب تھا کہ باز اور شاہین کا مقتول شکار مکروہ ہے (ابن کثیر) لیکن خلفاء بنو امیہ نے ان سے تو کبھی تعرض نہ کیا۔ اور پھر امام باقر کے لیے تقیہ جائز نہ تھا۔ اصول کافی میں ہے کہ آپ کے عہد نامہ میں یہ حکم خدائی تھا ''لوگوں کو حدیثیں سناؤ اور فتوے دو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرو کیونکہ کوئی شخص آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ (نصیحۃ الشیعہ)

مسئلہ نمبر (۷۷):

آئمہ کا کوئی یقینی مذہب نہ تھا

﴿۱﴾ عن بعض اصحابنا عن ابی عبداللّٰہ علیہ السلام قال ارء یتک لو حدثتک بحدیث العام ثم جئتنی من قابل فحدثتک بخلافہ بایھما کنت تاخذ قال کنت أخذ بالاخیر فقال لی رحمک اللّٰہ

(اصول کافی ص ۶۷ طبع ایران)

ہمارے بعض شیعہ امام جعفر صادقؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے پوچھا میں تم کو ایک حدیث سناؤں پھر اگلے سال جب آپ ملیں تو میں اس کے برخلاف حدیث سناؤں، بتاؤ کس حدیث پر عمل کرو گے؟ راوی نے کہا میں پچھلی پر عمل کروں گا۔ امام نے فرمایا خدا تجھ پر رحم کرے۔

(لیکن اگلے سال پھر اگلے سال یہ رائے اور مذہب بھی بدلے گا۔ آخر کس مذہب کو آخری اور سچا سمجھا جائے؟

﴿۲﴾ منصور بن حازم نے کہا میں نے امام صادقؒ سے پوچھا کیا بات ہے۔ میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں تو آپ ایک جواب دیتے ہیں پھر دوسرا شخص وہی بات آکر پوچھتا ہے تو آپ اور جواب دیتے ہیں۔

فقال انما نجیب الناس علی الزیادۃ و النقصان

(اصول کافی ج ۱ ص ۶۵)

ہم لوگوں کو (یکساں جواب نہیں دیتے) بڑھا گھٹا کر جواب دیتے ہیں۔

مسئلہ نمبر (۷۸):

آئمہ رسول اللہ کی سچی احادیث کو اپنی حدیثوں سے منسوخ کر دیتے تھے

عن محمد بن مسلم عن ابی عبد اللّٰہ علیہ السلام قال قلت لہ ما بال اقوام یروون عن فلان و فلان عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ و سلم لا یتھمون بالکذب فیجی منکم خلافہ قال ان الحدیث ینسخ کما ینسخ القرآن۔ (اصول کافی ج۱ص۶۴)

محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق سے پوچھا کیا بات ہے مسلماں فلاں فلاں کی سند سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتے ہیں ان پر جھوٹ کی تہمت نہیں لگائی جاتی۔ پھر آپ کی طرف سے ان کی مخالفت ہوتی ہے؟ امام نے فرمایا (ہماری) حدیثیں (رسول اللہ کی ان احادیث کو) منسوخ کر دیتی ہیں جیسے قرآن منسوخ کرتا ہے۔

یہی وہ فقہ جعفری ہے جس کی بنیاد شریعت محمدیہ کو ملیا میٹ کر کے رکھی گئی ہے حالانکہ ان کو اقرار ہے کہ صحابہؓ رسولؐ آپ پر جھوٹ نہ باندھتے تھے چنانچہ اگلی روایت میں ہے کہ میں نے امام صادق سے پوچھا بتلایئے اصحاب رسول اللہؐ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سچ بولا یا جھوٹ بولا تو فرمایا **بل صدقوا** اصحاب رسول نے حضورؐ سے سچی احادیث نقل کی ہیں۔

میں نے کہا پھر ان کا اختلاف کیوں ہے فرمایا تجھے معلوم نہیں ایک شخص رسول اللہ سے مسئلہ پوچھتا آپ اسے جواب دیتے پھر اس کے بعد ایسا جواب دیتے جو پہلے کو منسوخ کر دیتا پس بعض احادیث نے بعض کو منسوخ کر دیا۔

(اصول کافی ج ۱ ص ۶۵) اس آخری حدیث سے یہ مفید نکتہ معلوم ہوا کہ اختلاف احادیث کذب صحابہ کا نتیجہ نہیں جیسے رافضی طعن کرتے ہیں بلکہ احکامی احادیث کا ایک دوسرے کو منسوخ کرنا اور دیگر راویوں کا ناواقف رہ جانا ہے۔

مسئلہ نمبر (۷۹):

آئمہ برسرعام مذہب شیعہ کو جھٹلاتے تھے

﴿۱﴾ عن نصر الخثعمی قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول من عرف انا لا نقول الاحقا فلیکتف بما یعلم منا فان سمع منا خلاف ما یعلم فلیعلم ان ذالک دفاع مناعنه (اصول کافی ص ۲۶ ج ۱)

نصر خثعمی کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق سے سنا فرماتے تھے جو یہ جانتا ہے کہ ہم حق بات ہی کہتے ہیں تو وہ جو کچھ ہم سے جانتا ہو اس پر پکا رہے پھر اگر ہم سے اپنی معلومات کے برخلاف سنے تو جان لے کہ ہم نے خلاف حق بات کہہ کر اس کا دفاع کیا ہے۔

﴿۲﴾ مذہب شیعہ کا مرکزی ستون زرارہ بن اعین امام جعفرؒ سے راوی ہے:

فاتیته من الغدبعد الظهر و کانت ساعتی التی کنت اخلوا به فیها بین الظهر و العصر و کنت اکره ان اساله الا خالیا خشیة ان یفتینی من اجل من یحضره بالتقیة (اصول کافی)

میں اگلے دن ظہر کے بعد امام کے پاس حاضر ہوا یہ میرے لیے تنہائی کا مقررہ وقت ظہر اور عصر کے درمیان تھا کیونکہ میں تنہائی کے سوا عام محفل میں پوچھنا ناپسند کرتا تھا اس ڈر سے کہ کہیں امام موجود لوگوں کی وجہ سے مجھے تقیہ کر کے (غلط اور مذہب شیعہ کے خلاف) فتوے نہ دے دیں۔

ان دو روایتوں سے معلوم ہوا کہ آئمہ برسر عام ہرگز شیعہ مذہب کی تعلیم نہ

دیتے بلکہ اس کے برخلاف کہہ کر اپنی بات کی تکذیب کرتے اور خاص لوگوں کو پابند کرتے کہ وہ ان سے بدظن نہ ہوں ہم ان کے دفاع اور فائدہ کی بات کر رہے ہیں۔ زرارہ جیسے لوگ بھی تنہائی میں اماموں سے وہ سب کچھ سیکھتے اور نقل کرتے جو شب و روز کی برسرعام تعلیم کے خلاف ہوتا "ظاہر کچھ باطن کچھ" کی اس منافقانہ پالیسی سے آئمہ اور مذہب شیعہ کی پوزیشن بالکل مخدوش ہو جاتی ہے اور اس شعر کا مصداق بنتی ہے۔

واعظاں کیں جلوہ بر منبر و محراب کنند
چوں بخلوت مے روند آں کار دیگر مے کنند

اہل سنت کے ہاں آئمہ اہل بیتؓ ہرگز منافق اور دھوکہ باز نہ تھے یہ صرف شیعہ دشمن اسلام راویوں کی کارستانی ہے کہ اسلام کے مدمقابل میں اہل بیتؓ کے نام سے ایک کفریہ مذہب تصنیف کر ڈالا۔

مسئلہ نمبر (۸۰):

اصل مذہب شیعہ اہل اسلام اور اخلاقیات کے بھی مکمل خلاف ہے

کتب شیعہ میں ایک "کتاب علیؓ" کا چرچا ہے جو رسول اللہ کے املاء سے حضرت علیؓ نے بقلم خود لکھی تھی مگر وہ کچھ ایسے کفریات سے لبریز تھی کہ امام باقرؒ اپنے زرارہ جیسے خاص شیعوں کو بھی دکھاتے پڑھاتے نہ تھے ایک دفعہ زرارہ نے چوری سے دیکھ لی تو یوں تبصرہ فرمایا:

یہ اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی امام جعفر صادق نے (زرارہ سے) کہا میں یہ کتاب اس وقت تک تجھے نہ پڑھنے دوں گا جب تک تو قسم کھا کر یہ نہ کہہ دے کہ جو کچھ تو اس میں پڑھے وہ کبھی کسی سے (میرے اور میری باپ کی

اجازت کے بغیر) بیان نہ کرے گا۔ میں نے کہا یہ شرط تمہاری خاطر مان لیتا ہوں۔ میں علم فرائض اور وصایا کا خوب ماہر عالم تھا۔ جب میرے سامنے اس کتاب کا کنارہ ڈالا گیا تو وہ ایک موٹی پرانی کتاب تھی۔

فاذا فیھا خلاف ما بایدی الناس من الصلة والامر بالمعروف الذی لیس فیہ اختلاف و اذا عامة کذالک فقرء تہ حتی اتیت علی آخرہ بخبث نفس وبلا تحفظ واسقام رای. قلہ تحفظ واسقام روای.

میں نے اس کتاب کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ جو صلہ رحمی اور امر بالمعروف کے احکام لوگوں کو معلوم ہیں جن میں کسی کا بھی اختلاف نہیں یہ ان کے بھی برخلاف نوشتہ کتاب ہے اور وہ ساری کتاب ایسی ہی تھی میں نے آخر تک خبث باطنی یاد نہ کرنے اور میری رائے کے ساتھ پڑھ ڈالی اور یقین کر لیا کہ یہ باطل ہے پھر میں نے وہ لپیٹ کر امام کے حوالے کر دی اور امام باقر سے ملا تو آپ نے پوچھا کیا کتاب فرائض پڑھ لی ہے؟ میں نے کہا جی ہاں امام نے پوچھا اسے کیسا پایا میں نے کہا بالکل جھوٹی کتاب ہے ذرا قابل اعتبار نہیں وہ تمام لوگوں کے مذہب کے خلاف ہے۔ امام باقر نے کہا اے زرارہ اللہ کی قسم یہی برحق کتاب ہے جو رسول اللہ نے حضرت علیؓ کو املاء کرائی تھی۔ (معاذ اللہ) (اصول کافی)

اس مختصر رسالہ میں اس کتاب علی پر تبصرہ ممکن نہیں اور وہ اس کے سوا ہو ہی کیا سکتا ہے۔ کہ شیعہ مذہب اس کتاب کے مطابق تمام تر کفریات کا مجموعہ ہے اسلام کے بالکل برخلاف ہے جو کچھ شیعہ اسلامی رسوم کا نام لیتے ہیں نرا تقیہ اور ملمع سازی ہے حضرت علیؓ یا زرارہ میں سے جس کو جھوٹا کہیں شیعی اسلام تباہ ہو جاتا ہے۔

۱۰۔ مسلمان عورتوں کی پاکدامنی کے متعلق شیعہ عقائد

مذہب شیعہ کا مرغوب اور دل پسند مسئلہ متعہ بھی ہے جو تمام عبادتوں سے

بڑھ کر کارثواب ہے متعہ ہوتا ہے کہ کوئی مرد وعورت جنسی تسکین کے لیے بغیر ولی اور گواہوں کے وقت اور فیس مقررہ کر کے معاہدہ کرلیں وقت ختم ہونے پر خود بخود تعلقات ختم ہو جائیں گے۔ نان، نفقہ مکان، وراثت عزت کی حفاظت کسی چیز کی عورت حقدار نہیں۔ بقول امام جعفرؒ کرایہ دار عورت ہے اسلام کی نظر میں یہ زنا بالرضا ہے۔ عہد برٹش اور شیعہ ریاستوں میں لائسنس یافتہ عورتیں یہ کار خیر کراتی تھیں۔

مسئلہ نمبر ۸۱:

متعہ میں ولی اور گواہ نہیں ہوتے

ہمارے پاس علامہ مجلسی کا رسالہ متعہ ہے جس کا عجالہ حسنہ کے نام سے سید محمد جعفر قدسی نے ترجمہ کر کے ۱۹۱۴ء میں لاہور سے چھپوایا۔ اس میں ''احکام متعہ کا بیان'' کے تحت ہے۔

پوشیدہ نہ رہے کہ زن بالغہ عاقلہ اگرچہ باکرہ (کنواری) ہو صحیح ترین اقوال کے مطابق اسے متعہ کرنے میں اجازت ولی کی احتیاج نہیں ہے اور اس شرط جائز کا پورا کرنا اس پر لازم ہوگا جو ضمن عقد میں واقع ہو پس اگر ضمن عقد میں یہ شرط واقع ہو کہ مدت معینہ میں روز مباشرت کرے یا ہر شب ایک مرتبہ یا دو مرتبہ تو اس شرط کا بجالانا لازم ہے۔ (عجالہ حسنہ ص ۲۲)

شوہر عقد متعہ میں بغیر اذن زوجہ عزل کر سکتا ہے اگر فرزند متعہ سے انکار کرے لعان کی احتیاج نہیں ہے اور مجرد انکار اس کے قول کو مان لیں گے۔ اگر کوئی شخص متعہ کو برطرف کرنا چاہے مدت ہبہ کرے۔ عقد متعہ میں زوج و زوجہ ایک دوسرے سے میراث نہیں پا سکتے اور نان و نفقہ لباس و مکان زوجہ اور قسمت بین الازواج ازوج پر واجب نہیں ہے ہو سکتا ہے کہ چار عورتوں سے زیادہ سے متعہ کرے ص ۲۳...... اور قبل گزرنے عدت زوجہ کے سالی سے متعہ کرنا جائز ہے۔ (ص ۲۴)

خط کشیدہ الفاظ پر آپ خود غور کر لیں اس مختصر رسالہ میں مذہب شیعہ کی اس دیوثی اور بے حیائی پر تبصرہ ممکن نہیں۔ سالی بمنزلہ بہن کے ہوتی ہے۔ ۴ سے زائد عورتوں سے بذریعہ عقد بھی تعلق نص قطعی میں حرام ہے۔ زن متعہ، ولد متعہ کو کہاں اُٹھائے پھرے اس کا والد تو کوئی بنتا نہیں نہ عورت لعان کر کے اپنی عزت کا تحفظ کر سکتی ہے۔ الغرض مسلم عورت کی عزت کو مذہب شیعہ نے بکاؤ مال بنا دیا اور اس کی عصمت جانوروں کے برابر ہوگئی۔

مسئلہ نمبر ۸۲:

متعہ ۷۰ حج کے برابر ہے اور متعہ باز جہنم سے آزاد ہیں ان پر انبیائؑ و رسلؑ کا گمان ہوگا۔ (معاذ اللہ)

﴿۱﴾ حضرت سید عالم نے فرمایا ہے جس نے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے ستر مرتبہ خانہ کعبہ کی زیارت کی۔

﴿۲﴾ جناب رحمۃ للعالمین ارشاد فرماتے ہیں جس نے ایک دفعہ متعہ کیا ایک حصہ اس کے جسم کا نار جہنم سے آزاد ہوا جو دو مرتبہ یہ عمل خیر بجا لائے گا۔ دو ثلث جسد اپنا آتش جہنم سے امان میں پائے گا تین بار جو اس سنت کو زندہ کرے گا اس کا تمام بدن دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے محفوظ رہے گا۔

﴿۳﴾ جناب سید البشر شفیع محشر نے فرمایا اے علی مومنین و مومنات کو رغبت دلانی چاہیئے کہ دنیا سے اُٹھنے سے پہلے متعہ کر لیں اگر چہ ایک ہی مرتبہ ہو خدائے پاک نے اپنے نفس کی قسم کھائی ہے کہ آتش دوزخ سے اس مرد اور عورت پر عذاب نہ کروں گا جس نے متعہ کیا ہو...... جو دو مرتبہ متعہ کرے گا اس کا حشر نیک بندوں کے ساتھ ہوگا۔ تین مرتبہ متعہ کرنے سے جنت کی سیر ہوگی...... یہ لوگ بجلی کی طرح پل صراط سے گزر جائیں گے ان کے ساتھ ساتھ ستر صفیں ملائکہ کی ہوں گی دیکھنے

والے کہیں گے یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء و رسل، فرشتے جواب دیں گے یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت پیغمبر کی اجابت کی ہے (حالانکہ کسی شیعہ سنی کی روایت میں نہیں کہ حضورؐ نے متعہ کیا ہو) اور وہ بہشت میں بغیر حساب داخل ہوں گے۔
(عجالہ حسنہ ص ٦)

مسئلہ نمبر ۸۳:

متعہ کی دلالی بھی کار ثواب ہے

(بالا حدیث نبوی کے) آخر میں ہے یا علی برادر مومن کے لیے جو سعی کرے گا اس کو بھی انہی کی طرح ثواب ملے گا یا علی جب وہ غسل کریں گے کوئی قطرہ ان کے بدن سے جدا نہ ہوگا۔ مگر یہ کہ خدائے تعالیٰ ہر بوند کی تعداد میں ایسے فرشتے پیدا کرے گا جو تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ بجالا کر اس کا ثواب انہیں بخشیں گے۔ (ایضاً ص ۱۷)

امیر المومنین علی بن ابی طالب نے متعہ کی فضیلتیں سن کر عرض کیا۔ جو شخص اس کارِ خیر میں سعی کرے (دلالی کرے) اس کے لیے کیا ثواب ہے آپ نے فرمایا جس وقت فارغ ہو کر وہ غسل کرتے ہیں باری تعالیٰ عزاسمہ ہر قطرہ سے جو ان کے بدن سے جدا ہوتا ہے ایک ایسا ملک خلق کرتا ہے جو قیامت تک تسبیح و تقدیس ایزدی بجالاتا ہے اور اس کا ثواب ان (دلالوں اور متعہ بازوں) کو پہنچتا ہے جناب امیر المومنین فرماتے ہیں۔ جو اس سنت کو دشوار سمجھے اور اسے قبول نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔ (عجالہ حسنہ ص ۱۵۔۱۶)

مسئلہ نمبر ۸۴:

عیش بہار کا ثواب بے شمار ہے

حضرت سلمان فارسی و مقداد بن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم

حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ اہل بہشت سے ہے جب زن ممتوعہ کے ساتھ متعہ کرنے کے ارادے سے کوئی بیٹھتا ہے تو ایک فرشتہ اترتا ہے اور جب تک وہ اس مجلس سے باہر نہیں جاتے ان کی حفاظت کرتا دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں ان کی انگلیوں سے ان کے گناہ ٹپک پڑتے ہیں جب مرد عورت کا بوسہ لیتا ہے خدائے تعالیٰ ہر بوسہ پر انہیں ثواب حج وعمرہ بخشتا ہے جس وقت وہ عیش مباشرت میں مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم لذت وشہوت پر ان کے حصہ میں پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے۔ الخ (عجالہ حسنہ ص ۱۵)

مسئلہ نمبر ۸۵:

متعہ باز کا درجہ حضرات حسنین، علیؓ و محمدؐ کے برابر ہے (معاذ اللہ)

شیعہ کی معتبر تفسیر منہاج الصادقین ص ۱۷۶ ج ا پ ۵ ع ۱ میں ہے۔

''جو ایک دفعہ متعہ کرے گا وہ امام حسینؓ کا درجہ پائے گا اور جو دو دفعہ متعہ کرے گا۔ وہ امام حسنؓ کا اور جو تین دفعہ کرے وہ حضرت علیؓ کا اور جو ۴ چار دفعہ متعہ کرے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ پائے گا، (معاذ اللہ ثم معاذ اللہ)۔ (اور جو عورت متعہ کرائے اس کا درجہ تمام سادانیوں سے بڑھ کر معاذ اللہ کیا حضرت زینب وفاطمہ تک جا پہنچے گا؟)

مذہب شیعہ نے زانیوں کے لیے بھرتی کا کیسا خوشنما دفتر قائم کر رکھا ہے۔ اب پاکستان کے عیاش افسر اور ہر قسم کے غنڈے، بدمعاش، رشوت خور و سود خور فلمی ستارے اور اداکار اس مذہب میں دھڑا دھڑ کیوں داخل نہ ہوں۔ بلا عمل لذت زنا کے ساتھ جنت خدا بھی مل جاتی ہے۔

مقصود تو یہ ہے کہ سیم تنوں سے وصال ہو
مذہب بھی وہ چاہیئے کہ زنا بھی حلال ہو

مذہب شیعہ میں متعہ دوریہ بھی کار ثواب ہے کہ کئی مرد ایک ہی رات اور وقت میں غیر حیض والی عورت سے (کتوں کی طرح) چمٹے رہیں قاضی نور اللہ شوستری نے مصائب النواصب میں اس کی تصریح کی ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۶:

مذہب شیعہ میں زنا جائز ہے

ایک عجیب تدبیر سے زنا جائز قرار دیا گیا ہے اور یہ عقیدہ ہے کہ اگر مرد و عورت تنہا کسی مقام پر زنا پر راضی ہو جائیں کوئی گواہ بھی نہ ہو تو یہ نکاح بن جاتا ہے متعہ کے علاوہ یہ مومنین کے لیے دوسرا تحفہ ہے۔ چنانچہ فروع کافی ج ۲ کتاب النکاح ص ۱۹۸ پر ہے۔

امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے جس پر حضرت عمرؓ نے اس کو سنگسار کرنے حکم صادر فرمایا تو اس واقعہ کی اطلاع جب امیر المومنین صلوات اللہ علیہ کو ہوئی تو انہوں نے اس عورت سے دریافت کیا تو نے کس طرح زنا کا ارتکاب کیا؟ عورت نے جواب دیا کہ میں جنگل میں گئی وہاں مجھ کو سخت پیاس لگی میں نے ایک اعرابی سے پانی طلب کیا اس نے مجھے پانی پلانے سے انکار کیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے اوپر قابو دے دوں جب مجھ کو پیاس کی شدت نے مجبور کیا اور اپنی جان کا خوف کرنے لگی تو میں اس کی شرط پر راضی ہوگئی اس نے مجھ کو پانی پلا دیا اور میں نے اس کو اپنے اوپر قابو دے دیا (اس نے عزت لوٹ لی) یہ سن کر امیر المومنین نے فرمایا ھذا تزویج و رب الکعبہ۔ رب کعبہ کی قسم یہ تو نکاح ہوا ہے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ عند الشیعہ زنا نام کی کوئی چیز دنیا میں نہیں ہے۔ جو ہوس ران چاہے کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر عزت لوٹ لے اور اسے

نکاح وشادی کا بھی سرٹیفکیٹ مل جائے۔
خمینی جیسے ذمہ دار شیعہ عالم وحاکم زانیہ عورت کے ساتھ متعہ جائز کہتے ہیں۔

یجوز التمتع بالزانیة علی کراهته خصوصاً لو کانت من العواهر المشهورات بالزنا فان فعل فلیمنعها من الفجور.

(تحریر الوسیلہ ج۲ص۲۹۲)

بنابر کراہت زانیہ عورت سے متعہ جائز ہے خصوصاً اگر وہ مشہور کنجری ہو۔ اگر اس سے متعہ کرے تو اسے (عام) زنا سے روک دے (اپنی متعائی داشتہ بنالے۔)

مسئلہ نمبر ۸۷:

عورتوں سے لواطت اور بدفعلی جائز ہے

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ اپنی عورتوں کے ساتھ خلافِ وضع حرکت جائز ہے۔

تیرھویں امام خمینی تحریر الوسیلہ ص ۲۴۱ ج ۲ پر رقمطراز ہیں۔

مشہور اور قوی مذہب یہ ہے کہ اپنی بیوی کے ساتھ وطی و براً (غیر فطری عمل) جائز ہے۔

اصول اربعہ میں سے معتبر کتاب الاستبصار میں متعدد روایات ہیں بطور نمونہ یہ ہے۔

سالت ابا عبدالله علیه السلام عن الرجل یاتی المرءة فی دبرها فقال لا باس به (الاستبصار ج۳ص۲۴۳)

میں نے امام جعفر صادق سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو اپنی بیوی سے لواطت کرے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸۸:

عورت جماع کے لیے غیر مرد کو دینا جائز ہے

﴿۱﴾ عن الحسن العطار قال سالت ابا عبداللہ عن عاریة الفرج قال لا باس به (الاستبصار ص ۱۳۸ ج ۳)

میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ کوئی شخص اپنی عزت دوسرے کو استعمال کے لیے دیدے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

﴿۲﴾ محمد بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام صادق سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی لونڈی کی شرمگاہ دوسرے کے لیے حلال کر دے فرمایا یہ اس کے لیے حلال ہے (وہ اس سے جماع کر لے (الاستبصار ص ۱۳۶ ج ۳)

﴿۳﴾ عن بن مضارب قال قال لي ابو عبداللہ یا محمد خذ هذه الجارية تخدمک و تصیب منها فاردها الينا۔ (الاستبصار ج ۳ ص ۱۳۸)

ابن مضارب کہتے ہیں مجھے امام صادق نے کہا اے محمد! یہ ہماری باندی لے جاؤ تمہاری خدمت کرے گی تم اس سے جماع کرنا پھر ہمارے پاس واپس لے آنا۔

سبحان اللہ کیسے شیعہ اور مرید امام ہیں۔ امام کے حرم پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور امام کی غیرت کا فخر یہ جنازہ بھی نکال رہے ہیں کہ انہوں نے باندی سے جماع کی اجازت دی ہوتی ہے۔ (معاذ اللہ)

﴿۴﴾ ابن بابویہ قمی اپنی کتاب اعتقادات میں صراحةً ذکر کرتے ہیں۔

ہمارے نزدیک عورت مرد کے لیے چار طریقوں سے حلال ہوئی ہے۔

﴿۱﴾ نکاح ﴿۲﴾ ملک یمین (باندی جس کا رواج اب ختم ہو چکا ہے) ﴿۳﴾ متعہ ﴿۴﴾ کسی عورت کا اپنے آپ کو بخوشی مرد کے لیے بغیر اجرت حلال کر دینا

اسے تحلیل کہتے ہیں۔ یہ شیعوں کے لیے جنسی تیسرا تحفہ ہے۔

۱۱۔ انسانی معاشرہ وتہذیب کے متعلق عقائد

مسئلہ نمبر ۸۹:

گالی دینا مذہب شیعہ میں عظیم الشان عبادت ہے

تبرا بازی اور مسلمان پر لعنت شیعوں کا مشہور عقیدہ ہے اس عقیدہ کے بغیر مذہب شیعہ بے جان ہوتا ہے یہ عقیدہ اس قدر مشہور ہے کہ مذہب شیعہ کا رکن اعظم یہی ہے اس لیے کسی خاص حوالہ کی حاجت نہیں ۔ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دے کر شیعہ اکثر و بیشتر جیل خانوں کو آباد کیا کرتے ہیں انہی گالیوں اور تبروں کی بدولت ماریں کھاتے اور خوب خوب ذلتیں اُٹھاتے ہیں۔ ۱۹ اپریل ۸۶ء کو فیصل آباد آنے والی شاہین ایکسپریس میں ایک منحوس شکل ملنگ نے ایسی ہی حرکت کی۔ ایک بزرگ نے اس کی پٹائی کر کے خوب جلی کٹی سنائیں آخر اس نے سب سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی، ہمارے سامنے ناک سے لکیریں کھینچیں اور بصد ذلت گاڑی سے اتر گیا۔ ہمیں ایسے بے پدر لوگوں کے گمنام خطوط ملتے ہیں جن میں ننگی گالیوں کے ساتھ یہ صراحت ہوتی ہے کہ تم خلفاء ثلاثہؓ، حضرت عائشہؓ وحفصہؓ اور عبد القادر جیلانیؒ کی تعریف و ثناء کرتے ہو۔ ہم اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے نیاز کھاتے پکاتے ہر وقت ان پر معاذ اللہ لعنتیں کرتے ہیں۔ احترام صحابہ آرڈی ننس اسی لیے معرض وجود میں آیا۔ کاش عوام اہل سنت بیدار ہوں اور مجرموں کا تعاقب کر کے ان کو تین سالہ قید کی سزا دلائیں۔

مسئلہ نمبر ۹۰:

غیر مسلم عورتوں کو ننگا دیکھنا جائز ہے

فروع کافی ج دوم ص ۶۱ میں صاف مذکور ہے۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال النظر الی عورۃ من لیس بمسلم نظرک الی عورۃ الحمار

امام جعفر صادق نے فرمایا غیر مسلم مرد یا عورت کے ستر و شرم گاہ کو دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی گدھے کی شرمگاہ دیکھے۔

؎ جنس حیاء شیعہ منڈی میں نایاب شے ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۱:

چونا مل کر مادرزاد ننگے بدن پھرنا درست ہے

فروع کافی ج ۲ ص ۶۱ میں ہے۔

امام باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ حمام، کھلا تالاب وغیرہ کا پانی جہاں لوگ اکٹھے نہاتے ہیں۔ میں بلا پائجامہ داخل نہ ہو۔ ایک دن امام ممدوح حمام میں نہانے آئے تو چونا لگا لیا اور ازار پھینک دی۔ غلام نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہم کو پائجامہ پہننے کا حکم دیتے اور تاکید کرتے ہیں مگر خود آپ نے پائجامہ اتار ڈالا، امام نے کہا تم جانتے نہیں ہو کہ چونے نے ستر کو چھپا لیا ہے۔"

گویا ستر صرف رنگ کا نام ہے اعضاء مخصوصہ کو شاید ستر نہ جانتے ہوں پھر چونے نے سب عوام کے سامنے ستر ڈھانپنے کا فریضہ سرانجام دیا پانی میں داخل ہوتے ہی تو وہ بہہ چکا ہوگا حالانکہ مسئلہ شرعی میں اس وقت میں ستر کپڑے سے ڈھانکنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۹۲:

جھوٹ بولنا بڑا کار ثواب ہے

امام باقرؒ نے فرمایا تقیہ (دل کی اصل بات چھپا کر جھوٹ ظاہر کرنا) میرا دین ہے اور میرے باپ دادا کا دین ہے جو تقیہ نہ کرے وہ بے دین ہے۔
(اصول کافی جلد۲، باب التقیہ ص ۲۱۸)

تقیہ کا معنیٰ جھوٹ بولنا اسی باب کی اس روایت سے واضح ہے۔
امام جعفر صادق نے کہا۔ تقیہ (جھوٹ بولنا) اللہ کا دین ہے میں نے کہا اللہ کا دین؟ فرمایا ہاں ہاں اللہ کی قسم، خدا کا دین ہے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا اے قافلے والو تم یقیناً چور ہو حالانکہ انہوں نے کوئی چیز نہ چرائی تھی۔ ابراہیم علیہ السلام نے کہا تھا میں بیمار ہوں۔ خدا کی قسم وہ بیمار نہ تھے۔ (اصول کافی) یہاں دو سچے پیغمبروں پر شیعہ امام نے جھوٹ بولنے کا الزام لگا کر تقیہ بمعنی جھوٹ بولنا اور خلاف واقعہ بات کہنا واضح کر دیا لیکن نص قرآن میں یہ مقولہ حضرت یوسفؑ کا نہیں۔ انبار کے ایک چوکیدار موذن کا ہے جسے حقیقت حال کا علم نہ تھا اپنے گمان میں سچ کہہ رہا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام شرک و بت پرستی کے عناد و نفرت میں واقعی بیمار تھے تو وہ بھی سچ فرما رہے تھے تقیہ کا جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

مسئلہ نمبر ۹۳:

جنازہ میں بددعا کرنا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا سنت حسینؓ ہے

فروع کافی ج ۳ باب الصلاۃ علی الناصب میں ہے۔
کہ ایک سنی منافق کے جنازہ میں امام حسینؓ گئے راستے میں ان کو اپنا غلام ملا۔ امام نے پوچھا تو کہاں جا رہا ہے اس نے کہا میں اس منافق کے جنازے سے بھاگتا ہوں اور اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہتا۔ حضرت امام نے اس سے فرمایا

کہ میری داہنی جانب کھڑے ہو اور جو کچھ مجھے کہتے سنو وہی تم بھی کہنا۔ چنانچہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے دعا مانگی اے اللہ اپنے فلاں بندے پر لعنت کر ہزار ہا لعنتیں جو ایک ساتھ ہوں آگے پیچھے نہ ہوں اے اللہ! اس بندے کو دوسرے بندوں میں رسوا کر اور اپنی آگ کی گرمی میں ڈال کر سخت عذاب میں مبتلا کر دے کیونکہ یہ شخص تیرے دشمنوں (اصحاب رسولؐ) سے دوستی رکھتا تھا۔ اور تیرے دوستوں (شیعوں) سے دشمنی اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا (حالانکہ اس بددعا کے حقدار شیعہ ہی ہیں جو چار حضرات کے سوا تمام اہل بیت رسول اور تمام اولادِ رسول صحابہ کرامؓ سے دشمنی رکھتے ہیں۔)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ امام حسین نے محض دھوکہ اور فریب دینے کے لیے لوگوں کے سامنے منافق کی نماز جنازہ پڑھی اور حقیقۃً دعا کے بجائے بددعا اور پھٹکار کی حالانکہ خدا نے منافق کی نماز جنازہ سے صراحۃً منع فرمایا ہے ولا تصل علی احدمنهم الایه۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ شیعہ کا نہ خود جنازہ پڑھیں نہ اپنے جنازہ میں ان کو شریک ہونے دیں۔ نہ ان سے پڑھوائیں کیونکہ وہ فریب دیتے ہیں اور بددعائیں پڑھتے ہیں۔ فروع کافی میں ہے کہ سنی کے جنازہ پر یہ دعا پڑھو۔

اللهم املاء جوفه نارا وقبره نارا و سلط علیه الحیات والعقارب۔

اے اللہ اس کے پیٹ کو اور اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اس پر سانپ اور بچھو مسلط فرما۔ (معاذ اللہ)

۱۴۔ شیعوں کے سیاسی نظریات وعقائد

مسئلہ ۹۴:

آئمہ ہی حکومت کے اہل اور سیاہ وسفید کے مالک ہیں

علامہ خمینی الحکومۃ الاسلامیہ ص ۵۲ پر لکھتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام کو وہ مقام محمود اور وہ بلند درجہ اور ایسی تکوینی حکومت حاصل ہوتی ہے کہ

کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے حکم واقتدار کے سامنے سرنگوں ہوتا ہے۔

(الحکومۃ الاسلامیہ ص ۵۲)

﴿۲﴾ اماموں کے بارے میں سہو وغفلت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ص ۹

﴿۳﴾ ہمارے معصوم اماموں کی تعلیمات واجب العمل ہیں) وہ کسی خاص طبقے اور خاص دور کے لوگوں کے لیے مخصوص نہیں ہیں وہ ہر زمانے اور ہر علاقے کے تمام انسانوں کے لیے ہیں اور قیامت تک ان کا نافذ کرنا اور اتباع کرنا واجب ہے۔

(الحکومۃ الاسلامیہ ص ۱۱۳)

چونکہ آئمہ کو نہ سیاسی اقتدار ملا نہ انہوں نے احکام نافذ کیے اس لیئش یعوں نے اپنے دل کی تسلی کے لیے امام غائب کا عقیدہ وضع کیا ہے اور ہم پہلے باحوالہ بتا چکے ہیں کہ یہ مہدی منتظر ایک انتقامی شخص ہوگا۔ سب سے پہلے تمام سنی مسلمانوں کا خاتمہ کرے گا شیعوں کی سیاست وحکومت پانے سے غرض ہی یہ ہے کہ خلفاء راشدین کو ماننے والے تمام صحابہ اور مسلمانوں کو اسلام دشمن جان کر ختم کیا جائے۔ مختار ثقفی ابن علقمی تیمور لنگ تا تاریوں سے بغداد تباہ کرانے والے، نصیر الدین طوسی، اسماعیل و دیگر شاہان صفویہ اور اب آیۃ اللہ خمینی لاکھوں کی تعداد میں اہل سنت کشی کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں خود خمینی نصیر الدین طوسی جیسے ظالم وغدار اسلام کے متعلق لکھتا ہے۔

''نصیر الدین طوسی کا تا تاریوں سے اشتراک اور ان کی خدمت اگرچہ بظاہر استعمار کی خدمت نظر آتی ہے مگر درحقیقت وہ اسلام اور مسلمانوں کی مدد تھی۔

(الحکومۃ الاسلامیہ ص ۴۲)

مسئلہ نمبر ۹۵:

امام غائب کے نائب خمینی جیسے سفاح ہیں

﴿۱﴾ خمینی تحریر الوسیلہ ص ۳۶ میں لکھتے ہیں۔ اس دور میں ہمارے اکثر وپیشتر فقہ کے عالموں میں وہ صفات پائی جاتی ہیں جو انہیں امام معصوم کا نائب ہونے کا اہل بناتی ہیں۔

﴿۲﴾ اور جب کوئی فقیہ مجتہد جو صاحب علم ہو عادل ہو حکومت کی تنظیم و تشکیل کے لیے اُٹھ کھڑا ہو تو اس کو معاشرے کے معاملات میں وہ سارے اختیارات حاصل ہوں گے جو نبی کو حاصل تھے اور سب لوگوں پر اس کی سمع و طاعت واجب ہوگی اور یہ صاحب حکومت فقیہ و مجتہد حکومتی نظام اور عوامی و سماجی مسائل کی نگہداشت اور امت کی سیاست کے معاملات میں اسی طرح مالک و مختار ہوگا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین علی علیہ السلام تھے۔ (الحکومت الاسلامیہ ص ۴۹)

﴿۳﴾ امام مہدی کے زمانہ غیبت میں عنان حکومت و امت ایک ایسے فقیہ کے ہاتھ میں ہوگی جو عادل متقی شجاع، مدبر، مدبر امور عصر کا جاننے والا ہو اور اسے اکثریت جانتی اور اس کی قیادت کو مانتی ہو (ایرانی آئین دفعہ ۵) جب یہ شرائط (مذکورہ دفعہ نمبر ۵) کسی فقیہ میں پائی جائیں جیسے یہ شرائط ایرانی انقلاب کے قائد آیۃ العظمیٰ الخمینی میں موجود ہیں تو ایسے فقیہ کو تمام امور کی ولایت حاصل ہوگی۔

آپ نے دیکھ لیا کہ خمینی صاحب نے کیسے ہاتھ کی صفائی سے مہدی کی نیابت ولایت فقیہ میں تبدیلی کی۔ پھر خود اس کے مالک بن کر ایرانی آئین میں اپنا نام درج کرالیا اور اب مسلم کشی کی شیعی سیاست چلا رہے ہیں، ایران عراق جنگ کے بہانے تمام عالم عرب اور مسلم ممالک سے دشمنی کی پالیسی تیز تر کرتے جارہے ہیں۔ لیکن ہماری اندھی سیاست، صحافت، ذرائع ابلاغ اسی سفاک کی مدح سرائی میں وقف ہو چکے ہیں حالانکہ اس نے برسر اقتدار آتے ہی دیگر اسلامی ممالک کی طرح پاکستان کی حکومت کا تختہ الٹانا چاہا انڈیا کی تائید کی اور پاکستان کی کردار کشی کی۔ اس کے ایجنٹ ''فقہ جعفری نفاذ کرو'' اور تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے تحت ملک میں انتشار بدامنی اور فسادات کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں۔ ایرانی قونصلر نے کراچی وغیرہ میں افسوسناک فسادات کرائے۔ مئی ۸۴ء حادثہ کوئٹہ جو پاسداران ایرانی انقلاب اور مقامی شیعوں کے گٹھ جوڑ سے پیش آیا خونی قلم سے لکھا جائے گا۔

۱۹۸۵ء گزشتہ سال لاہور ایئر پورٹ پر، صدر خامنہ ای ایران، کے

استقبال میں ضیاء الحق مردہ باد، پاکستان مردہ باد، انقلاب ایران زندہ باد کے نعرے صدر پاکستان و ایران کے سامنے لگائے گئے۔ ایرانی سفارت کاروں کے اشارہ پر مقامی شیعہ آبادی نے سکردو کو ایرانی مملکت میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایرانی سفارت خانہ کسی نہ کسی ڈیے کے عنوان سے ہمارے ذرائع ابلاغ سے اپنی پالیسی اور مخصوص شیعہ افکار نشر کرتا رہتا ہے۔ اسلامی نظام کے نفاذ کی ہر تحریک کی شیعوں نے زبردست مخالفت کی ہے، شریعت بل ہو یا زکوۃ وعشر کا نفاذ، حدود آرڈی ننس ہو یا احترام صحابہ کا قانون ہر بات میں شیعہ نے ملک وملت کے خلاف تحریک چلائی ہے ان کی ہمدردیاں حکومت ایران کے ساتھ ہیں وہ پاکستان کو ایران کا ایک ماتحت شیعی صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔ ادھر ہمارے غافل حکمران اور سیاسی جماعتیں ہیں جو مکمل اسلامی نظام اور خلافت راشدہ کی طرز پر انقلاب کا کوئی پروگرام نہیں رکھتے اور نہ ملک کو شیعہ کی شہ پر کمیونسٹ انقلاب سے بچانا چاہتے ہیں۔ ٹانگے کی سواریوں کے برابر سیاسی جماعتوں کے بے دین لیڈر بھی خمینی انقلاب کے حوالہ سے اپنا تعارف کراتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۱۳۔ جعفری اور خمینی فقہ کے زریں مسائل وعقائد

مسئلہ نمبر ۹۶:

ناپاک کون لوگ ہیں

خمینی کی معتبر کتاب تحریر الوسیلہ سے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

﴿۱﴾ ناصبی (سنی مسلمان) اور خارجی خدا ان پر لعنت بھیجے بلاتوقف نجس ہیں۔

(تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۱۸)

﴿۲﴾ تمام فرقوں کا ذبیحہ جائز ہے سوائے نواصب کے اگرچہ وہ اسلام کا دعویٰ کریں۔ (ج ۲ ص ۱۴۶)

﴿۳﴾ ہر قسم کا کافر یا جن کا حکم کافروں جیسا ہے جیسے نواصب لعنہم اللہ اگر شکاری کتا شکار پر چھوڑ دے تو ایسا شکار حلال نہیں (ج ۲ ص ۱۳۶)

﴿۴﴾ کافر یا وہ جو کافر کے حکم میں ہے مثل نواصبؔ اہل سنت، خوارج ان کی نماز جنازہ پڑھنی جائز نہیں ہے۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۷۹)

﴿۵﴾ نفلی صدقہ بھی ناصبی اور حربی کو دینا جائز نہیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۹۱)

مسئلہ نمبر ۹۷:

سنیوں کا مال ہر ممکن طور پر لے لیا جائے۔

اور قوی یہ ہے کہ ناصبیوں کو اہل حرب (جنگ لڑنے والے کافروں) کے ساتھ ملایا جائے چنانچہ ناصبیوں (سنیوں) کا مال جہاں اور جس طریقے سے ملے لے لیا جائے اور اس میں سے خمس نکالا جائے۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۳۵۲)

یہ وہی خمینی ہیں جس کے متعلق ہمارے بے ضمیر صحافی اور ایرانی ایجنٹ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ وہ نہ سنی ہیں نہ شیعہ وہ خالص مسلمان ہیں اور عالم اسلام کے اتحاد کے داعی ہیں۔

ناصبی کا مفہوم ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ کہ جو سنی مسلمان حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ کو علیؓ سے پہلے خلفاء اسلام اور افضل مانتا ہے وہ ناصبی ہے اور شیعہ کے ہاں نجس۔ واجب القتل اور مباح المال ہے۔ (کتاب الروضہ ص ۱۳۷ جاء ذور المجوس ص ۱۸۷ وغیرہ)

مسئلہ نمبر ۹۸:

مجوسیوں کی عید نوروز اسلامی عید ہے

نوروز کے دن عیدین کی طرح غسل کرنا مستحب ہے اور روزہ رکھنا بھی مستحب ہے۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۹۸، ۹۹، ۱۵۲، ۳۰۲)

چونکہ اسی دن حضرت عثمان مظلوم شہید مدینہ ذوالنورین کو ایرانی مجوسیوں اور یہودی ایجنٹوں نے تلاوت قرآن پاک اور روزہ کی حالت میں مدینۃ النبی میں محاصرہ کر کے ۴۰ دن بے آب و دانہ شہید کیا تھا اس لیے شیعہ کا اس دن عید منانا اور خوشی کرنا اپنی فطری بات ہے۔ جیسے ۲۲ رجب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یوم وفات ہے۔ لیکن شیعہ اسے ''رجب کے کونڈے'' کہہ کر کھانے اور خوشی کی تقریبات مناتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۹۹: پاکی کا معیار کیا ہے

''﴿۱﴾ استنجا کا پانی پاک ہے خواہ استنجاء پیشاب اور پاخانے کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۶)

﴿۲﴾ جنابت کی حالت میں نماز جنازہ درست ہے۔

﴿۳﴾ نماز میں صرف سجدے کی جگہ پاک ہونی چاہیئے باقی ناپاک ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۱۱۹۔۱۲۵) بحوالہ پمفلٹ سنی مجلس عمل اسلام آباد)

مسئلہ نمبر ۱۰۰: نماز کن باتوں سے ٹوٹتی اور صحیح ہوتی ہے

''﴿۱﴾ نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں مگر تقیہ کے لیے ایسا کیا جاسکتا ہے۔ (تحریر الوسیلہ ج ۱ ص ۲۸۰)

''﴿۲﴾ اسی طرح فاتحہ کے بعد قصداً آمین کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (ایضاً ج ص ۱۹۰)

''﴿۳﴾ نماز پڑھتے ہوئے سلام کہنے میں کوئی حرج نہیں اور نماز کے دوران سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ (ایضاً ج ص ۱۸۷)

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ خیر خلقہ محمد و علی الہ و اصحابہ و خلفاء الراشدین و اهلبیتہ و ازواجہ و اتباعہ و جمیع امتہ اجمعین.

راقم آثم مہر محمد

۲۵۔ ذوالقعدہ ۱۴۰۶ھ ۲۔ اگست ۱۹۸۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت

اور سبائیوں کے کرتوت

مؤلفہ مولانا حافظ مہر محمد مدظلہ

فہرست مضامین

حضرت عمارؓ کے فضائل	۱
حضرت علیؓ کے فضائل	۲
عمارؓ کے قاتل سبائی باغی ہیں	۳
حضرت عثمانؓ کے فضائل	۴
حضرت علیؓ نے بھی ان کو باغی کہا	۵
تاریخ بھی ان کو باغی بتاتی ہے	۵
حضرت عائشہ طلحہ وزبیر کی	۷
حضرت علیؓ سے محبت	
سبائیوں کی چیرہ دستی	۹
جنگ جمل کے اسباب ونتائج	۹
سبائی درپردہ منافق ہی تھے	۱۱
بلوائیوں نے خفیہ جنگ بھڑکادی	۱۴
طلحہ وزبیرؓ کی شہادت اور	۱۶
حضرت علیؓ کے تاثرات	
تاریخ کی مجرمانہ خاموشی	۱۷
جنگ صفین کے اسباب ونتائج	۱۸
بلوائیوں نے عمارؓ کو قاتل عثمان کہا	۱۹
کیا بیعت امیر شام سے امن ہو جاتا	۲۰
حضورؐ اور صحابہؓ کے تاثرات	۲۲
حضرت علیؓ کی مزید مشکلات	۲۳
بلوائی ہی قاتل عمار ہیں	۲۵
مولانا صفدر مدظلہ کی تحقیق	۲۶
تدعوھم الی الجنۃ کی تشریح	۲۸
عقیدہ اہل سنت اور	۲۹
حضرت علیؓ کے ذکر خیر پر اختتام	

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت

اے عمار! تجھے میرے اصحاب قتل نہ کریں گے تجھے تو صرف باغی ٹولہ قتل کرے گا فرمان نبوی۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنھما جلیل القدر قدیم الاسلام اکابر مہاجرین صحابہ کرامؓ سے ہیں۔ راہ خدامیں آپ کے سب گھرانہ نے سخت تکالیف اٹھائیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب ان تکالیف کو دیکھتے تو فرماتے صبرا یاآل یاسر موعد کم الجنۃ صبر کروایذابرداشت کرو تمہارا ٹھکانہ جنت ہے پہلے آپ کے والد ماجد شہید ہوئے۔ پھر آپ کی والدہ سمیہ رضی اللہ عنھا کو ابو جہل نے نازک مقام پر نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ غریب فیملی تھی صحابہ کرام قلیل اور کمزور تھے دفاع کوئی نہ کر سکتا تھا۔ ایک دن کفار نے آپ کو بھی گھیر لیا۔ قتل کی دھمکی دے کر کلمہ کفر کہنے پر مجبور کیا۔ آپ نے وہ کہہ کر جان تو بچالی مگر پھر روتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ دل میں تو ایمان پکا ہے مگر مجبوراً کلمہ کفر کہہ چکا ہوں میرا کیا بنے گا اسی وقت آیت نازل ہوئی من کفر باللہ من بعد ایمانہ الامن اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان۔ جو بھی ایمان لانے کے بعد کافر ہوگا (بڑی سزا پائیگا) ہاں جب اس کا دل ایمان سے مطمئن ہو (تو کلمہ کفر پر کوئی مواخذہ نہیں) (پ ۱۴ ع ۲۰ سورت نحل)

فضائل :۔

۱۔ حضور علیہ السلام نے اسی موقعہ پر فرمایا اے عمار! مبارک ہو تیرے جیسوں کے لئے اللہ نے آسانی پیدا فرمادی۔

۲۔ آپ کو عمارؓ سے خوب پیار تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجھہ کا فرمان ہے کہ حضرت عمارؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ اسلام سے ملنے کی اجازت چاہی تو آپ نے فرمایا اس طیب و مطیب (خود پاکیزہ اور ستھرے اعمال والے کو خوش آمدید کہہ کر اجازت دو) (ترمذی)

۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جن دو باتوں میں سے حضرت عمارؓ کو چناؤ کا اختیار دیا گیا آپ نے سب سے بہتر۔ آسان یا سخت کا انتخاب فرمایا (ترمذی باختلاف الروایات)

۴۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے ایک عراقی بزرگ سے کہا۔ جو آپ سے مسئلہ پوچھنے شام میں آیا تھا۔ کیا تم میں ابن ام عبد (خادم خاص) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نہیں اور کیا تم میں وہ عمارؓ نہیں جسے اللہ نے حضور علیہ السلام کی زبان مبارک کی شہادت سے شیطان سے پناہ دی ہے کیا تم میں حذیفہؓ نہیں کہ ان کے سوا حضور علیہ السلام کے راز جاننے والا کوئی نہ تھا۔ (بخاری)

۵۔ مسجد نبوی کی تعمیر ہو رہی تھی۔ بڑے بھاری پتھر اور بلاک صحابہ کرامؓ ایک ایک اٹھا کر لا رہے تھے۔ دل لگی کے طور پر حضرت عمارؓ کو دو اٹھوا دیتے تھے، حضرت عمارؓ نے حضورؐ سے کہا قدقتلنی اصحابك یارسول اللہ۔ کہ آپ کے ساتھیوں نے مجھے مار ڈالا تب آپ نے فرمایا یا ابن سمیہ!

لایقتلك اصحابی وانما تقتلك الفئة الباغیة

اے سمیہ کے بیٹے عمار! تجھے میرے صحابی قتل نہ کریں گے تجھے تو ایک باغی ٹولہ قتل کرے گا (سیرت ابن ھشام ج ۱ ص ۴۹۷ واللفظ لہ العقد الفرید لابن عبد ربہ المتوفی ۳۲۸ھ وفاء الوفا للسمھودی ج ۱ ص ۲۵۱ المتوفی ۹۱۱ھ)

یہ حدیث صحاح ستہ کی ہے مگر بعض راویوں نے تعمیر مسجد اور لایقتلک اصحابی ذکر نہیں کیا اور ویدعوھم الی الجنته ویدعونه الی النار ذکر کر دیا۔

حضرت علیؓ کے فضائل :۔

چونکہ عمارؓ کو حضرت علیؓ سے کمال محبت تھی۔

۱۔ آپؐ کا ارشاد ہے جس کا میں مولیٰ ہوں علیؓ بھی اس کے مولیٰ (پیارے دوست) ہیں ترمذی۔

۲۔ نیز فرمایا اے علی آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں (رشتہ و مواخات ایک ہے)

۳۔ علیؓ فرماتے ہیں جب میں پوچھتا حضورؐ بتادیتے جب چپ رہتا تو از خود بتاتے۔

۴۔ نیز فرمایا خدا۔ ابو بکر عمر عثمانؓ کی طرح علی پر بھی رحم فرمائے اسے اللہ حق ان کے ساتھ کردے جدھر وہ جائیں (ترمذی ج ۲ ص ۲۱۳)

۵۔ نیز فرمایا آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔

۶۔ ارشاد ہے کہ اللہ نے مجھے چار صحابہؓ سے محبت کا حکم دیا اور وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ ابو ذر مقداد سلمان علی رضی اللہ عنھم۔

۷۔ ایک دفعہ حضرت علی فاطمہ حسن حسینؓ کو بلایا اور فرمایا یہ میرے گھر کے لوگ ہیں اے اللہ جو مجھ سے ان دونوں سے اور ان کے ماں باپ سے محبت (شریعت کے مطابق) رکھے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اس لئے صفین کی اجتہادی جنگ میں عمارؓ نے آپ کا ساتھ دیا اور شہید ہوئے تو بہت سے لوگوں نے اپنے حضرت معاویہؓ اور آپ کی جماعت پر فٹ کر دیا وہ علیؓ کی محبت اس میں سمجھتے ہیں حالانکہ آپ سے محبت آپ کے کمالات کی وجہ سے ہے خواہ دشمن ہو یا نہ ہو" چونکہ وہ ہمارے دشمن کے دشمن ہیں اس لئے وہ ہمارے محبوب ہیں" یہ خود غرضی کی محبت سبائیوں کی پیداوار ہے یہی حقیقۃً آپ کے دشمن ہیں۔ اب آپ کو پتہ چل گیا ہوگا کہ راوی کی غفلت اور ناتمام روایت سے اور محل و موقع نہ بتانے سے کتنا الٹا اثر پڑتا ہے۔ مجرم چھپ جاتے ہیں اور ناکردہ گناہ دھر لیئے جاتے ہیں۔

عمار کے قاتل سبائی باغی ہیں :۔

ہم نے اس مضمون میں حضرت عثمان عمار اور علیؓ کے قاتلوں کو تاریخ سے ظاہر کرنا ہے اور اس صحیح حدیث کے مصداق میں ہمیں یہ بتانا ہے کہ حضرت عمار کے قاتل جنگ صفین کے دو گروہوں میں سے صحابہ کرامؓ ہرگز نہیں بلکہ باغی ٹولہ ہے

کیونکہ نحوی اصول میں الباغیہ الفئۃ کی صفت ہے۔ یہ صفت موصوف تقتلک کا فاعل ہے فاعل کا وجود فعل سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ جس کا معنی یہ ہے۔ کہ یہ گروہ پہلے سے ہی باغی ہے۔ حضرت عمارؓ کو قتل کرنے کی وجہ سے باغی نہیں ٹھہرا۔ اور اس گروہ کی پہلی بغاوت امام برحق حضرت عثمان ذوالنورین کے خلاف ہوئی جو لغت و شرع کے مطابق ہے۔ مصباح اللغات ص ۶۷ بغی کے تحت ہے فئۃ باغیہ امام عادل کی اطاعت سے نکلنے والی جماعت اور اس سبائی جماعت نے آپ کو شہید کر کے بغاوت کی پہلی لعنت حاصل کی۔ چند ارشادات نبوی ﷺ ملاحظہ ہوں۔

حضرت عثمانؓ کے فضائل :۔

۱۔ مُرہ بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ نے جلدی آنے والے فتنوں کا ذکر کیا ایک صاحب کپڑا اوڑھے گذرے آپ نے فرمایا یہ اس دن ہدایت اور حق پر ہوں گے میں ان کی طرف لپکا تو وہ عثمان بن عفانؓ تھے۔ میں نے منہ کی طرف سے آکر حضور سے پوچھا یہ؟ آپ نے فرمایا ہاں اور قاتل بلوائیوں کو گمراہ اور باطل فرمادیا۔

۲۔ حضرت ابو ھریرۃؓ نے حضور علیہ السلام سے سن کر فرمایا تمہیں جلدی ایک اختلاف اور فتنہ سے واسطہ پڑے گا لوگوں میں سے ایک صاحب نے پوچھا۔ ہمارا رہبر کون ہوگا یا آپ کس کی پیروی کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔

علیکم بالامیر وھو یشیر الی عثمان بذالك بیھقی دلائل النبوۃ (مشکواۃ ص ۵۶۳)

عثمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تم اس امیر کی ضرور اطاعت کرنا۔

جب امیر عثمانؓ کی اطاعت واجب تھی۔ تو نافرمان قاتل بلوائی یقیناً باغی ہوئے۔

۳۔ ایک مرتبہ آپؐ نے عثمانؓ سے فرمایا کہ اللہ تجھے قمیص (خلافت) پہنائیگا منافقین اتروانا چاہیں گے تو ہر گز نہ اتارنا تو ہر گز نہ اتارنا۔

۴۔ ابن عمرؓ مرفوعاً راوی ہیں کہ ایک فتنہ میں عثمان مظلوماً شہید کیا جائے گا (ترمذی)

تو پتہ چلا کہ بلوائی قاتل عثمان ظالم بھی تھے منافق بھی۔ باغی ہونا واضح ہے کہ وہ خلافت چھینتے ہیں جو حضورؐ نہیں اتارنے دیتے۔

حضرت علیؓ نے بھی ان کو باغی اور جاھلی کفار سا کہا :۔

تاریخ طبری ج ۳ ص ۵۰۷ جمل اور تاریخ الخلفا للخضری ص ۷۸ او غیرہ کتب میں ہے۔

"حضرت علیؓ نے خدا کی حمد و ثنا، کے بعد فرمایا۔ کہ خدا نے جاہلیت کی بدبختی کے بعد اسلام کی سعادت بخشی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد یکے بعد دیگرے تینوں خلفاء پر امت کو متفق رکھا۔ آج جس حادثے سے ہم دوچار ہیں امت پر اس گروہ نے اسے مسلط کیا ہے جس نے دنیا ہی کو طلب کیا ہے اس امت پر جو خدائی انعامات ہیں ان پر اس گروہ نے حسد کیا اور اسلام کو ختم کرنے کی ٹھانی یہ لوگ زمانہ جاہلیت کو واپس لانا چاہتے ہیں۔ سنو میں کل مدینہ واپس جارہا ہوں تم بھی میرے ساتھ کوچ کرو وہ لوگ میرے ساتھ ہرگز نہ چلیں جنہوں نے حضرت عثمان پر طعن کرنے یا قتل کرنے میں کسی قسم کی اعانت کی ایسے بیوقوف اپنی جانوں پر لعنت کریں علباء بن ہیثم سالم بن ثعلبہ عبسی اشتر نخعی وغیرہ عبداللہ بن سبا کی پارٹی نے یہ اعلان سنا تو ان کو یقین ہوگیا۔ کہ یہ صلح ان کے قتل پر منتج ہوگی چنانچہ رات کو خفیہ جنگ بھڑکا دی" (ابن خلدون)

تاریخ بھی قاتلین عثمان کو باغی اور ابن سبا یہودی کا پروردہ بتاتی ہے :۔

"عبداللہ بن سبا یمن کا یہودی تھا۔ جس کی طرف روافض کا غالی فرقہ سبائیہ منسوب ہے۔ اس کی ماں کالی تھی اس نے ظاہراً اپنے کو مسلمان کہا اسلامی صوبوں کے دورے کیے تاکہ انہیں ائمہ دین کی اطاعت سے ہٹادے اور ان میں شر پھیلادے اس نے افتتاح تو صوبہ حجاز سے کیا پھر بصرہ اور کوفہ میں پھرتا رہا پھر عثمان بن عفان کے آخر دور میں دمشق گیا اہل شام میں وہ اپنا فتنہ نہ پھیلا سکا اور انہوں نے اسے نکال دیا حتی کہ مصر آ گیا وہاں ایک انجمن بنائی اور اپنا پروگرام و عقیدہ ان کے سامنے رکھ دیا۔ اور کہتا تھا۔ مجھے ان مسلمانوں پر تعجب ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا لوٹنا (قرب قیامت میں) تو

مانتے ہیں مگر حضرت محمد کا لوٹنا نہیں مانتے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ جس خدا نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے وہ آپ کو معاد (قیامت) کی طرف لوٹائیگا (یہ یہودی معاد ہے مراد قیامت سے پہلے لوٹنا تا تھا) تو محمد حضرت عیسیٰ سے زیادہ لوٹنے کا حق رکھتے ہیں اس کی یہ بات (مصریوں نے) مان لی اور اس نے عقیدہ رجعت ایسے گھڑا کہ لوگ بحثیں کرنے لگے۔ اس کے بعد پھر کہنے لگا۔ ہزار نبی آئے جن کی وصی بھی تھے پھر کہنے لگا محمد خاتم النبیین ہیں۔ اور علی خاتم الاوصیاء ہیں۔

پھر کہنے لگا اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کے رسول کی وصیت جاری نہ کرے اور رسول اللہ کے وصی علیؓ کے حق پر قبضہ کر لے اور امت کا انتظام خود سنبھال دے۔ اس کے بعد کہنے لگا عثمان نے بہت سے اموال جمع کر لئے ہیں جو ناحق لیے ہیں اور یہ رسول اللہ کے وحی (اقتدار سے محروم) ہیں تم ان کو اقتدار دلانے کے لئے اٹھو تحریک چلاؤ اور اپنے حاکموں افسروں پر اعتراض سے آغاز کرو بظاہر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عادت اپناؤ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرو۔ انقلاب کی دعوت دو چنانچہ اس نے اپنے ایجنٹ پھیلا دیئے اور مختلف شہروں کے فسادیوں سے خط و کتابت شروع کر دی۔ لوگوں کو خفیہ اپنی طرف دعوت دیتے تھے اور اچھی باتوں کا حکم ظاہر کرتے تھے اور گورنروں کے عیوب بنا کر ہر شہر میں اپنی برادریوں کی طرف لکھتے رہتے تھے حتیٰ کہ یہ جھوٹی افواہیں اور خبریں ہر سرزمین میں پھیل گئیں لوگ ہر جگہ ان کو پڑھتے سناتے تھے اور کہتے تھے۔ کہ شکر ہے ہم تو صحیح سلامت ہیں۔ باقی صوبے اپنے افسروں گورنروں سے کتنے تنگ ہیں یہ فسادی جو ظاہر کرتے نیت اس کے خلاف ہوتی جو کچھ وہ چھپاتے۔ بظاہر اس کے خلاف کہتے الخ' تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۴۳۱ تاریخ طبری ج ۳ ص ۳۷۸۔ ۳۷۹ ابن خلدون رجال کشی تنقیح المقال وغیرہ۔

شیعہ مذہب کا یہی بیج اور نطفہ تھا۔ جس نے ایام حج میں دو ڈھائی ہزار غنڈے جمع کر کے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا جن کا مقابلہ مدنی صحابہ کرامؓ نہ کر سکے کیونکہ حضرت عثمانؓ نے ان کو حملہ روک دیا تھا۔ حضرت امیر معاویہؓ نے شام سے فوج بھیجنا چاہی حضرت عثمان نے فرمایا ضرورت نہیں۔ اہل مدینہ اور بیت المال پر بوجھ ہوگا۔

حضرت علیؓ نے بھی ڈانٹا کہ فوج ہر گز نہ بھیجیں۔

حضرت عائشہؓ طلحہؓ زبیرؓ کی علیؓ سے محبت :۔

اب یہ بلوائی مختلف الخیال تھے۔ مصری۔ جن کے اکثر غنڈے۔ کنانہ بن بشیر عمرو بن حمق۔ عمیر بن ضابی سودان بن حمران۔ اسود تجیبی خالد بن ملجم۔ (قاتل علیؓ بن ملجم کے بھائی) وغیرھم۔ حضرت عثمانؓ کے قاتل تھے۔ حضرت علیؓ کو خلیفہ بنانا چاہتے تھے۔ اور بصری طلحہؓ کو کوفی زبیرؓ کو۔ یہ دونوں بزرگ حضرت علیؓ کے آغاز اسلام سے جگری دوست تھے۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیعت تیسرے دن تب کی جب علی نے کرلی زبیرؓ نے بیعت عثمان کے وقت اپنا حق علی کو دیدیا تھا۔ مسجد نبوی کے بھرے مجمع میں احنف بن قیس نے پوچھا میں قتل عثمان کے بعد کس کی بیعت کروں تو طلحہ و زبیر نے فرمایا علیؓ کی فتح الباری ج ۱۳ ص ۳۴۔ اب بھی بلوائی وغیرہ بیعت کرنے آئے تو انہوں نے انکار کر دیا کہ تم گھروں کو واپس جاؤ ہم تو علی کی بیعت کریں گے ام المومنین عائشہؓ سے عبد اللہ بن بدیل بن ورقا خزاعی نے پوچھا تھا کہ میں قتل عثمان کے بعد کس کی بیعت کروں تو آپ نے فرمایا الزم علیا۔ علیؓ سے وابستہ ہو جاؤ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۷ ۵ مطبعہ دار الفکر احادیث فتن)

اب آپ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہ یہ مایہ ناز اسلام کی عظیم الشان ہستیاں حضرت علیؓ کی حبدار تھیں ان کو ہی خلیفہ برحق اور اپنا پیشوا جانتی تھیں۔ مناقب علی میں ان کی زبان رطب اللسان رہتی تھی۔ کتب حدیث پڑھ دیکھئے۔ ان تینوں (طلحہ زبیر ام المومنین عائشہؓ) کو حضرت علیؓ کا مخالف باغی اور بد خواہ بتانا بناوٹی تاریخ کا بدترین جھوٹ ہے۔ جو حضرت عثمان کے قاتل "فئہ باغیہ" نے اس لئے مشہور کر کے تاریخ کا جز بنا دیا کہ وہ خدائی حکم۔ "کتب علیکم القصاص فی القتلی" مقتولوں کا بدلہ لینا تم پر فرض ہے، "اے عقلمندو! تمہارے لئے زندگی بدلہ لینے میں ہے" (بقرہ پ ۲ ع ۶) حکومت مرتضوی سے جاری کرانا چاہتے تھے۔ مگر حکومت بے بس تھی سبائی فتنہ باغیہ ہی کو سب کچھ کرنے کے اختیارات تھے وہ حضرت علیؓ کی ہرگز نہ مانتے تھے۔ ہاں علیؓ

سے اپنی منواتے تھے۔ اسی اجراء قصاص کے جواب اور اپنی مجبوری میں حضرت علیؓ نے اپنے جگری یاروں۔ طلحہ و زبیرؓ سے یوں معذرت کی "اے بھائیو! جو تم جانتے ہو میں اس سے بے خبر نہیں لیکن میرے پاس اس کی قوت و طاقت کہاں ہے جبکہ فوج کشی کرنے والے انتہائی زور اور اثر پر ہیں وہ (اس وقت) ہم پر مسلط ہیں ہم ان پر مسلط نہیں (یملکوننا ولا نملکھم) (نہج البلاغہ ص ۴۵۶ مترجم مفتی جعفر حسین، طبری ج ۳ ص ۴۵۸) اب ایک سنی عالم کا بیان بھی جگر تھام کر سنیئے۔

داوٗد بن ابی ھند امام شعبیؒ سے رایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے تو لوگ حضرت علیؓ کے پاس آئے۔ جبکہ آپ مدینہ کے بازار میں بیٹھے تھے۔ اور کہنے لگے اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ ہم آپ کی بیعت کر لیں۔

فقال حتی یتشاور الناس فقال بعضھم لئن رجع الناس الی مسارھم بقتل عثمان ولم یقم بعدہ قائم لم یؤمن الاختلاف و فساد الامۃ فاخذ الاشتر بیدہ فبایعوہ (فتح الباری ج ۱۳ ص ۴۵ ج ۳ ص ۴۵۵)

تو حضرت علیؓ نے فرمایا (ٹھہرو) میں لوگوں سے مشورہ تو کر لوں۔ تو کچھ لوگ کہنے لگے۔ عثمان کو قتل کر کے یہ لوگ اگر اپنے شہروں کو واپس چلے گئے اور عثمان کے بعد کوئی خلیفہ کھڑا نہ ہوا تو امت میں فساد اور بگاڑ سے اطمینان نہ ہو گا تو اشترؒ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور سب بلوائیوں نے بیعت کر لی۔

کیا بات آپ کو سمجھ آئی؟۔ حضرت علیؓ تو عام اہل مدینہ مہاجرین و انصارؓ سے بیعت کا مشورہ لینا چاہتے ہیں۔ مگر سبائی مصر ہیں کہ ہم پہل کر کے اپنی جانیں بھی محفوظ کر لیں اور وزیر مشیر کمانڈر انچیف بن کر اہل مدینہؒ پر اپنی دہشت بر قرار رکھیں کتنی دور کی سوچ اور گہری سازش ہے کہ اگر ہم خلیفہ بنائے چلے جاتے ہیں تو اہل مدینہؒ میں کوئی ہمت اور سکت نہیں کہ وہ اپنا خلیفہ چن کر امت کو فتنہ و فساد سے بچا سکیں۔ گویا ہم بلوائی ہی ان کے سیاہ و سفید کے مالک اور امن و صلح کے ذمہ دار ہیں۔

سبائیوں کی چیرہ دستی :۔

افسوس کہ تاریخ انہیں کے سیاہ کارناموں اور ۹۰ ہزار مسلمانوں کے خون سے لبریز ہے ان کی چیرہ دستی ملاحظہ ہو۔ کہ اہل مدینہ کو دھمکی دے کر کہتے ہیں دو دن کی مہلت ہے ورنہ ہم طلحہ زبیر علیؓ کو قتل کر دیں گے تب یہ لوگ علیؓ پر چھا گئے کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں (طبری ج ۳ ص ۴۵۶)

مولانا معین الدین ندوی سیر الصحابہ ج ۲ ص ۹۱ حضرت زبیرؓ کے حالات میں لکھتے ہیں۔

حضرت علیؓ کی مسند نشینی کے بعد بھی مدینہ میں امن و امان قائم نہ ہو سکا۔ سبائی فرقہ جو اس انقلاب کا بانی تھا اور فتنہ و فساد کے نئے نئے کرشمے دکھاتا رہتا تھا جاہل بدوی جو ہمیشہ ایسے لوٹ مار کے موقعوں میں شریک ہو جاتے سبائیوں کے ساتھ ہو گئے حضرت علیؓ نے کوشش کی کہ یہ لوگ اپنے اپنے وطن کی طرف واپس لوٹ جائیں اور بدویوں کو بھی شہر سے نکال دیا جائے لیکن سبائیوں کے انکار اور ضد کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی (بحوالہ تاریخ طبری ص ۳۰۸۱)

یہی وہ چوک اور جنکشن تھا کہ گاڑیوں کو اپنے الگ الگ رخ پر چلانا تھا۔ مگر سبائیوں نے کانٹے غلط سمتوں پر بدلا دیئے اور گاڑیاں ٹکرانے سے امت مسلمہ تباہ ہو گئی۔ حضرت عثمانؓ کے قاتل سبائیوں کی انہی سازشوں کی وجہ سے مسلمانوں میں دو بڑے ہولناک تصادم ہوئے مجبوراً ان کی تفصیلات تاریخ سے نقل کی جاتی ہیں۔

جنگ جمل کے اسباب و نتائج :۔

جنگ جمل اور اسی طرح صفین جو بلوائیوں کی سازش اور صحابہ و تابعین میں محض اجتہاد اور اختلاف رائے کے سبب ہوئی تھیں ان کے نقصانات اور فرقہ وارانہ فسادات سے آج تک دنیا دکھ کے چرکے سہ رہی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ کے ساتھی قیس بن عباد کے پوچھنے پر فرمایا کہ "مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے متعلق کچھ نہ فرمایا بلکہ یہ میری اپنی رائے تھی (ابو داؤد ج ۲ ص ۲۹۴) وجہ یہ ہوئی

کہ آپ طالبین قصاص سے بیعت لینا چاہتے تھے اگرچہ بلوائیوں کے علاوہ عام مہاجرین و انصارؓ اہل مدینہ نے حضرت طلحہ وزبیر سمیت بیعت کر لی تھی صرف حضرت امیر معاویہ اور اہل شام نے نہ کی تھی مگر یہ سب مصر تھے "کہ بلوائی آپ کے لشکری ہیں ان سے بدلہ لے لیں پھر ہم بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہی افضل اور حقدار ہیں" اگر بلوائی آپ کے مخلص اور حکومت کے خیر خواہ ہوتے تو درجن بھر قاتلین عثمان حضرت علیؓ کے سپرد کر دیتے آپ بدلہ لے کر سب رعایا کو خوش کر کے اپنا ہمنوا بنا لیتے اور خانہ جنگی کی بجائے اسلامی لشکر خلفاء ثلاثہ کی طرح کفار پر ہی یلغار کرتے تو تاریخ کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ تاریخ کا حضرت معاویہؓ پر ہی یہ الزام ہے کہ وہ سامنے کیوں آگیا اس لشکر کو شام میں کیوں گھسنے نہ دیا جیسے کہ حضرت عثمان کی شہادت سے پہلے سبائی تحریک کو شام سے نکال دیا تھا اور انہوں نے دھمکی دی تھی کہ ہماری حکومت آنے والی ہے تم سے نمٹیں گے" (طبری)

اگر معاویہؓ رکاوٹ نہ بنتے تو وہ بلوائی پورے ملک میں قتل و غارت کرتے جیسے حضرت علیؓ ان باغی خارجیوں کے ساتھ جنگ لڑنے میں مسلمانوں کو ابھارتے ہیں "کیا تم معاویہ اور اہل شام سے لڑنے تو جاتے ہو اور ان کو آزاد چھوڑتے ہو جو تمہاری اولادوں اور مالوں کے مالک بن جائیں گے انہوں نے ناحق خون بہائے اور لوگوں میں خوب قتل و غارت کی اللہ کا نام لے کر ان سے لڑو (ابو داؤد ج ۲ ص ۳۰۹) یہ خارجی بلوائی زیادہ تر مصر کے اور بصرہ کوفہ وغیرہ کے ڈاکو بدوؤں پر مشتمل تھے۔ مدینہ میں ان کے تشدد تسلط اور قتل کے خوف سے سینکڑوں اموی حضرت عثمان کے ورثاء اور رشتہ دار شام کو بھاگ گئے جن میں حضرت عمرؓ کے صاحبزادے عبید اللہ بھی تھے کیوں کہ ان مجوسی سبائیوں نے سب سے پہلا آرڈر یہ دیا کہ اسے قتل کر دو کیونکہ اس نے ۱۲ سال پہلے اپنے والد کے بالواسطہ قاتل ایرانی ذمی شہزادہ ہرمزان کو گواہ مل جانے کی وجہ سے قتل کر دیا تھا جس کی دیت تمام مہاجرین و انصارؓ کے اتفاق سے حضرت عثمان نے ادا کر دی تھی۔

دو درجن کے قریب اکابر صحابہ۔ سعد بن ابی وقاص سعید بن زید بن عمرو بن نفیل۔ جس کے موحد والد کو آپ نے ایک امت اور جنتی قرار دیا تھا عبد اللہ بن عمر محمد

بن مسلمہ ابو بکرہ نفیع بن الحارث قدامہ بن مظعون اسامہ بن زید سلمہ بن سلامہ صہیب مہاجرین میں سے اور حسان بن ثابت، کعب بن مالک، مسلمہ بن مخلد، ابو سعید نعمان بن بشیر، زید بن ثابت، رافع بن خدیجہ، فضالہ بن عبید، کعب بن عجرہ انصار میں سے وغیرہ رضی اللہ عنہم بروایت جریر از مدائنی بحوالہ (البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۲۲۷ طبیروت) نے بیعت نہ کی ان حضرات کو معاذ اللہ حضرت علیؓ سے کوئی کدورت نہ تھی صرف اس لئے بیعت نہ کی اور گھروں میں تنہا بیٹھ رہے کہ جب تک بلوائی گھروں میں واپس نہ جائیں دربار مرتضوی میں ہماری کوئی شنوائی نہیں جانوں کا خوف الگ ہے۔ کاش کہ یہ اکابر بہادر صحابہ حضرت علیؓ کے دربار میں خود ہی پہنچ جاتے یا علی ان کو گھروں سے بلا کر اپنی کابینہ اور مشوروں میں شامل کر لیتے کہ، وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ پ ۲۵ پر عمل ہو جاتا اور امت محمدیہ قتل و غارت سے بچ جاتی۔

سبائی در پردہ منافق ہی تھے :۔

مگر حضرت علیؓ تو مجبور تھے آئندہ کے حالات اور ان کی منافقانہ چالوں سے آگاہ نہ تھے۔ جیسے خود حضور علیہ السلام سے خدا فرماتے ہیں۔ **لا تعلمهم نحن نعلمهم** ان کو آپ نہیں جانتے ہم جانتے ہیں۔

جاننے والا خدا ان کے کرتوت یہ سناتا ہے۔

۱۔ کچھ لوگ کہتے ہیں ہم خدا و قیامت پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہرگز مومن نہیں خدا اور مومنوں کو دھوکہ دیتے ہیں (بقرہ پ ۱)

۲۔ جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مومن ہیں جب اپنے شیطانوں (عبداللہ بن سبا یہودی جیسوں) سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے ہی ہیں مسلمانوں سے ٹھٹھا مذاق (اور دھوکہ) کرتے ہیں۔ پ ۱

۳۔ کچھ لوگ وہ بھی ہیں (اخنس بن شریق اور اشتر نخعی جیسے) جن کی بات دنیا میں آپ کو پسند آتی ہے اور وہ اللہ کو اپنے دل ے اخلاص کا گواہ بناتے ہیں حالانکہ وہ بدترین جھگڑالو ہیں (پ ۲ ع ۹)

۴۔ اور اگر وہ منافق بات کریں تو آپ ان کی بات سنیں گے گویا وہ جمے ہوئے لکڑی کے ستون ہیں وہ (مسلمانوں کے مشورہ کی) ہر آواز اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی تو مسلمانوں کے دشمن ہیں ان سے بچ کر رہئے اللہ ان کو برباد کرے کدھر بھٹک گئے ہیں۔ (منافقون پ ۲۸ ع ۱۳)

۵۔ اللہ آپ کو معاف کرے ان کو چھٹی کیوں دیدی (نہ دیتے) تو آپ پر واضح ہو جاتا کہ سچے کون ہیں اور جھوٹوں کو بھی جان لیتے (توبہ ع ۷ پ ۱۰)

ہمارے خیال میں حضرت طلحہ اور زبیرؓ نے حضرت علیؓ کی بیعت برضاء و رغبت اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کی تھی ۲۰ ذی الحجہ سے جمادی الاولیٰ تک ۵ ماہ بھرپور کوشش کی کہ سبائی گھر چلے جائیں پھر در جن بھر قاتلوں سے بدلہ لیا جائے کوفہ اور بصرہ کی گورنری بھی مانگی تاکہ بلوائیوں کو وہیں کنٹرول کر لیں۔ عرب کے مشہور سیاستدان حضرت مغیرہ بن شعبہ عبداللہ بن عباس حضرت حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنھم نے یہی مشورہ دیا کہ ان کو عہدے دو صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاؤ مدینہ سے نہ نکلنے دو (البدایہ ج ۷ ص ۲۳۵) ابن عباسؓ نے کہا معاویہ کو ابھی معزول نہ کرو طبری ج ۳ ص ۴۶۱ ابھی تک سب کچھ آپ کے قبضے میں ہے مفسدوں سے خود نمٹو سب لوگ آپ کے ہو جائیں گے۔

چونکہ ان مشوروں میں سبائیوں کی موت تھی رد کر دیئے گئے حضرت حسنؓ نے چیخ کر کہا ابا جی آپ پر فلاں فلاں (اپنی منوانے میں) غالب آ گئے۔ (طبری) مولانا شاہ معین الدین ندوی لکھتے ہیں۔ "ابن عباس نے حضرت علی کو کہا میری بات مانئے، گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھ جائیے یا اپنی جاگیر ینبع میں چلے جائیے لوگ تمام دنیا کی خاک چھان ماریں گے لیکن آپ کے سوا کسی کو خلافت کے لائق نہ پائیں گے خدا کی قسم اگر آپ ان مصریوں (قاتلان عثمان خارجی زیادہ تر انہیں سے بنے) کا ساتھ دیں گے تو کل آپ پر ضرور عثمان کے خون کا اتہام لگ جائے گا"۔

حضرت علی! اب کنارہ کش ہونا میرے امکان سے باہر ہے۔

ابن عباس! معاویہ کو برقرار رکھ کر اپنا طرفدار بنا لیجئے (کیونکہ ان کو اپنا

مفتوحہ علاقہ پسند ہے آپ کا معاون بنارہے گا تاریخ)

حضرت علی! غصہ سے برھم ہو کر ابن عباسؓ کو سختی سے کہتے ہیں "خدا کی قسم یہ کبھی نہیں ہو سکتا طبری ص ۳۰۸۵ (سیر الصحابہ ج ۲ ص ۲۴۰)

یہی وجہ ہے کہ مصری باغیوں کا مداح فرقہ خاصہ آج تک ان علوی خیر خواہ ۴ مشیروں کو اچھا نہیں سمجھتا۔

حضرت طلحہ وزبیرؓ مایوس ہو کر مکہ آگئے حضرت عائشہؓ اور اہل مکہ کو مدینہ کے یوں دردناک حال سنائے۔

"ہم اعراب کے شوروشہ کے خوف سے مدینہ سے بھاگ آئے ہیں اور ہم نے وہاں ایسی حیران قوم کو چھوڑا ہے جو نہ حق کو پہچانتی ہے اور نہ باطل سے احتراز کرتی ہے اور نہ اپنی جانوں کی حفاظت کرتی ہے۔ (طبری ج ۳ ص ۴۶۹ سیر الصحابہ ج ۲ ص ۹۲)

چنانچہ حالات کی اصلاح۔ دراصل حضرت علیؓ کی امداد۔ اور بلوائیوں کو آپ سے ہٹانے کے لئے اہل مکہ نے طلحہ وزبیر کو ایک ہزار کا لشکر فراہم کیا طبری ج ۳ ص ۴۷۲ اور صنعاء پر حضرت عثمان کے گورنر یعلی بن امیہ نے ۴ لاکھ درہم ۷۰ قریشی نوجوان اور حضرت عائشہؓ کو عسکر نامی اونٹ ۸۰ دینار میں خرید کر دیا۔ اس پر حضرت علیؓ نے اپنے حامیوں کے سامنے تبصرہ یوں فرمایا۔

"تمہیں پتہ ہے مجھے کن سے واسطہ پڑا۔ سب لوگ حضرت عائشہؓ کے زیادہ فرمانبردار ہیں۔ حضرت زبیرؓ سب سے زیادہ طاقتور ہیں طلحہ سب لوگوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔ یعلی بن امیہ سب لوگوں سے زیادہ خوشحال ہیں (البدایہ والنہایہ فتح الباری ج ۱۳ ص ۵۵)

یہ دونوں حضرات مزید کمک لینے کیلئے اپنے مقبول شہر بصرہ آگئے گورنر سے معمولی جھڑپ کے بعد بصرہ پر قبضہ ہو گیا۔ قبل اس کے کہ ان کا معقول وفد یا نمائندہ مدینہ میں حضرت علیؓ کو جا کر بتاتا کہ حالات ہمارے قابو میں ہیں آپ تشریف لائیں تاکہ باہمی مشورہ سے بلوائیوں سے نمٹیں۔ بلوائی فوراً مدینہ پہنچے آپ کو ابھارا کہ اب بصرہ کے بعد مدینہ پر بھی چڑھائی ہونے والی ہے لشکر لے کر پہنچیں آپ تیار ہو گئے۔

اہل مدینہ نے بہت منت سماجت کی کہ لشکر لے کر وہاں نہ جائیں عبداللہ بن سلامؓ نے کہا کہ "پھر سلطان المسلمین مدینہ لوٹ کر نہ آسکے گا از خود ملیں مفاہمت کی شکل نکل آئیگی"۔ مگر بے سود۔ پھر اہل مدینہ نے چنداں ساتھ نہ دیا آپ ۹۰۰ افراد لے کر مدینہ سے بصرہ پہنچے صحابہ بہت کم تھے بقول امام شعبی ۶ بدری آپ کے ساتھ ہوئے (عمار کے علاوہ) ابوالہیثم بن تیہان ابو قتادہ انصاری زیاد بن حنظلہ۔ خزیمہ بن ثابتؓ (البدایہ ج ۷ ص ۲۳۴) افسوس کہ یہ اکابر اس وقت بھی باہم نہ مل سکے ورنہ معاملہ بہت آسان تھا۔ مزید امداد کے لئے اشتر نخعی کوفہ پہنچا یہ تو زبیر کا شہر تھا اس کے ساتھ کوئی نہ چلا گورنر کوفہ حضرت ابو موسیٰ اشعری نے خالی واپس کر دیا اب حضرت علیؓ نے ایسی دو ہستیوں کو بھیجا جن کے ایمان و کردار پر سب مسلمانوں کو ناز ہے یعنی عمار بن یاسرؓ اور ریحانہ رسول دلبند بتول حضرت حسن المجتبیٰ رضی اللہ عنھم۔ حضرت عمار نے جامع مسجد میں فرمایا "لوگو! معاملہ بہت نازک ہو چکا ہے ایک طرف ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ ہیں جو تمہارے نبی کی اس جہان میں بھی زوجہ ہیں اور آخرت میں بھی زوجہ ہیں۔ دوسری طرف آپ کے چچازاد امیر المومنین علی ہیں اب تم کس کی مانو گے زوجہ نبی کی یا علیؓ کی؟ ہائے دنیا حیران تھی کہ کیا ہو گیا کس کی مانیں اور کسے رد کریں؟ تقریر ناکام رہی۔ اب سبط پیغمبر تشریف لائے جو شکل و اعمال میں حضورؐ کے مشابہ تھے عقل و خطابت کا جوہر خاص ملا تھا بڑی تہذیب اور شائستگی سے ایک ہی تقریر میں لوگوں کا دل موہ لیا گورنر نے مخالفت کی اس کو مسجد سے نکالدیا اور ۹۶۵۰ کا لشکر لے کر بصرہ پہنچ گئے۔

بلوائیوں نے خفیہ جنگ بھڑکا دی :۔

اب حضرت علی طلحہ زبیرؓ باہم تنہا ملے تو پتہ چلا کہ کوئی کسی کا مخالف نہیں سب اللہ کے قانون کے علمبردار اور صرف سبائیوں کے دشمن ہیں جو لگائی بجھائی سے مسلمانوں کو آپس میں لڑانا چاہتے ہیں۔ طبری تاریخ الخلفاء للخضری سے ابھی آپ پڑھ چکے ہیں کہ حضرت علیؓ نے صلح کا اعلان کر کے سبائیوں سے کہا "مفسدو! میرے لشکر سے نکل جاؤ" اپنی بے وقوفی پر ماتم کرو اب ہر تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان مفسدوں نے خفیہ

رات کو میٹنگ کی، کہ رات فریقین میں سو کر خفیہ جنگ چھیڑ دو" چند اقتباسات یہ ہیں۔

ا۔ لشکر علوی کے کمانڈر انچیف مالک بن ابراہیم اشتر نخعی نے کہا خدا کی قسم ان کا مشورہ ہمارے بارے ایک ہی ہے کہ ان کی صلح ہمارے خون پر ہو گی آو طلحہ کو تو عثمان کے ساتھ ملادیں تاکہ ہم پر خاموشی سے راضی ہو جائے (معلوم ہوا مروان کا طلحہ پر تیر چلانے کی روایت جھوٹ ہے) ان کے قائد ابن سبا یہودی نے کہا کہ طلحہ اور اس کے ساتھی تو ۵ ہزار ہیں اور تم اڑھائی ہزار ہو تم ایسا نہیں کر سکتے (اندازہ لگایئے کہ پروپیگنڈہ کتنی بڑی طاقت یا لعنت ہے کہ ان ۲۵۰۰ نے یہاں ۱۰ ہزار کا خون بہایا۔ پھر ۵۔۱۰۔۲۰ ہزار بن کر صفین پہنچے اور ۷۰ ہزار شہید کروائے) طبری ج ۳ ص ۵۰۷ طبع بروت نے مزید یہاں لکھا ہے کہ اشتر نخعی نے کہا۔ طلحہ اور زبیر کی پالیسی تو واضح ہے مگر علیؓ کی پالیسی کو ہم آج تک نہ سمجھ سکے۔

فهلموا فلنتوائب على عليٌّ فنلحقه بعثمان فتعود فتنة
يرضى منا فيها بالسكون

آو علی پر بھی (معاذاللہ) بھرپور حملہ کریں اسے عثمان سے ملادیں
ایسا فتنہ برپا ہو گا کہ علی ہم سے پرسکون خوش ہو گا۔

ابن سوداء نے اسے خوب ڈانٹا دفع ہو جا پھر تو ہم بے نقاب بالکل ننگے (مسلمانوں کے دشمن) ہو جائیں گے (آئندہ اور جنگیں بھی تو لڑانی ہیں)

۲۔ علباء بن ہیثم نے کہا فریقین سے الگ تھلگ رہو جب تک تمہارا کوئی سردار مقرر نہ ہو ابن سوداء نے کہا خدا کی قسم لوگ پسند کرتے ہیں کہ تم الگ ہو تو تمہیں پرندوں کی طرح اچک لیں۔

۳۔۴۔ سالم بن ثعلبہ اور سوید بن ابی ادفی سے کہا اپنا فیصلہ پختہ کر لو۔

۵۔ تو ابن سوداء نے کہا اے میری قوم (یعنی سبائی مسلمان نہیں) تمہاری کامیابی اسی صورت میں ہے کہ لوگوں میں گھل مل کر رہو اور کل جب لوگ ملیں تو دونوں میں گھس کر نعرہ "مخالف نے غداری کی" لگا کر جنگ شروع کر دو کہ لوگ لڑائی سے بچ نہ سکیں گے اور اللہ طلحہ زبیر اور علی کو باہم الجھا دے گا" اس عہد و پیمان پر وہ

دونوں لشکروں میں جا کر سو گئے سحری کو جنگ بھڑکا دی (ابن خلدون ج ۲ ص ۱۰۷)

طلحہ وزبیر کی شہادت اور حضرت علیؓ کے تاثرات :۔

افسوس کہ اعلان صلح سن کر سوئے ہوئے بے فکر لوگ اپنا تحفظ نہ کر سکے اس غیر ارادی اچانک جنگ میں بقول ابن حجر ۱۳ ہزار افراد کام آئے حضرت علیؓ نے طلحہ وزبیر کو ایک حدیث یاد دلائی۔ جو قابل تحقیق ہے۔ دونوں جنگ سے علیحدہ ہو گئے نماز پڑھ رہے تھے کہ ابن جرموز وغیرہ نے ان کو شہید کر دیا افسوس کہ حضرت علیؓ اپنے فوجیوں سے ان کی حفاظت نہ کر سکے اگرچہ آپ نے طلحہ کی لاش کو دیکھ کر فرمایا کاش میں ۲۰ سال پہلے فوت ہو گیا ہوتا پھر آپ کے شل ہاتھ کو چوم کر فرمایا احد میں اس ہاتھ نے رسول اللہ کو شہید ہونے سے بچایا تھا پھر آپ اور آپ کے مخلص ساتھی طلحہ و زبیرؓ پر رونے لگے۔ ایک شخص نے حضرت علیؓ کو آکر کہا طلحہ کا قاتل آپ سے ملنا چاہتا ہے (جو مروان نہیں سبائی حبدار تھا) تو فرمایا اسے دوزخ کی بشارت دو پھر علی کرم اللہ وجہہ فرماتے تھے اے اللہ میں عثمان کے قاتلوں سے بری ہوں (تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۸۹) آپ نے اپنے پھوپھی زاد حضرت زبیرؓ کے قاتل عمرو بن جرموز کو بھی ارشاد نبوی کے مطابق جب جہنم کی بشارت سنائی تو وہ بولا نقتل اعداءکم وتبشرونا بالنار (الاخبار الطوال) ہم تو تمہارے دشمن قتل کریں تم ہمیں دوزخ کی بشارت دو (عجیب انصاف ہے؟) پھر اس نے آپ کے سامنے خودکشی کر لی تو آپ نے فرمایا حضور نے سچ فرمایا تھا کہ یہ (اور آج کے بھی اس کے مداح) دوزخی ہیں اس جنگ میں حضرت علیؓ بھی۔ حضرت عائشہ کی طرح۔ حضرت عثمان کے قاتلوں اور ان کے حبداروں پر لعنت بھیجتے تھے اللھم العن قتلة عثمان واشیاعھم (ص ۸۹ ج ۷) تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۸۸ اور دونوں کے متعلق یہ آیت پڑھتے تھے ہم نے ان کے دلوں سے کینہ نکال دیا جنت میں وہ بھائیوں کی طرح آمنے سامنے بیٹھے ہیں۔ (پ ۱۴ ع ۴)

جمل عائشہ کے اردگرد آپ کی حفاظت کے لئے آنے والے بنوضبہ وغیرہ کے ۵ ہزار مسلمان بے رحم اشتر نخعی نے شہید کئے حضرت علیؓ اس یکطرفہ مسلم کشی

سے بہت پریشان ہوئے اشتر سفا کی تو آپ کے کہنے سے نہ رک سکتا تھا البتہ آپ نے کو نچیں کٹوا کر اونٹ کو گرایا اہل بصرہ کی شکست کا اعلان کیا حضرت عائشہ کو شہید ہونے سے بچالیا اور باعزت مدینہ کی طرف رخصت کیا اور اعلان فرمایا لوگو! یہ تمہارے نبی کی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بیوی ہیں ولھا حرمتھا الاولی. ان کی وہی پہلی عزت بر قرار ہے سوائے اس کے کہ ان سے عورتوں جیسی غلطی ہوئی اور مقابلے پر آگئیں (حالانکہ لڑنے نہیں صلح کرانے آئی تھیں) پھر حضرت عائشہ نے بھی علیؓ کی تعریف کی کہ میری ان سے شکر رنجی ایسی ہے جیسے دیور سے ہو جاتی ہے رضی اللہ عنھما باہر دو سبائیوں نے حضرت عائشہ کو اماں کہہ کر بھی تنقید کی تو حضرت علیؓ نے اپنے ایس پی قعقاع بن عمرو سے ان کو ۱۰۰/۱۰۰ درے لگوائے۔

اگر پاکستان میں حضرت علیؓ کا یہ قانون سزا لاگو ہو جائے تو فرقہ وارانہ جھگڑے بہت کم ہو جائیں۔

تاریخ کی مجرمانہ خاموشی :۔

ہم اب نہایت افسوس سے تاریخ کا یہ سقم اور خلا ذکر کرتے ہیں کہ فتح بصرہ کے بعد ۵۰ لاکھ درھم کا شاھی خزانہ ۱۰ ہزار سبائی لشکر نے فی کس پورا ۵۰۰/۵۰۰ درہم بانٹ لیا مسلم کشی کی اجرت مل گئی۔ ایک لڑکی نے اپنے والد سے پوچھا آپ انعام کیوں نہیں لائے اس نے کہا وہ ثابت قدموں کو ملا میں تو بھاگ آیا ہوں۔ جبکہ یہ تعجب کی بات ہے کہ یہ ۱۰ ہزار ہی لڑنے گئے ۱۰ ہزار ہی واپس آئے کیا ایک بھی نہیں مرا؟ مگر جو۔ ۱۰/۱۲ ہزار بصری شہید ہوئے اتنی عورتیں بیوہ ہوئیں ہزاروں بچے یتیم ہوئے کنواروں کے غریب والدین مصیبت میں گرفتار ہوئے لیڈر تو ان کے واصل بحق ہو گئے تھے جن کے بارے حضورؐ کا ارشاد تھا "احد ٹھہر جا تیرے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید (طلحہ و زبیرؓ) ہیں (بخاری و مسلم) کیا اسلامی حکومت نے ایسے یتامی اور زخمیوں کو بھی کچھ دیا تاریخ خاموش ہے۔

اب ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ حکومت یہ تحقیقات کرتی کہ اعلان صلح کے بعد

جنگ کیوں ہو گئی کس نے کی تحقیقاتی کمیشن قائم ہو تا وہ با قاعدہ رپورٹ مرتب کر کے مجرموں کو سنگین سزائیں دیتا۔ انصاف کون کرے کس سے کرائے حضرت علیؓ کے قتل کا مشورہ دینے والا اشتر نخعی ہی امیر اور کمانڈر تھا مصری غنڈے جرنیل تھے سوئے ہوئے بصریوں عراقیوں کو خوب کا ٹا ان پر یہ شعر کہا گیا ہے۔

اینچنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

عباسی دور میں اموی دشمنی نشہ کے تحت ابو مسلم خراسانی سفاح کے مداح تاریخ مرتب کرنے والے قلمکار اس خلاء کو بھی اپنی نکتہ آفرینیوں سے کچھ پر کرتے تو اصحاب رسول کی کردار کشی کرنے والی تاریخ کچھ تو ہمارا غم دور کرتی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

جنگ صفین کے اسباب و نتائج :۔

چونکہ حضرت عثمان کے چچازاد بھائی حضرت امیر معاویہ۔ جن کے پاس آپ کے صاحبزادے پناہ گزین تھے نے یہ شرط لگادی تھی "کہ پہلے عثمان کا بلوائیوں سے بدلہ لو پھر ہم سے بیعت لو" اس لیے شام پر چڑھائی کی تیاریاں تو جنگ جمل سے پہلے ہو رہی تھیں مگر یہ حادثہ پیش آگیا۔ اب بلوائیوں کے حوصلے بہت بڑھ گئے خود فرمائیں یا تو اشتر نخعی کوفہ سے ناکام گیا پھر حضرت حسنؓ نے اپنے ایمانی زور اور رشتہ نبوت کی وجہ سے صرف ساڑھے نو ہزار کا لشکر فراہم کیا اب ایک دو ماہ کے اندر تقریباً نوے ہزار کا لشکر فراہم ہو گیا مفتی جعفر حسین لکھتا ہے " چنانچہ کوفہ اور اطراف و جوانب کے لوگ وہاں پر جوق در جوق آنے شروع ہو گئے اور بڑھتے بڑھتے ان کی تعداد اسی ہزار سے تجاوز کر گئی" نہج البلاغہ ص ۳۵۶۔ یہ لشکر شام کے شہر حلب کے مشرقی کنارے دریائے فرات کے پاس میدان میں خیمہ زن ہوا تاکہ بیعت نہ کرنے اور معزولی امارت کا حکم نہ ماننے اور قصاص کا مطالبہ کرنے والے امیر شام کو اطاعت کا سبق سکھایا جائے۔ طبری کا بیان ہے کہ عدی بن حاتم یزید بن قیس ارحبی شبث بن ربعی زیاد بن حفصہ معاویہ کے پاس گئے آپ کے فضائل بیان کئے اور جماعت سے ملنے کی دعوت دی پھر دھمکی دی۔

یا معاویہ لا یصبك اللہ واصحابك بیوم مثل یوم الجمل فقال معاویہ کانك انما جئت متھددا لم تات مصلحاالخ

اے معاویہ خدا تجھے وہی عذاب نہ دے جو جمل والوں کو ملا معاویہ نے کہا تم تو دھمکی دینے آئے ہو صلح کرانے نہیں تم ہی تو عثمان پر حملہ آور تھے۔

کاش کہ یہ سفارتی دعوت خود بلوائی نہ دیتے۔ حضرت ابن عباس ابو ایوب انصاری جیسے معتدل اکابر صحابہؓ دیتے تو معاویہؓ کو رام کر لیتے اب حضرت معاویہ کو خدا کی تعریف کے بعد جواب میں کہنا پڑا۔ تم اطاعت و جماعت کی دعوت دینے آئے ہو۔ جماعت تو ہمارے پاس بھی ہے۔ رہی تمہارے ساتھی کی اطاعت تو ہم نہیں کرتے کیونکہ اس نے ہمارے خلیفہ کو قتل کیا (غلط فہمی ہے حضرت علیؓ نے نہج البلاغہ میں تردید کی ہے ونحن منہ بر آء) ہماری جماعت (مسلمین) کو متفرق کیا ہم پر حملہ آوروں اور عثمان کے قاتلوں کو پناہ دی اگر اس کا خیال ہے کہ وہ قاتل نہیں تو ہم آپ کو قاتل نہیں کہتے مگر یہ تو بتاؤ قاتلان عثمان تم جیسے لوگ ہیں تم ان کو جانتے ہو کہ وہی تمہارے ساتھی کے لشکری ہیں وہ قاتل ہمارے حوالے کر دے کہ ان کو ہم بدلہ میں قتل کریں پھر ہم تمہاری اطاعت کر کے جماعت میں مل جائیں شبن کہنے لگا اے معاویہ کیا تجھے پسند ہے تو موقع پائے تو عمار کو بھی بدلہ میں قتل کرے۔ (الخ طبری ج ۴ ص ۲۔۳)

بلوائیوں نے عمار کو قاتل عثمان کہا :۔

اب آپ اندازہ لگائیں کہ یہ صحابہ اور مسلمانوں کے دشمن، حضرت عمارؓ بن یاسر کو بھی قاتل عثمان اور مجرم بتا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں ورنہ عمار قتل عثمان سے بری ہیں۔ ان کے قاتل یہی سبائی ہیں کوئی اور نہیں۔ مطالبہ قصاص میں بلوائیوں کی صاف موت تھی اس لئے حضرت علیؓ اور آپ کا لشکر اسے ہرگز نہ مان سکتا تھا۔ معاویہؓ اپنے موقف سے اس لئے نہ ہٹ سکتے تھے کہ قتل عثمان سے چند ماہ پہلے بلوائیوں نے آپ کو دھمکی دی تھی "تم نے اپنے صوبہ شام میں ہمیں اپنا مشن (بغاوت عثمان) نہ چلانے دیا

ہماری حکومت آنے والی ہے ہم تم سے نمٹیں گے (طبری حالات ۳۵ھ)

حضرت معاویہ پر آیت بغاوت پڑھنے والے حضرات ان سبائیوں پر بھی پڑھ دیا کریں کیونکہ پہل انہوں نے کی اب خدا کا قانون وہ نہیں چلنے دیتے۔

فان بغت احدهما على الاخرىٰ فقاتلوا التى تبغى حتى تفئى الى امر الله الخ (پ ۲۶ حجرات ع ۱)

اگر ایک گروہ دوسرے پر چڑھائی کرے۔ تو چڑھائی کرنے والے سے لڑو جب تک وہ اللہ کے قانون کی طرف لوٹ نہ آئے۔ اگر لوٹ آئے تو انصاف سے صلح کرو اللہ انصاف والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضرت معاویہؓ پر آیت اس لئے فٹ نہیں کہ وہ کسی پر چڑھائی کرنے نہیں گئے اپنے گھر میں تحفظ کر کے بیٹھے ہیں اطاعت امیر پہلے ان سے تو کرالو جو عثمان کو قتل کر کے دندناتے پھرتے ہیں اور اب شام پر چڑھائی کر دی ہے۔

حضرت معاویہ کو ان کی یہ دھمکی بھولی نہ تھی اب حضرت علیؓ کے ہاتھ میں بیعت تو بعد میں ہوتی مگر بلوائی معاویہؓ کا سر اپنے ہی گھر میں پہلے قلم کر دیتے حضرت طلحہ زبیر اور ۱۲ ہزار بصریوں کا حشر آپ کے سامنے تھا۔ بلوائیوں کے آگے سر جھکانے کی معاویہؓ نے غلطی نہیں کی۔ بس! یہی وہ جرم ہے کہ بلوائی نما یا بلوائی نواز مورخ آپ کو باغی لکھتا آرہا ہے اور اسے ہمارے بعض مورخین و مؤلفین اپنی کتابوں میں درج کرتے آرہے ہیں۔

کیا بیعت امیر شام سے امن ہو جاتا؟:۔

ذرا غور فرمایئے کہ اگر معزول ہو کر حضرت امیر معاویہؓ آپ کی بیعت کر کے مسلمانوں سے مل بھی جاتے تو کیا بلوائی خوش ہو جاتے؟ اور قاتل حضرت علیؓ کے حوالے کر دیتے اور آپ بدلہ لے کر مسلمانوں کو ایک امت بنا لیتے؟

یا خود آپ کے لشکر میں پھوٹ پڑ جاتی جیسے تحکیم کے وقت پڑی؟ کیا یہ حقیقت نہیں کہ بیعت ہو یا انکار ان بلوائیوں کا مقصد صرف مسلمانوں کو باہم لڑانا تھا۔؟

تاریخ بتاتی ہے کہ عراق سے جو سفیر بھی شام میں صلح کے لئے بھیجا گیا وہ

معقول طریقہ سے بات نہ کرتا بس صرف برا بھلا کہتا تلوار دکھاتا معاویہ بھی اسے تلوار دکھا کر باعزت وامن واپس کر دیتے اور کوئی صحابی بزرگ معقول بات کرتے تو معاویہ یہی کہتے "کہ میں بیعت کرتا ہوں آپ ان سے بدلہ دلوائیں" چنانچہ حضرت ابو الدرداء۔ ابو امامہ باھلی۔ جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنھم جب بھی پیغام لے کر آئے تو ۱۰ ہزار ر ۲۰ ہزار آپ کے لشکری۔ یہ نعرے لگا کر کھڑے ہو جاتے ہم سب قاتل عثمان ہیں معاویہ ہم سے بدلہ لے لے" اس لئے یہ صحابہ کسی کے ساتھ شریک نہ ہوئے (البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۲۵۴) طبری ابن اثیر ابن خلدون سیر الصحابہ وغیرھا پر اشتر نخعی کا حضرت جریر بجلی کو بار بار ڈانٹنا بے عزتی کرنا حتی کہ حضرت علیؓ کے اس محسن گورنر کا آپ سے الگ ہو جانا لکھا ہے۔

ان متضاد نظریات اور بلوائیوں کی سازش سے صلح صفائی نہ ہو سکنے کی وجہ سے جنگ ناگزیر ہو گئی۔ ۵ ماہ تک مسلمان ایک دوسرے کے خون کا بہت احترام کرتے معمولی جھڑپیں ہوتیں خاص بہادر مبارزت کے جوہر دکھاتے جنازے اکٹھے پڑھتے ایک دوسرے کے دستر خوان پر کھانا کھاتے ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں پڑھتے پھر محرم ۳۷ھ میں جنگ بند کر دی پھر صفر میں آغاز ہوا تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا سب لشکر جمع کر کے جہاد پر خوب تقریر فرمائی اور اس لیلۃ الھریر میں خوفناک جنگ شروع ہو گئی۔ شامی بصریوں کی طرح بے فکر سوئے ہوئے نہ تھے حملہ کے منتظر اور جواب پر تیار تھے۔ ہائے افسوس کشتوں کے پشتے لگ گئے جگہ جگہ خون کے سیلاب لاشوں کو بہالے جارہے تھے منیٰ میں قربانیوں کا سا منظر تھا تقریباً ستر ہزار نفوس کام آئے انا للہ و انا الیہ راجعون

بقول مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ "صحابہ کو نظر لگ گئی" اگرچہ فریقین میں ان کی تعداد بہت کم تھی۔ علامہ ابن کثیر البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۲۵۲ پر لکھتے ہیں امام احمد بن حنبل امام محمد بن سیرین سے ناقل ہیں کہ (خلافت علوی میں) فتنے اٹھے اور آنحضرت ﷺ کے دسیوں ہزار صحابہ زندہ تھے مگر ان جنگوں میں ایک سو بھی شریک نہ ہوا بلکہ تیس تک بھی ان کی تعداد نہیں پہنچتی۔

بروایت ابن بطہ از بکیر بن الاشج کے حوالہ سے لکھا ہے کہ بدری صحابہ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد گھروں سے چمٹ بیٹھے پھر (چند کے سوا) قبروں کی طرف ہی نکلے البدایہ ج ۷ ص ۲۵۴۔ تاریخ بتاتی ہے کہ شامی لشکر ۴۰ ہزار تھا مرکزی عراقی ۹۰ ہزار تھا دونوں آدھے کٹ گئے کسی کی فتح واضح نہ ہوسکی بروایت بیھقی البدایہ و النہایہ ج ۷ ص ۲۷۵ پر ہے کہ شامی ۶۰ ہزار تھے عراقی ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھے۔ عراقی ۴۰ ہزار اور شامی ۲۰ ہزار شہید ہوئے۔

حضورؐ اور صحابہ کے تاثرات :۔

اس جنگ میں اتنے عظیم نقصان کو صحابہؓ اپنے دین کے خلاف جاننے لگے بخاری اور مسلم میں ہے۔ کہ حضرت علیؓ کے گورنر سھل بن حنیف نے واپس آکر کہا۔ اتھموا الرای اے لوگو دین میں اپنی رائے پر تہمت لگاؤ (یعنی اس مسلم کشی کو کار ثواب نہ جانو) میں نے صلح حدیبیہ کے موقع پر ابو جندل کو (بیڑھیوں) میں دیکھا اگر قادر ہوتا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم کو واپس کرتا۔ اللہ کی قسم جب سے ہم مسلمان ہوئے جس کام کے لئے بھی اپنی گردنوں پر تلواریں اٹھائیں اسے آسان کر دیا سوائے اس جنگ کے کہ ایک جانب سے ہم سوراخ بند کرتے ہیں تو دوسری سمت کھل جاتا ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کا کیا علاج کریں ؟ (بخاری ج ۲ ص ۶۰۲)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جنگ نہر دان میں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تعریف فرمائی یقاتلھم اولھم بالحق. کہ ان خارجیوں (علیؓ کی جماعت سے نکل کر خود آپ پر حملہ اور عثمان کے قاتلوں مصری عراقی بلوائیوں) سے جنگ وہ لڑے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا (بخاری) مگر جمل و صفین لڑنے کی کسی حدیث مرفوع میں تعریف نہیں ہے۔ تمام محدثین نے ان کو کتاب الفتن میں درج کر کے۔ محمد بن مسلمہ جیسے جنگ سے بچنے والوں کی خوب تعریف روایت کی ہے اور فرمایا کہ مسلمانوں کے دو بڑے لشکر آپس میں لڑیں گے دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا (اتباع امام اور اجراء قانون الٰہی) اس میں کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بیٹھا ہوا کھڑے سے بہتر ہوگا

(یعنی قتل مسلمان سے بچنا ہی سب سے بڑی نیکی ہے) اسی لئے اپنے ریحانہ حسن المجتبیٰؓ کو سردار کہا کہ اللہ اس کے ذریعے دو بڑے لشکروں میں صلح کرائے گا (بخاری و مسلم)(ابو داؤد ج ۲ ص ۲۹۳ کتاب الفتن)

حضرت اسامہ بن زیدؓ کو بھی حسن کے ساتھ گود میں بٹھا کر اسی لئے فرمایا تھا اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے اور ان کی محبت (واتباع) کرنے والوں سے محبت کر (صحیحین) جبکہ اسامہ نے کہا تھا۔ اگر آپ مجھے چیتے کے منہ میں دیدیں منظور ہے مگر مسلمان کے خلاف تلوار نہیں اٹھاؤں گا"

حضرت علیؓ کے لئے مزید مشکلات:۔

قاضی نور اللہ شوستری نے۔ جس کو ہمایوں دور میں ہندوستان میں رفض پھیلانے کے لئے صفوی حکمرانوں نے ایران سے بھیجا تھا۔ مجالس المومنین میں لکھا ہے۔

گر علی در صفین فتح نیافت پیغمبر ہم در حنین فتح نیافت

اگر علیؓ نے صفین میں فتح نہ پائی تو حنین میں پیغمبر علیہ السلام نے بھی فتح نہ پائی (معاذ اللہ)

رفض نما مورخ لکھتے ہیں کہ شامی شکست کے قریب تھے مگر انہوں نے نیزوں پر قرآن اٹھا کر جنگ بند کرادی اور عراقیوں میں پھوٹ پڑ گئی حقیقت یہ ہے کہ شکست قریب ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ قتل عام روکنے کے لئے ٹیلے پر چڑھ کر معاویہؓ نے عمرو بن العاص سے کہا کون کس پر حکومت کرے گا عمرو! جنگ بند کراؤ ان کی تدبیر سے جنگ بند ہو گئی حضرت علیؓ نے عراقیوں کو ہزار سمجھایا کہ یہ جنگی چال ہے تم فتح پانے تک لڑتے رہو۔

مگر آپ کا فرمانبردار لشکر تو تقریباً ۵۰ ہزار شہید ہو چکا تھا۔ اب نیوں کو جنگ کی آگ میں مسلیوں کی طرح آگے پھینکنے والے سبائی لیڈروں کو اپنی موت صاف نظر آ رہی تھی۔ "ایسے ۲۰ ہزار مومن بولے اے علی ہمیں جنگ پر آمادہ نہ کر..... ہم آپ سے وہی حشر کریں گے جو عثمان کا کیا تھا آپ فوراً جنگ ختم کریں..... اگر مالک (اشتر نخعی) نے آنے میں تاخیر کی تو پھر اپنی جان سے ہاتھ دھولیں (ترجمہ نہج البلاغہ از جعفر حسین

(طبری) ج ۴ص ۴۳۴ پر ہے اور نفعل کما فعلنا بابن عفان یا ہم تجھے اسی طرح قتل کریں گے جیسے عثمان بن عفان کو کیا (معاذ اللہ)

اب پورے ۱۴ ماہ بعد حضرت علیؓ کو اپنے دوست نما دشمنوں (عثمان کے قاتل باغیوں) کا حال معلوم ہوا تو باربار یوں بد دعائیں دیں تمہیں ہدایت کی توفیق نہ ہو نہ سیدھی راہ دیکھنا نصیب ہو...... کاش تمہیں (نہ دیکھا ہوتا) چھوڑ کر کہیں چلا جاتا جب تک شمالی جنوبی ہوائیں چلتی رہتیں تمہیں کبھی طلب نہ کرتا (نہج البلاغہ خطبہ ۱۱۷)

ذرا غور فرمائیں یہ جنگ سے منہ موڑ کر عثمان کی طرح آپ کے قتل پر آمادہ وہی ۲۰ ہزار تو نہیں جو بار بار کہتے تھے ہم سب قاتل عثمان ہیں معاویہ ہم سے بدلہ لے لے۔ کیا ان کا ایک بھی نہ مرا؟ کیسے خناس ہیں سوئے ہوئے ۱۲ ہزار بصریوں کو کاٹا اب لاکھ بھر لشکر بڑے طمطراق سے لائے۔ ۵۰ ہزار نیک تابعدار ان علی ایک ہی جنگ میں شامیوں کے آگے سلا دیئے۔ خدا ہی جنگ کے پانسے بدلاتا ہے۔ اب علیؓ کی جان کے در پے ہیں معاذ اللہ۔

اب نہج البلاغہ عام تاریخ اور کتب سبائیہ یہی رونا روتی ہیں کہ آپ نے جو قدم بھی اٹھایا الٹا پڑا بڑا نقصان ہوا سب مقبوضہ علاقے آپ کے ہاتھ سے نکلتے چلے گئے۔ ان بلوائیوں کی نکتہ چینی اور چغلخوری سے قیس بن سعد بن عبادہؓ جیسے بہترین مدبر (اللہ کی اس پر ہزار ہزار ہزار رحمتیں ہوں) کو ہٹانے سے مصر گیا پھر حجاز و یمن بھی گئے۔ آپ کے بہترین مدبر و جرنیل دست بازو چچا زاد بھائی حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بصرہ کی گورنری سے علیحدہ ہو گئے ایک صاع ۳ کلو گندم بیت المال سے مانگنے کا الزام لگا کر آپ کے بڑے بھائی حضرت عقیلؓ بن ابی طالب کو معاویہ کے پاس بھیجدیا گیا (فوا اسفا) (کیونکہ یہ مومن دربار مرتضوی میں کسی کو نہیں ٹکنے دیتے) چونکہ ان کے اصرار پر آپ نے تحکیم قبول کی کہ حکمین مجھے اور معاویہ کو حکومت پر برقرار رکھیں یا معزول کریں سب منظور ہے تو ۱۰ ہزار جنگجو سپاہی آپ سے الگ ہو گئے اور خارجی کہلائے کہ آپ تو (ہمارے عقیدہ میں) منصوص من اللہ امام ہیں۔ جواب بھی فرقہ خاصہ کا عقیدہ ہے۔ آپ کو خدا نے حکومت دی ہے حکمین آپ کو معزول نہیں کر سکتے"۔

ان الحکم الا اللہ (حکومت صرف خدا کے دینے سے ملتی ہے) کا یہی مطلب ہے جو ابن سبا نے آپ کے اس لشکر کو سکھایا تھا۔ آپ نے ان سے کامیاب جنگ نہروان میں لڑی۔ جس کی حضور علیہ السلام سے تعریف ہم نقل کر چکے ہیں۔

مفتی جعفر بھی صفین میں فتح نہ پانے پر حضرت علیؓ کے لشکر کے ایمان و کردار پر یوں حملہ کرتے ہیں۔

ا۔ کچھ لوگ جنگ کی طوالت مدت سے اکتا کر جی چھوڑ بیٹھے تھے۔ اب ان کو جنگ۔ رکوانے کا حیلہ مل گیا۔

۲۔ کچھ لوگ حضرت کے اقتدار سے متاثر ہو کر ساتھ ہو گئے مگر دل سے ان کے ہمنوا نہ تھے آپ کی فتح و کامرانی نہ چاہتے تھے۔

۳۔ کچھ وہ تھے کہ ان کی توقعات معاویہ سے وابستہ تھیں۔

۴۔ کچھ پہلے سے اس سے ساز باز کئے ہوئے تھے ترجمہ نہج البلاغہ ص ۵۸۴ (۳۔۴ بالکل جھوٹ ہے ورنہ وہ معاویہ سے پہلے مل جاتے کیا یہی قاتل عمار تو نہیں)

یہ ہے وہ سبائی باغی ٹولہ جو عثمان کا قاتل طلحہ و زبیر کا قاتل۔ اب علی کو بھی قتل کرنا چاہتا ہے تو حضرت عمار کا قاتل اور باغی کیوں نہیں ہو سکتا؟

یہ مفاد پرست رافضی ٹولہ اپنے نام نہاد مومن حبداروں کی مٹی خود پلید کریں تو اچھا کام ہو ہم ان دشمنان صحابہ کو برا ثابت کریں تو کیوں غلط ہو۔

بلوائی ہی قاتل عمار ہیں :۔

اب ایک نظر میں ان کے کرتوت ملاحظہ فرمائیں۔ جنگ جمل سے پہلے خفیہ میٹنگ میں اشتر نخعی کا حضرت طلحہ و علیؓ کو قتل کرنے کا مشورہ دینا۔ صلح کے بعد دھوکہ سے جنگ بھڑ کانا صفین میں باہمی مصالحت اور مذاکرات بالکل نہ ہونے دینا امیر شام کے مطالبہ پر بار بار یہ اعلان کرنا کہ ہم سب قاتل عثمان ہیں معاویہ ہم سے بدلہ لے لے پھر علیؓ کو دھمکی دینا کہ صفین کی جنگ بند کرو ورنہ ہم تجھے بھی قتل کر کے عثمان سے ملا دیں گے (مناقب شہر ابن آشوب ج ۳ ص ۲۸۲) پھر خارجی بن کر آپ سے لڑنا

حتی کہ ایک بدبخت عبدالرحمن بن ملجم کا آپ کو مسجد میں شہید کرنا۔ طبری کی ایک روایت کے مطابق۔ جب آپ نے خود تفتیش کرنا چاہی اور قاتلین عثمان ان سے مانگے۔ توان کا فوراً آپ کو قتل کی دھمکی دیناو غیرہ ایسے لا تعداد واقعات ہیں جو ان قاتلان عثمان ہی کو فئہ باغیہ حضرت علیؓ کا بھی قاتل اور مسلمانوں کا دشمن بتاتے ہیں۔ تو یہی حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کے ارشاد نبوی کے مطابق قاتل قرار پائیں تو عقلی نقلی نفسیاتی کونسی دلیل ان کو قتل عمارؓ سے بچاتی ہے؟ ذرا سنجیدہ ہو کر غور فرمائیے۔

ہمارے ہاں قوی قرینہ یہ ہے کہ صفین کی ہولناک جنگ طول پکڑ گئی مفتی جعفر مترجم نہج البلاغہ ص ۵۸۴ اردو کے بیان کے مطابق کچھ لوگ اب جی چھوڑ بیٹھے تھے انہوں نے ہی جنگ روکنے اور اپنی حقانیت اور فتح کا اعلان کرنے کے لئے حضرت عمارؓ کو شہید کر کے غوغا مچادیا ہو گا کہ معاویہ کا لشکر باغی ہے اور ہم برحق ہیں کیونکہ فتنہ باغیہ کی حدیث مشہور ہے۔

حضرت مولانا صفدر مدظلہ کی تحقیق :۔

ہمارے استاد محترم شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صفدر مدظلہ کا اس حدیث بخاری کے مصداق میں خاص ریمارکس یہ ہے۔

۱۔ عبداللہ بن سبا یہودی یمنی اور اس کی سبائی پارٹی کی یہ کارستانی ہے جس نے بڑھ چڑھ کر اسلام کو نقصان پہنچایا۔

۲۔ اس نے حضرت عمرؓ کے دور میں سر اٹھانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی (ہاں حضرت عمرؓ کو شہید کرا کر فتن سے حفاظت کی دیوار گرادی)

۳۔ شرح مسلم نووی ج ۲ ص ۲۷۲ البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۲۳۹ میں صراحت ہے کہ قتل عثمان میں کوئی صحابی شریک نہ تھا۔

۴۔ اس زمانہ کی لڑائیوں میں جانچ پڑتال سے دفتروں رجسٹروں میں باضابطہ فوجیوں کے نام درج نہ ہوتے تھے نہ فوجی ٹریننگ ہوتی تھی جو چاہتا اپنے جوش و جذبہ سے کسی فریق میں شامل ہو جاتا تھا یہ منافق اسی طرز سے

حضرت علیؓ کے لشکر میں شامل ہو کر مسلم کشی کرتے تھے۔

۵۔ حضرت امیر معاویہ اگرچہ بہت دور اندیش زیرک و محتاط جرنیل تھے مگر صفین کی طویل لڑائی کی ۷۰ جھڑپوں میں بہت ممکن ہے کہ یہ منافق امیر معاویہؓ کے لشکر میں داخل ہو گئے ہوں اور موقعہ پا کر انہی فسادی لوگوں نے جو الفئة الباغية اور یدعون الی النار تھے حضرت عمارؓ کو شہید کر دیا تھا آپ کے قاتلین میں کوئی بھی صحابی اور داعی الی الجنۃ کا مصداق شامل نہ تھا اور نہ وہ حضرت معاویہ کے حکم اور رضا سے قتل ہوئے۔ کیونکہ بروایت عثمان اور ام سلمہؓ حضور علیہ السلام نے عمارؓ کے قاتل کو دوزخی بتایا ہے (کنز العمال ج ۱۱ ص ۷۲۵) حضرت عمرو بن العاص سے بھی مشہور روایت یہی ہے قاتل عمار و سالبہ فی النار (عمار کا قاتل اور سامان لینے والا دوزخی ہے) مستدرک ج ۳ ص ۳۸۷) تو اس حدیث کے راوی خود عمروؓ ہیں وہ اور حضرت معاویہؓ بمع دیگر اصحاب رسول کیسے قاتل اور دوزخی بن سکتے ہیں؟

ملخص بتغییر یسیر از رسالہ بخاری شریف کی چند ضروری مباحث ص ۷، ۸

تحقیقی اور اصلی جواب یہی ہے۔ بالفرض قرآن کی طرح تاریخ پر ہی ایمان رکھنے والے کسی بھائی کا اصرار ہو کہ لشکر معاویہؓ ہی آپ کا قاتل تھا تو قتل بالسبب کا درجہ دے کر اپنا اطمینان کریں جیسے جھوٹے گواہ یا راشی قاضی کسی کو سولی پر لٹکوا دیتے ہیں اگرچہ قتل بالسبب میں بھی لشکر معاویہ کے اصحاب رسول یہ جرم نہیں کر سکتے یہ صرف جاہلوں سبائیوں کا کام ہے۔ جنہوں نے قاتل جتلا کر شہید کروا دیا تو اصل قاتل لانے والے ہی ہوئے کیونکہ حدیث میں جس چیز کی نفی صحابہ سے ہے اسی کا ثبوت فئہ باغیہ کے لئے ہے۔ بالفرض حضرت عمارؓ پتھروں کے بوجھ سے گرتے اور دب کر فوت ہو جاتے تو پتھروں کی طرف نسبت مجازی ہوتی اور حقیقی نسبت پتھر لادنے والوں کی طرف ہوتی تو اب چونکہ فئہ باغیہ ہی آپ کو قاتل بتلا کر جنگ میں لایا تو وہی قاتل ٹھہرے یہی حضرت معاویہؓ نے کہا کہ عمار کے قاتل آپ کو لانے والے ہی ہیں ہم نہیں (طبری ج ۴ ص ۲۹) اگرچہ اس کا برجستہ جواب حضرت شیر خدا نے یہ دیا "کہ پھر حمزہ کے قاتل مسلمان ٹھہرے" مگر یہ برمحل اور مطابق نہیں کیونکہ احد میں ۷۰۰

خالص مسلمان ہی رہ گئے تھے۔ ابن ابی رئیس المنافقین اپنے ۳۰۰ ساتھیوں کو واپس لے گیا۔ مسلمان ہرگز حضرت حمزہؓ کو شہید نہ کر سکتے تھے۔ جبکہ صفین میں آپ کے لشکر میں منافقوں بلوائیوں کا وجود متفق علیہ ہے تو ان کے سوا براہ راست یا بواسطہ کسی اور کا یہ جرم نہیں ہو سکتا۔

حضرت عمارؓ کو قاتل عثمان بتانے والا شبث بن ربعی ہے طبری ج ۴ ص ۳۱۴ اس متلون مزاج قاتل عثمان و عمار کا حال ابن حجر سے سنیئے۔

"شبث بن ربعی تیمی کوفی مخضرم ہے (یعنی عہد جاہلیت میں پیدا ہوا مگر اسلام آپ کی وفات کے بعد لایا) سجاح (جھوٹی نبوت کی دعویدار عورت) کا موذن تھا۔ پھر مسلمان ہوا ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے حضرت عثمان کے قتل میں امداد دی پھر علی کے ساتھ ہو گیا (جواب سفیر علیؓ بن کر حضرت عمارؓ کو بھی قاتل عثمان بتانے آیا ہے) پھر خارجی بن گیا پھر تائب ہوا تو امام حسینؓ کو بلا کر آپ کے قتل میں شریک ہوا پھر مختار ثقفی کے ساتھ ہو کر قصاص حسین کی جنگ لڑی پھر کوفہ میں پولیس افسر تھا اور مختار کے قتل میں شریک ہوا ۸۰ھ میں کوفہ ہی میں مرا تقریب التہذیب ج ا ص ۳۴۱ افسوس کہ حضرت علی اور اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو ایسے ہی زبان دراز بہادر مگر مفسد و منافق ملتے رہے جو اہلبیت سمیت مسلم کشی کرتے کراتے رہے (معاذ اللہ)

تدعوهم الى الجنة و يدعونك الى النار کی تشریح:۔

حضرت عمارؓ ہرگز قاتل عثمان اور بلوائیوں کے معاون نہیں ہیں۔

شہادت کے سال ۳۵ھ میں حضرت عثمانؓ نے خفیہ سبائی تحریک کی پڑتال کے لئے جو اپنے خاص معتمد احباب مختلف صوبوں میں بھیجے تو حضرت عمارؓ کو مصر میں بھیجا جو عبداللہ بن سبا یہودی کا مرکز اور ہیڈ کوارٹر تھا باقی تو صحیح رپورٹ لے کر واپس آ گئے مگر عمار کو سبائیوں نے روک لیا۔ حضرت عثمان نے مصری گورنر عبداللہ بن سعد بن ابی سرح سے پوچھا کیا ماجرا ہے؟ تو گورنر نے لکھا کہ عمار کو مصریوں نے جھکا دبا لیا ہے اور آپ کو گھیر لیا ہے جن میں عبداللہ بن سبا خالد بن ملجم (قاتل علی عبدالرحمٰن بن ملجم کا بھائی) سودان بن حمران کنانہ بن بشر (تاریخ کے اتفاق سے عثمان کے قاتل تھے۔ اور کنانہ بن بشر بڑا بہادر

مرتضوی جرنیل تھا مصر کی جنگ میں کافی شامیوں کو قتل کیا بالآخر معاویہ بن خدیج نے آکر پانسہ پلٹایا یہیں محمد بن ابی بکرؓ شہید ہوئے) ہیں جو یہ چاہتے ہیں کہ عمار بھی ان کی بات مان لے ان کا خیال ہے کہ حضرت محمد دنیا میں پھر آئیں گے اور وہ اسے (عمار کو) عثمان سے بیزاری کی دعوت دیتے ہیں اور یہ بھی بتلاتے ہیں (بالکل جھوٹ) کہ اہل مدینہ کی رائے بھی یہی ہے (تاریخ دمشق ابن عساکر ج ۷ ص ۴۲۳ قصہ ابن سبا)

گورنر نے یہ بھی پوچھا تھا کہ کیا ان بد عقیدہ سبائیوں کو قتل کروں؟ فرمایا ہرگز نہیں خدا ان سے خود بدلہ لے گا (ایضاً)

بس یہ مسلم نما کافر حضرت عثمانؓ یا علیؓ کی اسی نرمی اور حیاء و شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر امت کے سر پر سوار ہو گئے اور خوب خونریزیاں کرائیں اب پتہ چلا کہ ان سبائیوں نے حضرت عمارؓ کی بزرگی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر آپ کو روک لیا اور عثمان سے بغاوت اور قتل کی دعوت دی یعنی ان کو دوزخ کی طرف بلایا مگر عمار اگرچہ ان نافقوں کی چرب زبانی سے وقتی طور پر متاثر ہوئے جیسے خدا فرماتا ہے۔

"کچھ لوگوں کی بات آپ کو پسند آتی ہے اور وہ دل کی سچائی پر خدا کو گواہ بناتے ہیں حالانکہ وہ بدترین فسادی ہیں" پ ۲ ع ۹ یہ ایمان کے منافی نہیں لیکن آپ ان کے خبیث فعل اور عقائد میں ہرگز شریک نہ ہوئے بلکہ منع فرمایا اور قتل عثمان کے بعد ان کی مذمت کر کے ان کو جنت کی دعوت دی" حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت عثمان کے مخالفوں سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عفان کے ہاتھوں پر بیعت کی تھی اور ان سے راضی تھے تم لوگوں نے ان کو شہید کیوں کیا۔ (تاریخ اسلام ندوی ج ۲ ص ۲۴۳)

عقیدہ اہل سنت اور حضرت علیؓ کے ذکر خیر پر اختتام :۔

اہل سنت والجماعت کا ایمان ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ چوتھے خلیفہ برحق اور امیر المومنین ہیں اہل مدینہ کے اکثر صحابہ اور تابعین نے بیعت کی جیسے تمام صحابہ نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنھم کی بیعت کی تھی۔ آپ نے اپنی حقانیت کی یہی دلیل امیر شام کو بھی سنائی (نہج البلاغہ) آپ کے فضائل میں لاتعداد

احادیث و آثار ہیں۔ مثلاً (۱) آپ کا رشتہ حضور علیہ السلام سے ایسا تھا جیسے بغیر نبوت ہارون کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا (۲) خیبر کے فاتح کے متعلق فرمایا۔ وہ خدا اور رسول سے محبت کرتا ہے۔ خدا اور رسول اس سے محبت کرتے ہیں (۳) آپ کو اپنے اہل بیت اور دامادی کا شرف بخشا (۴) نیز فرمایا اگر اسے خلیفہ بناؤ گے تو وہ تمہیں سیدھی راہ دکھائے گا۔ (۵) فرمایا جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کے دوست ہیں اے اللہ جو علی سے محبت (شرعی) رکھے تو بھی اس سے محبت کر اور جو علی سے دشمن رکھے تو اس سے دشمنی رکھ (ترمذی) (۶) مرض وفات میں فرمایا اے اللہ مجھے موت نہ آئے جب تک میں علی کو نہ دیکھ لوں۔

اس لئے کوئی بھی مسلمان نہ علیؓ کا دشمن ہے نہ خلافت کا منکر ہے۔ آپ کے دور میں نہ کسی نے دعویٰ خلافت کیا نہ آپ کا منکر تھا۔ مجلسی جیسا متعصب بھی لکھتا ہے۔ "کہ آپ کے فضائل کا معاویہؓ بھی منکر نہ تھا" وہ صرف یہ چاہتا تھا۔ کہ علی اسے شام پر امیر بر قرار رکھیں اور وہ آپ کی بیعت کر لے (شامیوں سے بھی کروا لے) (حق الیقین)

اگر آپ کہیں کہ متواتر تاریخ کی آپ نے یہ دل خراش داستان کیا سنا دی۔ تو گذارش ہے۔ کہ یہی آپ کے فرمان یملکو نتا ولا نملکھم (نہج البلاغہ طبری ج ۳ ص ۴۵۸) کہ ہمارے مالک قاتلان عثمان سبائی ہیں ہم ان کے مالک نہیں۔ یعنی وہ اپنی پالیسی ہم سے منواتے ہیں ہم ان سے اپنی نہیں منوا سکتے۔ کی واقعاتی تشریح ہے۔ جو نہج البلاغہ کے شارحین سبائیہ ہرگز نہیں کر سکتے ہم مسلمان تو ادب سے خاموش ہیں۔ تو وہ پس پردہ تقیہ میں بیٹھ کر اکثر صحابہ و تابعین کو باغی باور کراتے آرہے ہیں۔ ساتویں صدی میں تا تاریوں سے بغداد تباہ کرایا مصر پر چھا کر شرکیہ بدعات میں مسلمانوں کو الجھا دیا تو علم کلام اور فقہی احکام بھی متاثر ہوئے ورنہ اس سے پہلے کسی پر کوئی یہ فتویٰ نہ لگا تا تھا۔ راقم کی عدالت حضرات صحابہ کرامؓ میں سینکڑوں دلائل پڑھے کہ سب صحابہ عادل ہیں کوئی فاسق نہیں سب رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ واعدلھم جنات کا مصداق ہیں ذکر خیر کے بغیر کسی کا تذکرہ عیب و مذمت سے نہ کیا جائے امام بخاریؒ نے فرمایا جو شخص بھی حضرت معاویہ اور عمرو بن العاص (اکابر صحابہ حضرت علیؓ طلحہ زبیر

عائشہ اور مغیرہ بن شعبہؓ کا تو درجہ بہت بڑا ہے) پر طعن کرے وہ بدباطن اور رافضی ہے
البدایہ ج ۸ ص ۱۳۹ ان سبائیوں کا حضرت علیؓ کو تحکیم پر مجبور کرنا اور ابن عباس کو
حکم نہ بنانے دینا کہ وہ تو علی کا بھائی ہے دونوں ایک ہیں آپ کو معلوم ہے تو پھر طلحہ و
زبیر سے مقابلہ کے لئے مدینہ سے نکالنا پھر شام پر چڑھائی کرانا اور ۸ ماہ میں ۱۲+۷۰
ہزار مسلمانوں کا کٹ جانا بھی انہی کا کارنامہ مانئے علیؓ کو مجبور اور بے قصور مانئے مدینہ
میں ان کے غلط پروپیگنڈہ اور آپ پر تسلط کا اندازہ اس واقعہ سے بھی لگایئے۔ کہ
حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اہل مدینہ کا ساتھ دیا۔ بصرہ میں آپ کے ساتھ نہ چلے جان
کے خوف سے عمرہ کرنے مکہ جانا چاہا آپ نے ضامن مانگا ابن عمر ضمانت کے لئے
سوتیلی والدہ حضرت ام کلثوم بنت علی کے پاس رات آٹھہرے بلوائیوں نے مشہور کر
دیا کہ وہ لشکر لینے شام جارہے ہیں آپ نے سچ جان کر ہر طرف کارندے بھیج دیئے
ام کلثوم کو جب والد کا یہ غصہ معلوم ہوا تو وفد لے کر سفارش کرنے آئیں کہ اباجی اس
پر غصہ نہ نکالو آپ کو غلط خبر دی گئی وہ میرے پاس پناہ گزین ہیں میں اس کی ضامن
ہوں تب حضرت علیؓ کو اطمینان ہوا اور کہا لوگو واپس جاؤ نہ اس نے جھوٹ بولا نہ ابن عمر
نے وہ میرے ہاں ثقہ ہیں تب لوگ واپس ہوئے طبری ج ۴ ص ۴۶۶ (طبع بیروت)
قصاص کو شرعاً ضروری جانتے تھے تبھی تو عبداللہ بن خبابؓ کو اور ایک اور صاحب کو
خارجیوں نے قتل کیا تو فوراً بدلہ لے کر چھوڑا (طبری) اتمام الوفا ۱۹۴۔۱۹۵)

طالبانِ قصاصِ عثمان کو معذور جانتے تھے فرمایا "لوگو ان کو برا نہ کہو" ہم نے
سمجھا وہ غلطی پر ہیں انہوں نے ہمیں غلطی پر جانا (تاریخ) آخر میں ہم سب اپنی غلطیوں
خطاؤں سے معافی چاہتے ہیں۔

ربنا اغفرلنا ولا خواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل
فی قلوبنا غلا للذین آمنوا

وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ واصحابہ وخلفاء
الرشدین اجمعین

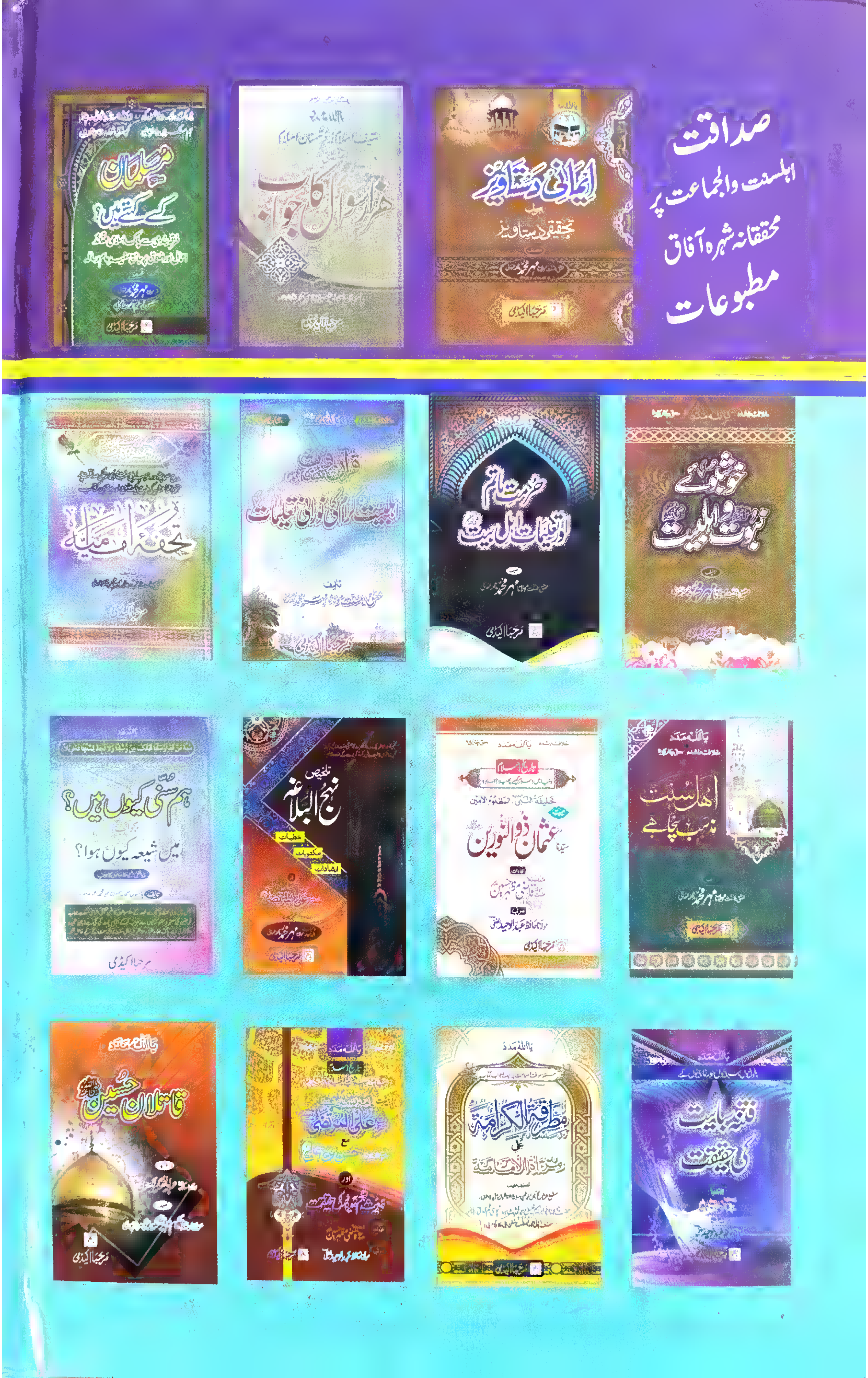

صداقت
اہلسنت والجماعت پر
محققانہ شہرہ آفاق
مطبوعات
ایمانی دستاویز
تحقیقی دستاویز
ہزار سوال کا جواب
مسلمان کسے کہتے ہیں؟
خوشبوئے نبوت و اہلبیت
حرمت ماتم اور تعلیمات اہل بیت
قرآن و سنت
اہلبیت کرام کی نورانی تعلیمات
تحفۂ امامیہ
اہل سنت مذہب سچا ہے
عثمان ذوالنورین
تلخیص نہج البلاغہ
ہم سنی کیوں ہیں؟
میں شیعہ کیوں ہوا؟
فتنہ سبائیت کی حقیقت
مطرقۃ الکرامۃ
علی المرتضیٰ
قاتلان حسین
مرحبا اکیڈمی